www.kitabmart.in

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

اسلامی کمال

بر اعتراضات

یوگندرپال

مصنفہ سید موسیٰ رضا مختار عدالت و ناظم انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ

البشیر پریس اٹاوہ میں محمد بشیر الدین کے
اہتمام سے چھپا

انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو باہتمام
جناب مولوی شیخ سعید احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ ناظم انجمن منعقد ہوا جس میں مشہور علماء تشریف لائے
اور اپنی مدلل تقریروں سے شرکا جلسہ کو موثر کیا منجانب انجمن ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء اسواسطے قرار
دی گئی تھی کہ جو کوئی صاحب سوال کرنا چاہیں وہ باجازت ناظم انجمن کر سکتے ہیں اور طالب مناظرہ ناظم
انجمن کو ۲۴ یوم قبل اطلاع دے کہ مسلمانوں کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے لیکن وہ تاریخ مقررہ گذر گئی اور
کسی کو مقابل کھڑے ہونے کی جرات نہوئی اسلامی لیکچراروں کی تقریر کا اثر عوام الناس پر بہت ہی گہرا پڑ چکا تھا
اسواسطے ہمارے جوشیلے سماجی دوست گھبرائے اور متفکر ہوئے کہ اس اثر کو وہ کسطرح سے دور کریں لہذا انہوں نے
بھی اپنے سالانہ جلسہ کے انعقاد کی پہلے ہی سے شہرت دینا شروع کر دی کہ سوامی نیتانند جی و سوامی یوگندر پال جی
اپنے بانی مذہب سوامی دیانند جی کے نام کو تازہ کریں گے چنانچہ ہمکو بھی ہمارے دوست بابو دوارکا پرشاد صاحب
مختار عدالت اٹاوہ نے اس سماج میں شریک ہونے کو بہت کچھ کہا ہمارے دل میں شوق پیدا ہوا کہ دونوں مشہور مہاتماؤں
کے لیکچر سننا چاہیے اسواسطے ہم ۲ و ۳ نومبر کو شریک جلسہ ہوئے اور اس سے قبل اسلام کے خلاف کوئی لیکچر نہیں دیا گیا
تھا ہمارے سماجی دوستوں نے ہم کو عزت سے لیکر بہت ممنون کیا سوامی نیتانند جی نے گوشت خوری کی کچھ تردید کی
اور سوامی یوگندر پال جی نے قرآن کریم پر پامال شدہ اعتراضات کئے جن کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے ہم لوگوں
نے نوٹ لے کر دونوں کی تقریروں کا خلاصہ کیا سید ناصر علی ولد سید مرتضیٰ علی نے ہر امر کا جواب قلم برداشتہ
لکھکر فوراً شائع کیا سوامی یوگندر پال جی کے پرانے دہرانے اعتراضات پیش کرنے سے اب ہمکو یقین ہو گیا کہ اسلام پر
واقعی کوئی اعتراض اب نہیں رہا یوگندر پال جی کو معلوم ہووے کہ ہمنے اون کے کل اعتراضات لے لئے ہیں۔ اور
کوئی بھی اعتراض باقی نہیں چھوڑا چونکہ مسلمانوں کے خلاف سوامی جی نے اس دعوے سے تقریر کی کہ تمام دنیا
روم شام عرب ایران کے مسلمان ملکر بھی جواب نہیں دے سکیں گے جسکا جواب ہر مسلمان دے سکتا ہے اسواسطے ہمنے اس کتاب کا نام
اسلامی کمال رکھا اور جواب دینے میں بھی سماجی دوستوں کی دل آزاری مد نظر نہیں ہے لیکن ہم خوب جانتے ہیں کہ جو سماجی
اسکا جواب لکھے گا وہ کبھی اسکا لحاظ نہ رکھے گا ہاں اگر کوئی سماجی دوست ہمارے اس رسالہ کا جواب لکھکر ہمکو دکھلا دیگا تو حقیقت
کھل جائے گی۔ سید ناصر علی نے بھی کوئی فقرہ از خود بد تہذیبی اور دل آزاری کا نہیں لکھا پھر بھی سوامی یوگندر پال جی نے انکو
یوگندر پال جی کے جملہ اعتراضات [illegible] انہیں کے لفظوں میں لیکر نمبر سلسلہ وار قائم کر دیے ہیں امید ہے کہ یہ رسالہ ناظرین کو محظوظ کرے

خاکسار سید موسیٰ رضا مختار عدالت اٹاوہ

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتراض مولوی ثناءاللہ صاحب کہتے ہیں کہ آریہ پشو ہیں مسلمان عالم بیان کریں کہ یہ الفاظ جو سوامی جی کے ہیں وہ ثابت کر سکتے ہیں۔

جواب۔ الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں — لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

سماجی جی تمہاری ابتدا ہی غلط ہے سنو جب مولوی ثناءاللہ صاحب نے تقریر کی تھی تم تو اوس وقت اٹاوہ میں بھی موجود نہ تھے مولوی صاحب ممدوح نے مسلمانوں کی خبردار اور ہشیار ہو جانے کے واسطے ایک مثال بیان کی تھی کہ ہمارے صدر انجمن (مولوی محمد ابراہیم دہلوی) تہجد گذار ہیں۔ رات کو زیادہ جاگنے کی وجہ سے غافل ہو کر سو گئے جب تہجد کی نماز کا وقت ہوا دو تین پسوؤں نے کاٹ کر ان کو بیدار کر دیا اسی طرح ان بیخبر مسلمانوں کو آریہ صاحبان نے چونکا دیا کہو یہ کیا محل اعتراض ہے۔ ہاں آریہ صاحبان پشو ہو سکتے ہیں اور ضرور بلکہ تمہارے اُصول تناسخ کے مطابق ماننا پڑے گا کہ آریہ صاحبان بھی پشو کے جُون (جسم) میں ہیں۔ منو نے لکھا ہے "کہ شاستر کی بدھ سے جو ماس شدہ ہے اوس کو جو نہیں کھاتا وہ پرلوک میں اکیس جنم تک پشو ہوتا ہے" دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۳۵۔ اب پسو اور پشو میں تجنیس خطی بھی ہے اور دونوں سے مراد جانور ہے پس جو آریہ صاحبان گھاس پارٹی کے ممبر ہیں وہ منوجی کے بیان کے مطابق پشو ہیں اور اون کی وجہ سے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ اگر سماجی دوستوں کو اس سے انکار ہو تو وہ ہم کو بتلا دیں کہ پسوؤں کے جسموں میں کن انسانوں کی روحیں ہیں۔ جواب دیتے وقت اگر منوجی سے اختلاف ہو تو پہلے منو سمرتی کو غلط کہو یا اگر کسی انسان کی روح تسلیم نہ کرو تو مسئلہ تناسخ[1] سے دست بردار

---

[1] تناسخ کی تردید میں دیکھو نادر رسالہ سومنگلا بمصنفہ شیخ محمد یوسف [illegible] سورن سنگھ۔ اڈیٹر "نور"

www.kitabmart.in

ہو جاؤ اور نیز یہ بھی بتلاؤ کہ اگر انسان ہی کی روح پشو کے جون (جسم) میں ہو تو وہ کون لوگ ہیں (غصہ میں
بھر کر کہیں گوشت خور مسلمانوں کو نہ بتلا دینا) اسیلئے کہ ہم کو سماج میں غور کرنے والے دوست بھی غور کریں گے
اور مسئلہ تناسخ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم بھی اون کے حامی ہو کر کہیں گے کہ پشو
سے اور انسان سے کوئی تعلق نہیں انسان اشرف المخلوقات ہے اور پشو ایک حقیر جانور ہے۔ اب ہم ہی اپنے
دوست وگندربال جی سے پوچھتے ہیں کہ وید میں لفظ تری وشٹپ آیا ہے اور اوس کی نسبت سوامی دیانند جی
فرماتے ہیں کہ یہ لفظ بگڑ کر تبت ہو گیا جہاں ویدوں کا پرکاش ہوا کیا تمام جہان کے اور پرلوک نمک کے دومان
پنڈت صاحبان مگر بھی یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ تری وشٹپ سے تبت کس طرح سے ہو گیا۔ سچ ہے۔

کس نیا موخت علم تیر از من　　　کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

اعتراض۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آریہ گورنمنٹ کے باغی ہیں۔

جواب۔ کیا چھپے راز الٰہی دل شیدائی کا　　　عرصۂ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

مہاشے جی تم نے خلیل سلمان اٹاوہ والے جلساز کا مقدمہ اخباروں میں دیکھ لیا مگر پنجاب کے لفٹنٹ گورنر
بہادر نے جو الفاظ آریہ سماجیوں کی نسبت ہندوؤں کی ایک معزز ڈیپوٹیشن کے سامنے فرمائے وہ نہ دیکھ پائے
جس سے مولوی صاحب کے کہنے کی تصدیق ہو جاتی اور تم کو ناحق اعتراض کرنے کی تکلیف نہ اوٹھانا
پڑتی۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کا ذوالقرنین دیکھو آگرہ آریہ سماج کے مقدمہ میں آریہ سزایاب ہوئے اوس میں
عدالت کا جملہ تمہاری توجہ کے قابل ہے سنو۔ "اگر ان لوگوں کو سزائے سخت نہ دی جاوے تو وہ دیگر مذہب
بھی ایسے غیر مہذب حملے کریں گے"۔ اب کہو تمہارے انصاف کی داد کون دے۔

اعتراض۔ تیرہ سو برس تک ہمارے مندر گرائے گئے ہزاروں گائیں کاٹی گئیں۔ ہزاروں بچے قتل ہوئے

جواب۔ مطلب کی تم سنو تو ذرا کوئی کچھ کہے　　　جب لے سنے خفا ہو تو کیا کوئی کچھ کہے

سنو تم نے اعتراض کے تین ٹکڑے کئے ہیں ایک مندر کا گرایا جانا۔ دوسرے ہزاروں گائیں کاٹی
جانا۔ تیسرے ہزاروں بچے قتل کئے جانا لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تینوں باتوں میں سے مسلمان
ایک کے بھی ملزم نہیں ہیں۔ اور نہ اسلام نے ان باتوں کی بنیاد ڈالی۔ ہاں گائیں کاٹ کاٹ کر ضرور
کھاتے ہیں جو لذیذ چیز ہے۔ وہ بھی شریعت موسوی میں جائز تھیں۔ اور اسلامی شریعت میں بھی جائز ہیں اب
تینوں امور کا مفصل جواب لکھنے سے قبل ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تیرہ سو برس کی مدت تم نے کس تواریخ سے بیان کی ہے

www.kitabmart.in

اگر تم یا تمہارے پیرو اس بات کو ثابت کر دیں کہ مندر کا گرانا گائے کا کاٹنا بچوں کا قتل کرنا تیرہ سو سال
سے قبل وید تھا تو سو روپیہ تاوان کی ادائیگی کے ہم ذمہ دار ہیں نہ ثابت کر سکو تو اپنے جھوٹے اتہام کو
واپس لینا اب سن لو کہ مسلمانوں کے قدم جب سے ہند میں آئے ہیں اوس کو کون نہیں جانتا اگر مسلمان
لوگ مندر گراتے تو آج ہزاروں برس کے مندر نظر بھی نہ آتے کسی تواریخ سے تو ثابت کرو کہ مسلمانوں نے
فلاں مقام کا مندر گرایا کہیں سلطان محمود غزنوی کی کارروائی تو دل میں نہیں کھٹکتی ہے کہ قیمتی بت توڑ توڑ کر
زر نقد اپنے وطن کو لے گیا اور تمہارے پجاری بزرگوں کو بتوں کے غم میں سوگوار کر گیا لیکن سماجی ممبرو کر
بھی تم کو اون کی ماتم پرسی اسقدر عرصہ کے بعد کیوں ہے جو اپنے مندر بتلاتے ہو اور بت شکنی پر مسلمانوں سے
نفرت ظاہر کرتے ہو۔ آریہ دھرم پر چلکر بت شکنی اور مندر شکنی کی شکایت سے تمہارے سوامی جی تم سے ناراض
ہو جاویں کہ مورتی پوجن کی محبت عود کر آئی اور علی الاعلان آریہ سماج میں کھڑے ہو کر مندروں کو اپنا بیان
کر کے بت شکن (مسلمان) لوگوں کی بت شکنی کی شکایت کرنے لگے۔ سچ ہے آریہ سماج لاکھ مورتی کا کھنڈن
(رد) کرے لیکن وید کی اصل تعلیم کے عالم پنڈت یوگندر پال نے ویدک دھرم (مورتی پوجن) ظاہر کر دکھایا
مہاشہ جی تمہاری مندر سے ہمدردی ظاہر کرنے پر سناتن دھرم والے تم سے بہت خوش ہوں گے کہ وید کا اصل
اصول تمہارے دل میں جگہ پائے ہوئے ہے غرضیکہ مندر مسلمانوں نے نہیں بلکہ بودھوں نے گرائے تھے
اب حصہ دوم لیجیے سو اگر مسلمان ہماری صلاح مان لیں کہ گائیں نہ کاٹا کریں اور جو گائیں دودھ دینے سے
بیکار ہو جایا کریں اون کو سماجی دوستوں کے ہاتھ فروخت کر کے قیمت لے لیا کریں۔ بلکہ ہمارے سماجی
دوست تو اون کو ڈیوڑھی قیمت دینے پر راضی ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی غذا بیل۔ بھینس۔ بھیڑ بکری۔
وغیرہ کافی ہو گی اور سماجی دوستوں کو پھر کوئی اعتراض کا موقع نہ ملے گا۔ کیونکہ مسلمانوں سے ان کو نفرت تو
صرف گائے کاٹنے پر ہے جو آریہ ورت میں بہت پہلے ویدک تعلیم کے اثر سے کٹتی تھیں۔ دیکھو بیف ان انشنٹ
انڈیا اور جو اشارہ گوشت خوری کی طرف ہو تو ہم تم کو قدیم دوکانوں کی سیر کرائیں۔ سنو۔ ساکن جاندار متحرک
جانداروں کی خوراک ہیں۔ بے دانتوں والے دانتوں والوں کی۔ بے ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی۔ بزدل بہادروں
کی منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۲۹ اور سنو اگرچہ حیوانات نباتات دونوں میں اور دونوں گیان

لے سماجی دوستو اس امر کا اعلان جلد مشتہر کرا دو تو ہم اپنے برادر اہل اسلام سے تمہاری ہمدردی پر تحریک کریں پھر دیکھیں
تم گئو ماتا کی کیسی بھگت ہے۔ ورنہ طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے ستیارتھ صفحہ ۶۷۸

www.kitabmart.in

رکھتے ہیں اور سکھ دُکھ بھوگتے ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھ سکتا
بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ استھرہ ۲۸۵ "پتر اناج کند مول
پھل وغیرہ سے ایک مہینہ ترپت رہتے ہیں مچھلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے
تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے گینڈے کے گوشت سے بارہ برس"
وسو سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ا سے ۴ تک اور ادھیائے ۷ شلوک ۱۲ وشسٹ سمرتی ادھیائے ۱۱
شلوک ۳۹ و ۴۰۔ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق وام دیو اور وسوامتر
کو بطور نظیر پیش کر کے ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کھایا تھا۔ س ۴۔ ۱۰ اسے ۱۰۸ تک
"جو گوشت شاستر میں شدھ ہے جو اسے نہیں کھاتا۔ وہ اکیس جنم پشو بنتا ہے"۔ منو سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۳۵
"جو مکھن چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہوں وہ سب لذیذ میٹھی اور گھی میں تر ہوں" اتھر وید ادھیائے ۱۸
انوواک ۴ منتر ۴۲ "کچا گوشت کھانے والے کو تو جلا ڈال" سام وید مطبوعہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۰ فصل دوم پر
پاٹھک ۳ (صاف ظاہر ہے کہ کچا گوشت کھانے والا مجرم ہے نہ کہ پکا گوشت کھانے والا) "اے
اندر بھورے گھوڑوں کے ساتھ جو مور کے پروں کی سی دموں سے خوش ہوتے ہیں یہاں آ تو کوئی تیری رفتار
ایسی نہ روکے جس طرح کہ چڑی مار چڑیا کو روک لیتے ہیں (ویدوں کے زمانہ میں چڑیمار کا ہونا گوشت خوری
کی کامل دلیل ہے) اے اگنی ہم تجھ کو روشن کرینگے تاکہ ہم کو بہت دولت بھیجے۔ بس اے جوان بچھڑے
بڑے چڑھاوے (قربانی) کے واسطے آسمان اور زمین سے ہمارے پاس آنے کو کہہ" سام وید باب
اول فصل دوم پر پاٹھک ۵ منتر ۳ (سماجی دوستو دیکھو شکار اور قربانی دونوں موجود ہیں۔) "براہمنی
کے لئے گائے کی قربانی کی جاوے" (دیکھو کب سے گائے کاٹنا شروع ہوا) رگوید اشٹک ۲ ادھیائے
۳۔ سوکت ۴ و منڈل ۲ سوکت ۱۶ و اشٹک ۴ ادھیائے ایک وغیرہ میں گائے کی قربانی گوشت
کھانے کی صریحی اجازت اور تین سو بھینسوں کی سوختنی قربانی درج ہے۔ تالی بجانے والے سماجی
دوستو کچھ تو غور کرو اور یہی سن لو "جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو دیکھتے ہیں کہ کب ہوم ہوگا اور جو یہ
کہتے ہیں کہ پاک اور خوشبودار ہوم کرو۔ اور جو دیوتا گھوڑے کے ہوم کی خواہش کرتے ہیں۔ اونکا سنکلپ
ہم کو سودمند ہو" یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۳۵ منتر ۴۲ میں بھی گھوڑے کی قربانی کا ذکر موجود ہے
دوستو اگر تم کہدو کہ سوامی جی اپنے قول کے خود ذمہ دار ہوں گے تو ہمارا بھی روئے سخن انہیں کی طرف ہے

www.kitabmart.in

ورنہ تم سب ذمہ دار ہوا ہی اور سنو سوامی دیانند جی کیا ہی مجرب نسخہ بتلاتے ہیں۔ "غلہ وغیرہ کا خواہشمند گوسفند کے گوشت کا بھوجن کرے اور دوپایا کا خواہشمند تیتر کا گوشت کھاوے" سنسکار ودہی مطبوعہ سنہ ۱۹۳۳ بکرمی صفحہ ۴۲ اور سوامی دیانند جی نے یاجر وید بھاشیہ پرکاش مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء مقام بنارس صفحہ ۴۵ میں صبح و شام گوشت سے ہون کرنا لکھا ہے اور صفحہ ۱۴۸ میں گائے کو گدھے کی برابر سمجھکر لکھا ہے کہ گائے سے جب تک دودھ وغیرہ حاصل ہو تب تک اوس کو چارہ وغیرہ دے ورنہ نہیں صفحہ ۱۴۹ میں لکھا ہے کہ گوشت کے پنڈ دینے میں کچھ پاپ نہیں (ہاں مہاراج آپ کے چیلے پکندیا جی نہیں مانتے) صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ یگیہ کے واسطے جو جانداروں کا قتل کرتا ہے وہ جائز ہے صفحہ ۳۰۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی جی گوشت نہ کھاوے تو جانور وغیرہ جسقدر ہیں اوس سے ہزار چند ہو جائیں پھر انسان کو مارنے لگیں اور کھیتوں میں غلہ ہی ہونے نہ پاوے پھر سب انسان مر جائیں۔ جہاں جہاں گومیدہ لکھے ہیں ہاں وہاں پشوؤں میں نر ہی کا مارنا لکھا ہے اور ایک بیل سے ہزار گائے حاملہ ہوتی ہیں۔ اس سے نقصان نہیں پہنچی اور جو بدھیا گائے ہوتی ہے اوس کو بھی گومیدہ میں مارنا لکھا ہے (وجہ سنو) کیونکہ بدھیا گائے سے دودھ اور بچھڑوں وغیرہ کی پیدائش نہیں ہوتی پشوؤں کے مارنے سے تھوڑا سا دکھ ہوتا ہے اور یگیہ میں جانداروں اور غیر جانداروں کا فائدہ ہے۔ صفحہ ۴۲ و ۴۳ میں شہزادہ مردوں کا لکھا ہے صفحہ ۴۷۔ ۴۸ میں شہزادہ کے فائدے لکھے ہیں۔ سماجی دوستو سنو تمہارے گرو نے کیا ہی اچھی آزمودہ خوراک بتلائی ہے کہ جو چاہے کہ میرے گھر میں پنڈت نیک و بد کی تمیز کرنے والا دشمنوں کا فاتح ہارنہ کھانے والا لڑائی میں جوش اور بیخوف رہنے والا لمبی عمر پانے والا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائے (ادہو سوامی جی مسلمان اسی کو پلاؤ کہتے ہیں) دیکھو سنسکار ودہی طبع اول صفحہ ۱۱ جو ویدی بربدارن اپنشد کرم کانڈ والا اسومیدہ جگ کی حقیقت کے بارہ میں لکھا ہے اور اسومیدہ جگ جس میں گھوڑے کی ہنائی کی جاتی تھی دوسری طرح گیان کانڈ اسومیدہ جگ کو جائز قایم کیا ہے۔ دوم نتیجہ کرم کانڈ میں اسومیدہ جگ سے زیادہ کوئی کرم بڑے درجہ کا نہیں۔ مگر اس کے ثمرہ میں عموماً جگ یعنی قربانی کرنے والا اندر کے درجہ کو پہنچا ہے دیکھو نقل دونوں حوالوں کی بربدارن اپنشد مطبوعہ ودیا ساگر علیگڈہ نمبر ۵ سطر ۱۰ و صفحہ ۲ سطر ۲ سماجیو دونوں اپنشدوں کو مطلب کے خلاف سمجھکر غیر معتبر نہ کہدینا کیونکہ تمہارے گرو اور بانی مذہب سماج[۵] نے

[۵] بقول پنڈت لیکھرام دیانندی فرقہ سنہ ۱۹۳۲ بکرمی سے ایجاد ہوا دیکھو کلیات مطبوعہ مفید عام سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۰۶

اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مطبوعہ ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۲۰۱ سطر ۲۰ میں معتبر اور مستند ہونا ان کا
تسلیم کرلیا ہے چاہو تو گو ماتا کی بریت میں کہو کہ غلط تسلیم کیا ہے سماجی دستو اور منو ادہیاۓ ۵ شلوک ۱۱
کچے ماس کے بھوجن کرنے والے جو پنچھی گدہ وغیرہ گاؤں میں رہنے والے پنچھی کبوتر وغیرہ جو ایک کھر والا
شاستر میں بھوجن کے لائق کہے ہیں اون کو چھوڑ کر جو ایک کھر والے ہیں اور ٹیٹری ان سب کو بھوجن کرنا
نہ چاہیئے شلوک ۱۲ گوراجل میں پھرنے والے ہنس چکوا گاؤں کا رہنے والا مرغا سارس رجودان پنچھی یعنی
بگلا جل کاک سکا یعنی طوطی مینا ان کو بھوجن نہ کرے شلوک ۱۴ دوسری قسم کا بگلا اور بہت کالا کاگ کھنرچ
مچھلی کھانے والے پنچھی اور گاؤں کا سور ان سب کو بھوجن نہ کرنا چاہیئے شلوک ۱۷ پانچ ناخن والے
بندر وغیرہ ان سب کو بھوجن نہ کرے یہاں تک حرام جانوروں کا ذکر تھا اب حلال جانوروں کا
ذکر ہوتا ہے شلوک ۲۰ راجیوت گینڈر ستنلک پیار وہو ان سب کو دیوتا پتروں کو بھوگ لگاکر
کھانا چاہیئے شلوک ۱۸ ساہی گوہ گینڈا کچھوا کھرا بھوجن کرنے کے لائق ہیں اور اونٹ کو چھوڑ کر ایک طرف
دانت رکھنے والے کھانے کے لائق ہیں شلوک ۳۲ مول لئے ہوئے یا دوسرے کے لائے ہوئے
گوشت کو دیوتا اور پتروں کی نبید کرکے جو باقی رہے اوس گوشت کو کھانے سے گناہ نہیں ہوتا ول
ٹھنڈا ہوا ہو تو اور منو ادہیاۓ ۳ شلوک ۲۶۸ مچھلی ہرن بھیڑ پنچھی ان سبھوں کے گوشت
دینے سے کرم کرکے ۲۔۳۔۴۔۵ ماہ تک پتروں کی تریپت ہوتی ہے شلوک ۲۶۹ بکرا چتر مرگ
رین ارتہات مرگ۔ اور ہرن ان سبھوں کا گوشت دینے سے کرم کرکے ۶۔۷۔۸۔۹ ماہ تک
مرے ہوئے بزرگ خوش رہتے ہیں۔ اور منو سمرتی ادہیاۓ ۵ شلوک ۴۰ میں ان پشو پنچھی کچھوا وغیرہ
یہہ جگ کے واسطے مارے جانے سے اوتم جات کو پاتے ہیں اور عجیب بات منو سمرتی مطبوعہ
نولکشور ۱۸۶۲ء ادہیاۓ ۲ شلوک ۴ میں لکھا ہے دہرم کا انوشٹھان کرنے سے جو برسہ جاری ہے سدہ ہوا اور
باپ سے بید پڑھا ہوا ارتہات باپ سے پڑھنا کنہ ہے اور اچارج سے پڑھنا گن ہے باپ پڑھانے کو
جوگ نہو تو اچارج اوس سے پڑھنا نالا پھیرے ہو سجیار بیٹھا ہو تو اوس کو گئو مار کے (ہاۓ مہاراج یہہ
ہتیا) یعنی ذبح کرکے اوس کے رکت (خون) سے مدہ پرک بنا کے پوجا کرے۔ کیونکہ جی سماجی دستور
کیا ہے اور یکا کہ راجہ سنت کون تہا جو شکار کرتا تہا۔ جس کو کلیات آریہ لکہرام مطبوعہ مفید عام ۱۹۰۴ء

بقیہ حاشیہ میں لکھا ہے سوامی دیانند جی کا نام اور آریہ سماج کی بنیاد۔

www.kitabmart.in

صفحہ ۵۰ا میں لکھا ہے بقول تمہارے ہندوستان میں آریوں کا ہی راج رہا ہے اور سشرت وید طب
کی کتاب میں جسکا ماخذ بقول دیانندی صاحبان وید ہے گوشت خوری کے فواید بیان کرتی ہیں اول وید
ادھیاے ۴۶ سو کہا گوشت منتخر ہوتا ہے۔ چکنا گوشت طاقت کو بڑھاتا ہے مرغوب الطبع ہے۔ دوم گھی
میں گوشت بنا ہوا ہلکا ہوتا ہے ہاضمہ کو تیز کرتا ہے عمدہ ہے اور مرغوب خاطر ہے اور نظر کو صاف کرتا ہے
سوم شوربہ طاقت پیدا کرتا ہے۔ دمہ گٹھیا تین قسم کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ مرغوب الطبع ہے۔
چہارم گوشت کا شوربہ بھوک اور پیاس کو دور کرتا ہے اور اُتم ہے جلاب کے بعد آدمیوں کو دینا چاہئے
پنجم گوہ کے گوشت سے استری کا دودھ پیدا ہو تو سوریر اور مارگ میں چلنے کی اچھیا کرنے والا لڑکا پیدا
ہوتا ہے ہفتم حاملہ عورت چوتھے مہینے دودھ مکھن گھی سے بنا ہوا بھوجن اور جنگلی پکھیوں کے گوشت
سے ملا ہو بھوجن کرے ہشتم یجروید ادھیاے اشٹریا سنہان کا منتر ۵ ہے۔ ارتھ یہ ہے ذات کی بیماری
سے حمل خشک ہو جاتا ہے اور یہ ماتا کو خوشی نہیں دیتا اور آہستہ آہستہ رحم میں پھرتا ہے اس بیماری
کو دور کرنے کے لئے دودھ اور ماس کے رس یعنی گوشت کا شوربہ استعمال کرنا چاہئے۔ نہم یہ ادھیاے ۳۹
دتر نمبر ۱۰ کا ۱۳۷ منتر ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ بخار میں جو آدمی مبتلا ہو اوس کو سارس۔ کونج۔ مرغا
اور تیتر کا گوشت کھلانا چاہئے۔ دہم برد ہارنگ اپنشد کے ۸ ادھیاے چوتھے برہمن کا منتر ۱۷ ہے اسکا
مطلب یہ ہے کہ جو چاہے کہ میرا پُتر پنڈت ست است یوں کی دشمنوں کے جیتنے والا آپ نہارنے والا
جگ کمن اور نر تتھا کرنے والا سب وید ودیا کے پڑہنے اور پڑہانے تنہا سروالو کے بھوگنے والا ہو
تو وہ گوشت کا پلاؤ بنا کے کہائے تو ایسے پتر پیدا ہونے کا امکان ہے۔ دوستو خوب پلاؤ کہایا کرتیا
ہو جاؤ جس سے مسلمانوں کا مقابلہ کچھ تو کر سکو۔ نہیں تو کہا اس پارٹی کے مسلمانوں کو طالب علم تک
خیال میں نہیں لاتے) یازدہم یہ گروہ سوتر کا پرمان ہے یعنی چھٹے مہینے ان پراشن ان بھوجن کا ارتھ
کرائے بکرے کے گوشت کا بھوجن ان آدک کی اچھیا کرنے والا تتھا دویا کامنا کے لئے تیتر کا گوشت
بھوجن کرائے۔ دوازدہم یہ شرتی کا پرمان ہے اُتم کہانے کے لایق غذا ہے۔ وہ گوشت ہے دیکھو
حوالجات مندرجہ رسالہ الانس اور آریہ سماج مصنفہ منشی رادہا کشن مطبوعہ ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۱۶ دوستو
کیسی کیسی عمدہ غذائیں تمہارے ویدوں سے طبیبوں نے ثابت کیں ہیں پھر ان کو نہ کہاؤ تو خود تمہارا
قصور ہے۔ آؤجی سماجی دوستو ہم تم کو کیا ٹھیک پتہ بتاتے ہیں۔ بشرطیکہ تمہارے پاس

www.kitabmart.in

ویدپرکاشک نمبر ۵ جلد ا مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۵ دیکھو سکو جس کسی کے پاس نہو وہ ہمارے پاس آکر دیکھ جاۓ۔ اس پرچہ کے کالم اول دہرم سبھا جلیسر ضلع ایٹہ کی تجویز نمبر ۲ یعنی "اس جلسہ مین بتقریب سننے مضامین اخبارات موصوف کے ایک مضمون پر صفحہ ۷ ویدپرکاشک مطبوعہ یکم فروری ۱۸۹۷ء کے سنتے ہی باہم اصحاب رونق افروز جلسہ بہت دیر تا بوقت برخاست جلسہ زیادہ چرچا رہا جسکا عنوان سخت ملال کا باعث کلا بل گوشت خوری ممبران آریہ سماج پنجاب کی ہے اور آخر جلسہ اکثر رائیں باہم ہوکر تجویز ہوا کہ بابو کرشن لال صاحب ان سب رائے کو اپنے ویدپرکاشک مین درج فرما دیں اگر اسمیں کوئی لفظ جابیجا ہو تو اوس کی درستی کا اور اگر اس سے زیادہ کچھ تحریر فرمانا ہو تو اوس اِزدیاد اندراج کا اختیار بابو صاحب کو ہے راۓ نمبر ا۔ اس مضمون کے پڑہنے سے کہ چند آریہ سماجی گوشت خوری کو جایز تصور کرتے ہین صرف ملال ہی نہیں بلکہ حاضرین جلسہ کے دلوں پر سخت صدمہ ہے اور رنج و الم قابل گریہ و زاری جاید ہوا ہے (دیکھا جواز گوشت خوری اب صلاح و مشورے سے بند کردو تو گوشت خوری ناجائز نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ کمیٹی ہی اپنے طرز عمل سے ناجائز نہیں رکہتی) سنو۔ ۲۔ مسئلہ قدیم ہے کہ گوشت کہاتے ہین پر ہڈی گلے نہیں باندہتے کہ سب دُور سے دیکھکر نفرت کرین۔ لہذا مناسب تہا کہ گہر مین خفیہ جو فعل جائز ناجائز کرتے مگر الیا طشت (اصل مین ایسا ہی لکہا ہے) نہ کرتے جسپر عوام کو موقعہ حرف گیری کا ملتا (مسلمان خوب جانتے ہیں کہ تم لوگ سب اس کمیٹی کی صلاح کے پابند ہوکر ظاہرداری سے انکار گوشت خوری کا کرتے ہو ورنہ سنو کمیٹی کیا کہتی ہے) ۳۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ چارون وید خصوصاً یجروید مین جہاں جگ وغیرہ کرنیکا بیان ہے تذکرہ گوشت و بلیدان کا درج ہے مگر وہ امر دیگر ہے کیونکہ اس کے ساتھ نہ بحث ہے نہ اسپر انکا عمل ہے نہ ایسی ویدوکت کرم کرنے تک اون اصحاب کی روح پہونچی ہوگی یہ معاملہ زبان کے مزے اور ازدیاد قوت جسمانی کا ہے (جو لوگ گوشت کو مقوی نہیں کہتے وہ اس آخر فقرہ پر غور کرین) اس کے لئے کسی جانور کے ذبح کرنے کا حکم نہین اور یہ ثابت ہے کہ پرماتما نے قوت جسمانی کیلئے بھرت کنڈ مین گوشت کے سواے کوئی شے پیدا نہ کی ہو کیونکہ جو نہین کھاتے وہ بہی قوی معلوم ہوتے ہین۔ تمثیل کو برہمنان چوبے متہرا کافی ہین یا (جن کو پنجابی مسلمانون کا ایک بچہ بہی اکھاڑے مین پچھاڑ ڈالتا ہے) یہ ہے گوشت خوری کی تعلیم جس کو ہم نے کیسے معتبر اور نقلی بلکہ عملی طریقون سے ثابت کیا ہے جس سے ظاہر ہےکہ آریہ صاحبان کے اصول کمیٹی کے شورہ پر منحصر ہین کہ ترجمون مین تبدیلی کرکے

www.kitabmart.in

ویدون خصوصاً یجروید سے گوشت اور بابا ان کی مسلمہ تعلیم کو ترجموں میں اوڑا دیا مسلمانوں خبردار رہو کہو جی سوامی جی کی اپدیش پر ہنسنے اور تالی بجانے والے دوستو کیا حال ہے. اگر اب بھی سوامی اُنہیں یا جی وسوامی نیانند جی سے تم کو اتفاق ہو تو ہم کو جواب دینا مگر پہلے اپنی کتابوں کو انصاف اور غور کر کے دیکھ جاؤ. یہہ کیا بات ہے کہ بائبل میں گوشت خوری ہے. مگر ییہ ویدون پر اعتراض نہیں عیسائیوں پر

سوامی نیانند جی کا ہمنے اس موقعہ پر اس وجہ سے ذکر کیا کہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۰ع کو انہوں نے بہی تردید گوشت خوری میں دو عجیب دلائل پیش کئے تھے. اول یہ کہ جس قدر جانور گوشت کہانے کے لئے پرمیشور نے بنائے ہیں اون کے جسم پر کبہی پسینا نہیں آتا بلکہ اون کی زبان باہر نکل پڑتی ہے اور اوس سے قطرات ٹپکنے لگتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ دلیل غلط خود تراشیدہ ہے دیکہو کتا جب بھاگ کر تھکتا ہے تو اوس کے جسم پر پسینا ہوتا ہے. مگر روئین ہونے کی وجہ کر بلا ہاتہہ لگائے محسوس نہین ہوتا. دوئم یہ کہ جو جانور پرمیشور نے گوشت خوری کے واسطے پیدا کئے ہین. وہ زبان سے پانی پیتے ہیں انسان ان دونوں باتوں سے علیحدہ ہے وہ گوشت خور نہین ہے. ہم کہتے ہین کہ یہی غلط ہے تجربہ کر کے دیکہو شیخ ولی محمد ساکن نورنگ آباد کی بکری بہت گوشت کہانے والی ہے اور دیگر جانور مثل مچھلیاں و باز شکرا و چوہیا. نیولا وغیرہ جانور اس دلیل سے مستثنے ہوتے ہین. اس بحث میں گو کچھ طوالت ضرور ہے. مگر ہم گوشت خوری کو عقلی دلائل سے بہی انشاء اللہ بخوبی ثابت کرتے ہین. اگرچہ بہت سے رسالے مثل قدامت قربانی و رسالہ گوشت خوری وغیرہ موجود ہیں. مگر اون سے سماجی دوست چشم پوشی کر کے عدم جواز گوشت خوری کو بار بار پیش کرتے ہین اسواسطے ہمنے بلا خوف طوالت سوامی نیانند جی کی یہی توضیح کرنا مناسب سمجھا. سماجی دوستو انصاف اور غور سے سنو.

اول انسان کے سامنے کے دانت مثل گوشت خور جانوروں کے تیز اور کاٹنے والے ہوتے ہیں اور ادہر اُدہر کے دانت چپٹے پیسنے والے اسواسطے انسان گوشت خور بھی ہے اور نقل خور بھی.

www.kitabmart.in

اعتراض نہین برہما جی کے فرزند رشید (منوجی) کا برہان یہی ہے۔ مگر سناتن دہرم والون پر
اعتراض نہیں تمام کالیستھ صاحبان مسلمانوں سے بھی زیادہ گوشت کھاتے ہیں۔ مگر اون پر اعتراض
نہین۔ کہو یوگنت رپال جی مسلمان بیچارے کیوں مجرم ہین ہان خوب یاد آیا بقول شاعر

قاصد کے آتے آتے مین خط اور لکھ رکھون
مین جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب مین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰) دوسرے وہ لوگ جو برمشور نے قطبین کرہ زمین پر
پیدا کیے ہیں اون کی خوراک سوائے گوشت مچھلیوں کے اور کچھ نہیں ہے نہ کچھ اور
پیداوار وہاں ہے۔ اگر انسان گوشت خوری کے واسطے نہوتا تو ایسے مقام پر پیدا نہ کیا جاتا
تیسرے سوامی دیانندجی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۰ سطر ۶ مین فرماتے ہین۔
"جو شخص بذریعہ جسم چوری دوسرے کی عورت سے مباشرت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ
بکام کرتا ہے اوس کا جسم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبون مین ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ
نباتات بقل مین بہی انسانی روح ہے۔ جسکا کہانا سماجی جائز تسلیم کرتے ہین اسی طرح سے
گوشت خوری نا جائز نہین ہوسکتی۔

چوتھے اب تو ہر مذہب اور ہر فرقہ کو تسلیم ہو گیا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ مین کیڑے ہوتے ہین
خوردبین سے مشاہدہ کر کے ہی دیکھ لو) بس پانی پینا سماجی جائز تسلیم کرتے ہین کہ جسکے ہر گہونٹ
مین ہزارون روحیں تلف ہو جاتی ہین۔ پس گوشت خوری مین ایک جانور سے کئی شخص سیر
ہوسکتے ہیں لہذا گوشت خوری بدرجہ اولی جائز ثابت ہوئی۔

پانچوین اگر کوئی ایسا شخص ہو جس نے اپنی تمامی عمر مین کبھی گوشت نہ کہایا ہو (ناممکن)
ہم اپنی ترکیب سے اوسی شخص کے ہاتھ سے گوشت پکوا کر اوس کو کہلا دیں اور پہر کچھ ضرر نہو بلکہ
اور قوت و فرحت پیدا ہو لہذا گوشت خوری نا جائز نہین ہے۔

چھٹوین کتب معتبرہ سے بخوبی ثابت ہے کہ بڑے بڑے مہاتما گیانی ودوان مثل
منو الملیک وششٹ نارد گوتم شنو برہسپتی رامچندر جی وغیرہ گوشت خور تھے (حوالہ جات
دیکھو از کتاب قدامت قربانی از کتب آسمانی مولفہ مولوی الہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام

www.kitabmart.in

ہمارے مہربان جواب میں کہیں یہ نہ کہدیں کہ منوسمرتی کے اس جزو گوشت خوری کو ہم نہیں مانتے جس کے جواب میں ہم پہلے ہی سے کہے دیتے ہیں کہ اگر پانچویں وید ستیارتھ پرکاش سے منوسمرتی کے حوالجات نکال ڈالے جاویں تو کچھ بھی باقی نہ رہے اور نہ کوئی دوسری کتاب سماجی دوستوں کو خود اپنے استدلال کو باقی رہے. علاوہ برین سوامی دیانند جی نے اپنے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۲ء

لاہور ۱۹۰۲ء میں کمتر درجہ کے لوگ گوشت خوری کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے.

ساتویں انسان کے بچہ کی اوس کی ماں کے پیٹ میں جو کچھ غذا ہوتی ہے وہ بھی سب کو معلوم ہے.

آٹھویں تم لوگ تناسخ سچا مانتے ہو تو جسقدر حیوان گوشت خور مثل شیر. کتا. بلی باز شکرا وغیرہ سمجھ لو کہ کون ہیں. ؎ ہم کچھ اگر کہیں گے تو گھبراؤ گے بہت ؁ تم خود ہی جان جاؤ جو ہے مدعائے دل

نویں جانوروں کے جون جسم میں انسانوں کی روحیں پچھلے کئے ہوئے بُرے اعمال کی سزا برداشت کرنے کے واسطے ڈالی جاتی ہیں. پس گوشت خوری کے ذریعہ سے اون روحوں کو قصاب لوگ ذبح کرکے آزاد کرا دیتے ہیں. جو نعل کہ احسن ہوتا ہے لہذا گوشت خوری جائز ہے. تناسخ پرست لوگو تم غور تو کرو.

دسویں ہم دیکھتے ہیں کہ درندے جانور مثل شیر. چیتا. بھیڑیا. ریچھ وغیرہ جانور بہت ہی کم تعداد میں رہتے ہیں. باوجودیکہ وہ مارے نہیں جاتے. اور بھیڑ بکری. ہرن وغیرہ (گائے کے نام سے ہمارے دوست چڑ جاویں گے. اسواسطے اوسکو چھوڑتے ہیں) ہزاروں لاکھوں کروڑوں روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں. پھر بھی خدا (پرمیشور) اون کی تعداد کم نہیں کرتا بلکہ روزانہ ترقی اون کی تعداد میں ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ عدم جواز گوشت خوری کو تسلیم کرنیوالے لوگ قانون قدرت کا مقابلہ کر رہے ہیں. اسی اُصول پر سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۲ میں گوشت خوری جائز کہی تھی.

ہماری نظر سے رسالہ گوشت خوری گذرا ہے. جبکہ ہم اسی مضمون کو لکھ رہے ہیں تو کچھ

www.kitabmart.in

صفحہ ۱۲ سطر ۳ میں تسلیم کر لیا ہے کہ منوسمرتی شروع دنیا میں بنائی گئی اور منوسمرتی کے مضمون کو منو نے اپنے باپ برہما سے تعلیم سیکھا تھا" پنڈت لیکھرام نے بھی اپنی کتاب تکذیب مطبوعہ ۱۸۹۰ء کے صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ میں منوسمرتی کی تصدیق کی ہے کہ منوسمرتی میں چونکہ بہت حصہ راج نیت ہے اسواسطے کہ منوجی کو تین ویدوں سے کام پڑا۔ گویا منوجی نے تین ویدوں کے انتخاب سے منوسمرتی لکھی جیسا کہ منوسمرتی

اوس کے مضمون سے بھی ناظرین کو مطلع کرتے ہیں ماسٹر دیارام آریہ ہیڈ ماسٹر پرائمری اسکول بسنت پورہ ضلع گوجرانوالہ نے بھی عدم جواز گوشت خوری کے عجیب دلائل پیش کئے ہیں۔ جنکے جواب برجستہ ابو محمد حسین صاحب کلرک چھاؤنی نے دئے ہیں۔

اول گوشت خون سے بنتا ہے اور خون ناپاک ہے۔ اسواسطے گوشت ناپاک ہے اگر یہ دلیل مان لی جاوے تو دودھ بھی خون سے بنتا ہے۔ جسکا دہی اور مکھن نکلتا ہے اسواسطے یہ چیزیں بھی ناپاک ہوئیں۔

دوسرے جب کوئی ہندو یا مسلمان عبادت کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو کم از کم ان ایام کے واسطے تو گوشت ترک کیا جاتا ہے۔ اگر یہ حجت بھی تسلیم کی جاوے تو ہندوؤں کی حالت معلوم ہوئی کہ ہندو صرف جب عبادت کے لئے گوشہ نشین ہو تو گوشت خوری صرف اون ایام میں ترک کردے ورنہ وہ کھاتا رہے اور مسلمانوں کے واسطے تو قرآن کریم یا حدیث نبوی کا کوئی مضمون یا حکم ایسا نہیں ہے کہ عبادت یا اعتکاف (گوشہ نشینی) میں گوشت نہ کھاؤ بلکہ حکم ہے کُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ہ یعنی۔ اے مسلمانوں تم ان تمام پاک چیزوں کو جو ہمنے تمہارے لئے بطور غذا کے مہیا اور موجود کی ہیں کھاؤ اور خدا کا شکر کرو کہیں ایسی ممانعت نہیں ہے یا اعتراض کسی جادوگر سے لیا گیا ہے۔ ورنہ ہندو نہیں یجروید ادھیاے ۲۵ منتر ۳۵ لغایت ۳۷ اجازت گوشت خوری کی دیتا ہے یعنی وہ جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو دیکھتے ہیں کہ کب ہوم ہوگا اور جو یہ کہتے ہیں کہ پاک اور طیب خوشبودار ہوم کرو اور جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کے ہوم میں خواہش کرتے ہیں اون کا سنکلپ بھی ہم کو سودمند ہے رگوید اشٹک اول میں ہر قوم کے اعمال کے لئے گائے کی کھال کی

www.kitabmart.in

ادہیا اول شلوک ۵۰ و منو ادہیا ۲ شلوک ۷ سے ظاہر ہے کہ جو کچھہ منوسمرتی مین لکھا ہے ویدون کے موافق لکھا ہے۔ اب جبکا جی چاہے ہمارے پاس آکر منوسمرتی کی سیر کرلے پس ستیارتھہ پرکاش اور منوسمرتی دونون سے تصدیق منوسمرتی کی ہوگئی تو سماجی دوست انکار کرنے کے مستحق نہین ہو سکتے اگر کوئی عذر اور حیلہ گریز کا سماجی دوست نکالتے ہیں کہ ستیارتھہ پرکاش ۱۸۷۵ء مین کاتب کی غلطی سے

تیسرے خاتمہ

ہدایت ہے دوستو ذرا انصاف سے کام لو۔

تیسرے جانوران خوردنی کو خواہ جھٹکا دیا جائے۔ خواہ ذبح کیا جائے دونون صورتون مین روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے یا دوسری صورت مین کہا جائے کہ ان میں جان نہین رہتی۔ یعنی مردہ ہو جاتا ہے تو اب جائے غور ہے کہ جب مردہ کو چھونے تک سے نفرت ہے تو اس کو پیٹ میں جگہ کیون دی جاوے۔ اگر یہ سچ مان لیا جاوے تو درخت سبزی وغیرہ بھی کسی وقت انسان تھے۔ الغرض روح با جان ہے ان کو کاٹنے میں بھی روح اوسی طرح نکل جاتی ہے جسطرح کہ گائے بکری وغیرہ کے ذبح کے وقت نکل جاتی ہے اور جسم مردہ ہو جاتا ہے بلکہ ایک بکری سے تو چند شخص سیر ہو سکتے ہین۔ لیکن گھاس پارٹی کا ہر ایک ممبر کئی مردہ جسم کہا جاتا ہے۔ وہ گوشت خوروں سے بھی زیادہ خوار ہوا ہے اور باقی بیکر لاکھوں جیو ہنیا کرتے ہیں سنو اور سمجھو کہ جانور قابل خوردنی کے تمام جسم کا خون ذبح ہو جانے سے نکل جاتا ہے اور خون مین بہت سے اقسام زہر کے ہوتے ہیں۔ اسواسطے خون کے رہنے سے جسم ناپاک اور مردہ کہلایا جاتا ہے۔ اور وہ مضر صحت ہوتا ہے۔ اس لئے مردہ کا کہانا ناجائز ہے یقین نہو تو تجربہ کر کے دیکھہ لو۔

چوتھے جانور خوردنی مثلاً بکرا غلبہ شہوت مین اپنے حقیقی رشتہ داروں سے بھی باز نہین آتا جبکہ اس کے کہانے سے ہمارے جسم میں بھی پرورش سے حصہ ملتا ہے تو کیا ہم پر اسکا اثر نہوتا ہوگا سماجی دوستو بیحیائی کے افعال جب غذا نے تسلیم ہیں تو بکرے کی غذا سبزی ہے اور سبزی سے بکرے کے جسم مین بیحیائی کا اثر پیدا ہوا پس جو لوگ سبزی خوری مین لازم آیا کہ وہ بھی ایسی بیحیائی کے افعال کے مرتکب ہوتے ہین۔ بھلا کہان انسان اشرف المخلوقات

www.kitabmart.in

جواز گوشت خوری درج ہو گیا تھا اور اس کے بعد ترمیم کر دی گئی مگر دسّو کاتب کبھی اپنی طرف سے
ایک فعل ناجائز کسی کتاب جو دوسرے نے لکھی ہو نہیں لکھ سکتا جسکا ثبوت ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۸ء
دیباچہ میں ملتا ہے سوؔ صرف و نحو کے مطابق صحت کر کے کتاب کو دوبارہ چھپوایا گیا ہے
کسی کسی موقعہ پر لفظ جملہ اور انشاء میں فرق ہوا ہے جو مناسب تھا۔ کیونکہ اس قسم کے فرق کو

اور حیوان بکرا محض بے عقل ہے۔ عقل انسانی اور عقل حیوانی میں بہت فرق ہے۔ مگر غور کون کرے
پانچویں گوشت خور جانور شیر چیتے تیندوے وغیرہ بے رحم ہوتے ہیں اور اون کی دینی
قابل اعتبار تصور نہیں کی جاتی لہذا گوشت خور انسان بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے یہ دلیل بھی
غلط ہے۔ کتے۔ بلی۔ باز شکرے۔ گوشت خور جانور ہیں۔ مگر ان کی وفاداری اور محبت
قابل اعتبار ہے۔ بلکہ اس کے خلاف بندر کی دوستی جو کہ گوشت خور نہیں ہوتا قابل اعتبار
نہیں۔ لہذا انسان گوشت خور ہے۔ علاوہ بریں انسان کا معدہ مثل گوشت خور جانوروں
کے ہوتا ہے اور نباتات خور جانوروں کے معدہ میں کئی خانے ہوتے ہیں۔

چھٹویں جو جو بیماریاں انسان کو لاحق ہوتی ہیں۔ وہ اکثر چوپایوں کو بھی ہو جاتی ہیں
قصاب ایسے مریض جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اونکو کھا کر گوشت خور انسان بھی بیماریوں میں
مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سماجی دوست اعتراض کر دوڑے اور یہ نہ سوچا کہ گورنمنٹ کی طرف سے
ویٹرنری اسسٹنٹ (ڈاکٹر مویشیان) نگرانی کرتے ہیں اور بیمار جانور کو وہ ذبح نہیں
ہونے دیتے ایسی تو سڑی گلی باسی ترکاریاں کھا کر آریہ صاحبان بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔
کیا کوئی گوشت خور سماجی دعوے کر سکتا ہے کہ وہ کبھی بیمار ہوتا ہی نہو۔ بلکہ نقل خور
انسان آئے دن طرح طرح کے ناگفتنی امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔

ساتویں بہ نسبت گوشت خور جانوروں کے سبزی خور جانور نہایت تیز رفتار طویل العمر
جسیم اور طاقتور ہوتے ہیں۔ چنانچہ زیرہ اور ہرن کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے اجی حضرت
قدرت نے گوشت خور جانوروں میں بھی یہ صفتیں موجود ہیں تازی کتے ایسے ہوتے ہیں کہ تیز
سے تیز ہرن کو پکڑ لیتے ہیں۔ ایسے ہی شیر و چیتے تیز رفتاری میں طاقت میں جسامت میں کم نہیں

www.kitabmart.in

بغیر عبارت کی ترتیب مین درستی مشکل تھی۔ مگر مطلب مین کسی جگہ فرق نہین پڑا البتہ اس کو بہت کچھ
واضح کیا گیا ہے اور کسی کسی موقعہ پر کاتب کی غلطی کو ٹھیک ٹھیک کردیا ہے'' کھوجی دوست
گوشت کے جواز کی تعلیم مطبوعہ ۱۸۷۵ء سے کہیے اوڑ گئی جو مطلب مین صاف فرق پڑ گیا اور مضمون
کتابون کے متناقص ہو گئے اور ساقط الاثر ہو گئے ستیارتھ صفحہ ۲۲۵ ہم کہتے ہین کہ سوامی
نے اپنے چیلون کو ایک مکان مین بند کر کے دروازہ مکان کا مقفل کر دیا ہے کہ اپنی کتابین
دو ہی اور رسالہ گوکرنا نذی مین (جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہین) ہی گوشت خوری تسلیم کر لی ہے۔ جن کی
کوئی ترمیم نہین ہوئی۔ دوستو پہلے ویدون مین ملدان وغیرہ کی تعلیم اور منوسمرتی مین جواز گوشت خوری
کی تعلیم کو دور کر لو تب مسلمانون کے مقابلہ مین کہڑے ہو۔ ورنہ ایسے ہی مخفی راز کھلین گے۔ اب اعتراض
تیسرے جزو کا جواب سنو۔ قرآن کریم خود جواب دیتا ہے لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ
نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ یعنی اپنی اولاد کو بھوک کے خوف سے مت مار ڈالو ہم (خدا) ہی تم کو
اور اون کو رزق دیتے ہیں اور بھی سن لو حکم عام لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کیا ہو اوس کو ناحق
مت مارو انہین باتون کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم غافل نہو اور یہی سنو اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
حکم الٰہی ہے کہ جان کے بدلے جان اور یہی سن لو قرآن کریم نے بچون کا قتل تو درکنار اون کے مال
تک کی حفاظت کے بارہ مین حکم دیا ہے لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ
یعنی یتیم بچے کے مال کی جب تک وہ جوانی کو نہ پہونچے نزدیک بھی نہ جاؤ مگر اوس طریق سے جو اوسکے
حق مین بہتر ہو سماجی دوستو کہان ہے بچون کے قتل کرنے کی تعلیم قرآن کریم تو حکم دیتا ہے اولاد کو
قتل مت کرو بلکہ کسی جان کو بھی بے فائدہ مت مارو جان کے بدلے جان ہے۔ یتیمون کے مال کی
اون کے بالغ ہونے تک حفاظت کرو۔ دوستو اب ایسی تعلیم وید مین تلاش کرو گے تو ہرگز نہ پاؤ گے
ہان اگر ایسی تعلیم وید مین ہوتی تو دخترکشی کی رسم آریہ ورت مین کبھی قایم نہوتی جسکی ہونے کا لوگ نام بھی نہ

بقیہ حاشیہ ❀ اور طویل العمری مین گرگس عقاب دیل مچھلی مگرمچھ وغیرہ
ضرب المثل ہیں۔

www.kitabmart.in

اور بھی دیکھو اتھر سے برہمن ۳ کانڈ ۴ پرپاٹھہ ۱۹ کا ۱۔ الوداگ آرت (دلی خواہش) کے واسطے جس استری کا رتو دہرم (خون حیض جاتا رہا ہو) بھوگ (صحبت کرنے کے یوگ (لائق) نہیں رہی نس کا ودہ (قربانی) کرنا چاہئے اور پرنگنا کے واسطے کنواری کنیا کا ودہ کرنا چاہئے

اعتراض ۴ٓ - مسلمان آریوں کی شکایت گورنمنٹ تک لیجاتے ہیں لیکن آریہ شکایت نہیں کرتے۔

جواب ؎ منصفی دنیا سے ساری اوٹھ گئی
اے بتو ایمانداری اوٹھ گئی

سُنئے سید ناصر علی صاحب کے جواب مشتہر کرنے پر خود ہمارے ہمعصر آریہ صاحبان نے جھنجھر اور مشورے صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع تک مسلمانوں کی شکایت پہونچانے کے کیسی وحشت انگیز ہیں۔ افسران پولیس سے بھی بیجا شکایتیں مسلمانوں کی کیں۔ مگر ناکامیابی ہر دو امور میں حاصل ہی تازہ واقعہ سنو کہ شیخ مہدی حسن صاحب ساکن اٹاوہ محلہ کٹرہ شہاب خاں نے ایک درخواست واسطے حصول اجازت قربانی گلئے بروز عید الضحےٰ اندر مکان محرہ و بحضور صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع گذرانی اوسپر سماجی دوستوں نے وہ لیڈنگ پارٹ شکایت کرنے میں لیا۔ درخواست عذرداری گذرانی صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع موقع پر تشریف لائے تم لوگوں نے مجمع کثیر کرکے صاحب ممدوح سے زبانی شکایتیں کیں روشن دماغ منصف مزاج صاحب بہادر کے ایک ہی سوال نے سب عذرداروں کے پاؤں اوکھیڑ دئے کہ عذردار لوگ اپنے اپنے مکان دکھلائیں اب کرتے تو کیا کسی ہندو صاحب کا مکان شیخ صاحب کے قرب میں نہ تھا۔ آخر خاموش رہگئے اور صاحب بہادر نے اجازت قربانی کی دیدی ہے۔ اوس کی بابت بھی سُنا ہے کہ لفٹنٹی میں شکایت کی ہے اور مسل اوس کی طلب ہوکر لفٹنٹی میں گئی ہے۔ اخباروں سے ظاہر ہے کہ دہلی میں آریہ صاحبان کا ڈیپوٹیشن مسلمانوں کے خلاف گیا تھا۔ مسلمان بیچارے تو آریہ بھجن پڑہتے اور گاتے ہوئے عام راستہ پر نکلے۔ جمنی لوگ بھی بھجن گاتے نکلے سناتن دہرم والے بھجن گاتے نکلے لیکن بجز سکوت کے شکایت جانتے ہی نہیں۔ حالانکہ اس جلوس کے نکلنے میں کئی مسجدیں درمیان میں پڑیں خود تمنے بھی ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء بوقت شب کیسے دلشکن الفاظ نبی کریم کی بابت کہے مگر ہمنے اسلامی تعلیم کی پیروی کی اور صبر کیا۔ دوستو دور کیوں جاتے ہو خود اپنے بانی مذہب رشی مہرشی سوامی کی ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۴ مسلمانوں کی نسبت دیکھ لو۔

www.kitabmart.in

اعتراض۔ خواجہ کمال الدین مرزا صاحب کے مریدین سنی عالم مرزا صاحب کو اپنے میں شامل نہیں کر

جواب۔ ؎ شکوہ کرتے ہیں زباں سے دنگا کرتے ہیں * تم سلامت ہو ہم تو یہ دعا کرتے ہیں

بھلا بتلاؤ کہ یہ کیا اعتراض اور کس فرقہ اسلام پر ہے۔ جب مابین آریہ سماج اور اہل اسلام قرآن کریم اور وید مقدس ہے تو جملہ پیرو وید کے آریہ ہیں اور جملہ پیرو قرآن کے مسلمان ہیں۔ پس جو کوئی اعتراض آپ کریں ہر شخص پیرو قرآن کو استحقاق جواب دینے کا ہے مسلمان لوگ تمہارے بھرکانے میں اب نہ آئیں گے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے لکچر کے جواب سے عاجز آکر یہ بھڑکانے کے الفاظ استعمال کرنے لگے۔ خواجہ صاحب نے سب سے پہلے وید کی تردید ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کی رات کو شروع کی تھی۔ بھلا صاحب وید پرست تو اصول عقاید میں اختلاف کر کے بھی مسلمانوں کے خلاف ہندو ہی رہیں۔ غور سے سنو اڈیٹر وید پرکاش نمبر ۵ جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۷ء کالم اول رزولیوشن شایع کرتا ہے "چونکہ گوشت خوری کی تشیدہ اور ویدہی کے موافق اور ناموافق پنجاب اور دلیغوں میں بڑا فساد ہو رہا ہے اور احتمال ہے کہ اس معاملہ پر سماج کے سدھانت کے خلاف کسی طرح کی بے اتفاقی پیدا ہو جاوے۔ اس لئے یہ سبھا صاف الفاظ میں ظاہر کرتی ہے کہ گوشت خوری وید کے خلاف اور آریہ سماج کے سدھانت کے خلاف کرنے والے لوگ آریہ سماجک نہیں سمجھے جا سکتے۔" باوجود اس کے ماس پارٹی سماجی ہے اور سب مسلمانوں کے منہ آتے ہیں۔ مہاشے جی اگر کچھ جرات تو عقاید اصول میں مسلمانوں کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاؤ۔

اعتراض۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ روزہ رکھنے سے قوت بخشک ہوتی ہے اگر تو تمام دوائیاں ترک کرنی چاہئیں۔

جواب۔ ؎ گلشن علم و ہنر کی ہے ہوا بگڑی ہوئی * دیکھنے میں زاہدوں کی ہے ادا بگڑی ہوئی

بوگن رپال جی جواب اس کا ماسٹر عبد الرحمان صاحب اپنی کتاب ضرورت زمانہ میں دیتے ہیں۔ تم بھی سن لو کہ ہر اسلامی طریق اور اصول میں حکمت ہوتی ہے (تم نے غور کرنے کی تکلیف نہ گوارا نہ کی ہو اور اس وجہ سے اسکا فلسفہ معلوم نہ ہو) روزہ رکھنے سے صرف یہی مطلب نہیں کہ انسان کھانے پینے سے کنارہ کرے بلکہ ناجائز چیزوں کو نہ دیکھے کسی کی غیبت نہ کرے۔ غرضیکہ جسطرح کھانا نہ کھانے کا روزہ ہوتا ہے۔ اسیطرح ہر ایک عضو کا بھی روزہ ہوتا ہے کہ کسیکو بری نظر سے نہ دیکھ

www.kitabmart.in

کسی کی بُرائی نہ سُنئے بُرے کام پر دست درازی نہ کرے بڑے کام کے واسطے قدم نہ بڑھائے بلکہ اپنی ساری طاقتوں اور قواء کو خدا کی فرمانبرداری میں لگائے۔ جب ایک مہینہ تک یہ کیفیت رہے گی تو نیکوکاری کی عادت پڑ جائے گی اور سال تک اس کا اثر رہے گا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مَنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ بہت سے روزہ رکھنے والے ہیں کہ ان کو روزہ سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا یعنی اگر تمام ممنوعات شرعیہ سے پرہیز نہ کیا تو پھر محض بھوک اور پیاس کی تکلیف اوٹھاتا ہے۔ روزہ میں انسان ترک لذات دنیوی کرتا ہے اور حکم خدا مانتا ہے تو زنا شراب رشوت وغیرہ گناہوں سے خودبخود دست بردار ہوگا۔ قرآن کریم نے صاف جواب دیا ہے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ بقرع ۲۲ (مسلمانوں) پہلوں کی طرح تم پر بھی روزہ فرض ہوا ہے تاکہ تم پرہیزگار رہو۔ دوستو مطلب سمجھو اور ضد نہ کرو روزہ کی فلاسفی پرہیزگاری ہے۔ ضرب المثل بھی سنو

Prevention is better than cure

یعنی علاج سے پرہیزگاری بہتر ہے روزہ سے اور فائدہ یہ بھی ہے کہ جب انسان بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو اوسے غریبوں مسکینوں اور فقیروں کی کیفیت بھی معلوم ہوتی ہے پس اون کی تکلیف کو محسوس کرکے اونکی ہمدردی اور بھلائی میں پہلے سے زیادہ سرگرم ہو جاتا ہے۔ اسلام کی نظر میں دوائیاں ترک نہیں۔ جب انسان بیمار ہوگا علاج کرنا بھی لازم آئے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی سماجی ڈاکٹر نے خواجہ صاحب کے لکچر کو سُنا اور غلط فہمی سے معلوم کیا کہ اب ہمارا میڈیکل ہال بیکار ہوا تو سوامی یوگندر پال جی کو غلط نوٹ کرا دیا۔ ورنہ کیا کوئی طبیب کہہ سکتا ہے کہ روزہ رکھنے سے فائدہ نہیں۔

ہمارے سماجی ڈاکٹروں نے اپنے اُصول تناسخ پر غور نہیں کیا جس سے تمام میڈیکل ہال بیکار ہو جاتے ہیں۔ دیکھو کہ جسقدر بیماریاں انسان کو لاحق ہوتی ہیں وہ سب اوس کے پچھلے کرموں کے سبب سے ہوتی ہیں جیسے انسان پچھلے کرم کرتا ہے۔ ویسی ہی بیماریاں اور تکلیف اوس کو برداشت کرنا پڑتی ہے اور جب تک اعمال کا اثر رہتا ہے اوس وقت تک بیماری بھی رہتی ہے تو پھر علاج کرنا بے فائدہ جو کچھ تکلیف بداعمالی کی ہوگی وہ تو بھوگنی ہی پڑیگی

www.kitabmart.in

دوست تو دیکھو ویدک تعلیم سے میڈیکل ہال اور تمام دوائیاں بیکار اور معطل ثابت ہوئیں۔ ع
میں الزام اون کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

اعتراض۔ روزہ رکھنا فضول ہے دن کو نہ کھائیں رات کو کیوں کھائیں۔

جواب۔ ؎ جاگتے جاگتے پتھرا گئیں آنکھیں ہمدم — صحبتِ یار نے اک دم مجھے سونے نہ دیا

روزہ کے فوائد نمبر ۶ میں گذرے رات کو روزہ رکھنا فرض ہوتا تو تمام روزہ دار شب بیداری سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ بھوکے کو نیند نہیں آتی اگر ہماری بات نہ مانو لالہ کرشن لال کایستھ ساکن بداؤں مترجم رگوید بھاشی کی تو مانو جو رگوید بھاشیہ ادہیائے ا منڈل اسوکت ۱۲ منتر ۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "اگر یہ کہا جائے کہ رات کو بھی انسان لیمپ چراغ کی روشنی میں سب کام کر سکتا ہے تو ضرور ہم کہیں گے کہ یہ بہت درست ہے مگر جس طرح تمام دن کام کر کے رات کو آرام پاتا ہے اسطرح تمام رات کام کر کے دن میں ہرگز آرام نہیں پا سکتا قانون قدرت کے خلاف عمل کرنے سے چندروز میں بیمار ہو جائے گا" دیکھو وید پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۷ اسپر بھی ضد کرو تو دو تین راتیں بھوکے رہکر جاگو پھر تندرستی پر دیکھو لو کہ کیسا برا اثر پڑتا ہے پھر ایک مہینے کے جاگنے میں بقول شاعر آنکھیں پتھرا ہی جائیں پھر اگر اپنے اوپر تجربہ نہ کر سکو تو ایک بھوکے شخص کو رات بھر جگاؤ دوسرے شخص کو شکم سیر کر کے آرام سے رات بھر سلاؤ صبح کو دونوں کی صورتیں تم کو خود بتلا دیں گی کہ رات کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

دوست یہ ہے بانئ اسلام کی فلاسفی کہ ذرہ بھر گنجایش اعتراض کی کسی کام میں نہیں اگر رات کا روزہ رکھنا فرض ہوتا تو آریہ صاحبان فلسفہ کے خلاف رات کا جاگنا کہدیتے۔ پھر اس مسئلہ میں کیوں فلسفہ سے کام نہیں لیتے کہ رات آرام کے واسطے ہے اور دن کام کے واسطے۔ قرآن کریم سے جواب سنو
هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ ۰ یعنی خدا وہ ذات ہے جسنے تمہارے لئے رات پیدا کی تاکہ تم اوس میں آرام پاؤ دیکھا رات کو روزہ واجب نہونے کی حکمت اور سنو۔ قُلْ
اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ
غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۰ (قصص ع ۷)۔
(اے محمد) کہو ان لوگوں سے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک دن ہی قایم رکھے تو کوئی دوسرا معبود ہے

جو تمہارے واسطے رات پیدا کرے جس میں تم آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو ہمارے منتر وید ہے ذرا اپنی فلاسفی کہ رات آرام کے واسطے ہے ایسی دلیل وید میں نہ پاؤ گے۔

اعتراض۔ حجر اسود کو کیوں چومتے ہیں۔

جواب۔ ے یہ قصور اپنا ہی اندھوں کا دگرنہ وہ نور ایسا چمکا ہے کہ صد نیر تاباں نکلا

اسکا جواب ضرورت زمانہ میں کیوں نہ دیکھ لیا۔ سنو اسلامی طریق اور اصول میں حجر اسود کی پرستش نہیں ہوتی اور نہ کوئی مسلمان حجر اسود کو معبود قابل پرستش سمجھتا ہے بلکہ سب لوگ اوس کو پتھر ہی سمجھتے ہیں دراصل وجہ حجر اسود کو بوسہ دینے کی یہ ہے کہ ہر ملک میں ضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے گذشتہ واقعات کی یادگار قایم کی جاتی ہے تاکہ وہ واقعات صفحہ دنیا سے مٹ نہ جائیں جیسے فتح دہلی کی یادگار میں اونچا منار بنا ہوا ہے۔ جہاں انگریزوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ اسیطرح یہ پتھر حضرت رسول اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی آمد اور بعثت کی پیشگوئی کی یادگاری کے طور پر تھا۔ جس کو توریت اور انجیل کی پیشگوئیاں ف آنحضرت پر پوری ہونے کی وجہ سے چومتے ہیں محبت سے بوسہ لینا روزانہ زوجہ اور بچوں کا تجربہ سے ظاہر ہے بادشاہ کے تخت کو چومتے ہیں وید مقدس کو چومتے ہیں۔ اس پر اگر کوئی خیال شرک کا گذرا ہو تو دیکھو جواب نمبر ۸ اور اعتراض نمبر ۹ میں بھی حجر اسود کا تذکرہ قابل دیکھنے کے ہے

ف زبور ۱۱۸-۱ اور شعیا ۲۸ باب اور متی ۲۱ باب کی بشارت اس موقعہ پر قابل یادگار ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے "وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا۔ کونے کا سرا ہوا یہ خداوند سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب" چونکہ قدیم زمانہ میں تصویری تحریر کا عام رواج تھا۔ محسوسات کے اشکال پر اشارات اور کنایات سے گفتگو کرنا مروج تھا۔ چنانچہ عیسائیوں میں پولا ہلانے کی رسم کو مسیح کا جی اوٹھنا خیال کرتے ہیں۔ یوشع کا ردوں سے بارہ پتھر اوٹھانا بارہ حواریوں کا اشارہ بتاتے ہیں اور مینڈھے کی قربانی کرنا حقیقی برے کی قربانی خیال کرتے ہیں۔ خصوصاً ان پڑھ قوم کیلئے یہ تصویری زبان نہایت ضروری تھی اسواسطے قدیم زمانہ سے نبی عرب سے پہلے خاص کر

اعتراض ۔ محمد صاحب نے لا الٰہ الا اللہ ہماری کتابوں سے لیا ہے جو ہماری کتابوں میں آدم و محمد سے پہلے لکھا تھا۔

جواب ۔ ع خدا چاہے تو وہ دن چند دن میں آنے والا ہے ہماری آہ کے شعلے تمہارے دل کی نکلینگے

مہاشے جی سنو ہم تمہاری خاطر سے تمہارا اعتراض تسلیم کرکے بتلاتے ہیں کہ اب ہم میں اور تم میں بہت تھوڑا سا فرق رہگیا ہے اگر تمہاری کسی کتاب میں لا الٰہ الا اللہ ہے تو ضرور ڈھونڈو کہ اسی نام میں خدا نے اپنے پیارے نبی کا نام بھی بتلایا ہے۔ تلاش کرو لاکھوں برس بعد تو مسلمانوں کا نصف کلمہ لا الٰہ الا اللہ ویدوں میں ہونا اب مانا ہے تو کچھ ہی عرصہ میں محمد الرسول اللہ بھی تلاش کرنے تو ملجاتا ضرور ہے مگر تم بھی ہماری خاطر سے (جیسے ہمنے تمہاری خاطر سے تمہاری کتاب میں لا الٰہ الا اللہ مانا ہے) کہدو کہ بیشک محمد الرسول اللہ بھی ہماری ہی کتابوں سے لیا گیا ہے۔ گو برہمنوں نے خراب اور محرف کرکے مورتی پوجن دھرم پرستی بھردی ہے سماجی مترو غور تو کرو لا الٰہ الا اللہ کے تم قائل ہوکر اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہو جو تمہارے سوامی دیانند جی نے ابتدائے عالم (آدو سرشٹی) سے جس کو کروڑہا سال گذر چکے اپنی نصف سے زیادہ زندگی ختم کرنے پر تم کو سمجھائے جس کو اوس وقت تک کوئی نہ سمجھا تھا۔ اب محمد الرسول اللہ بھی وید میں ہم تمکو بتلاتے ہیں۔ دیکھو دوستو گھبرانا مت سنو۔ "وہ ہر مقدس رسم کا مربی رعد والا نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر قلعوں کا توڑنے والا جوان عقل بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا۔ (۲) تو نے اے پتھر رہ گئے والے والا کی گایوں سے مالامال گڈھے کو پھاڑا یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہوکر انہوں نے تری مدد کی (۳) انہوں نے دعا کی بھجنوں کے ساتھ اوس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت کو

[illegible] مکہ کے کونے پر ایک بن گڑھا پتھر ہے حجر اسود کہتے ہیں رکھا ہوا تھا اور اوس کو ہاتھ لگانا اور اوسے چھونا اور اوس سے ہاتھ ملانا حج میں ضروری رسم تھی اور اسی پتھر کو یمین اللہ فی الارض کہتے تھے۔ یہ پتھر رسول عربی کے شہر میں گویا رسول خدا کی بشارت تصویری زبان میں تھی۔

www.kitabmart.in

حکومت کرتا ہے جس کو ہزاروں بلکہ اس سے بھی کثرت سے عطیے آتے ہیں (سام وید دوسرا حصہ باب ۶ فصل اول برنا ٹھک بستم صفحہ ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بدھا مطبوعہ دیانند پریس بروٹھا ضلع علیگڑھ ۱۹۰۶ء بحوالہ از کتاب بشارات محمدیہ۔ جہاشے جی تم تو مدعی عربی دانی کے ہو ذرا بتلاؤ کہ "تعریف کیا گیا" کی بجائے نام عربی میں محمد ہے یا نہیں اب تو ہمارا اور تمہارا بیان ملکر پورا اسلامی کلمہ ہو گیا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا توفیق خیر دے تو ہم اور تم قرآن کریم سے و نیز عقلی دلائل سے تمام جہان کے مذاہب کو یقیناً پامال کر دیں گے (گو موجودہ مسلمان بھی اس کام کو کافی دوانی ہیں) سماجی دوستو تو رنج اوٹھا کر دیکھو اپنی معتبر اور مسلمہ کتابیں دیکھہ جاؤ اور بتلاؤ کہ وہ کون شخص ایسا ہوا جس میں یہ سب اوصاف و کمالات پوری پورے پائے جاویں ہم تو ثابت کئے دیتے ہیں۔ کہ اگر (بالفرض محال) سام وید کا یہ مضمون جو ہم نے پیش کیا ہے سچا اور منجانب اللہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں یہ سب اوصاف اجتماعی طور پر پائے جاتے ہیں۔ وصف اول عبارت مذکور میں بیان کیا گیا ہے کہ "وہ ہر مقدس رسم کا مربی" اسی وصف کو کامل طور پر آپ میں دیکھتے ہیں۔ سب سے اعلےٰ رکن توحید الٰہی ہے (ذات میں صفات میں اور استحقاق عبادت میں) اس کے جاری اور قائم کرنے اور شرک کے مٹانے میں جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی اوس کی نظیر پائی نہیں جاتی۔ دیکھو فتح مکہ کر کے بتوں کو توڑا۔ (ناراض نہو جانا) اور کعبہ معظمہ کو اون سے خالی کر کے اوسے عبادت الٰہی کے لئے خاص کر دیا دوسرا رکن اخلاق فاضلہ ہیں اس میں بھی آپ کی تعلیم کامل تھی صدق و دیانت (مخالف لوگ بھی حضور کو محمد امین کہتے تھے۔ کیونکہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا) عفت و حیا۔ جود و سخا علم و تواضع شفقت و رحمت عفو و کرم یتیموں کی پرورش معاملات میں عدل برائیوں سے نفرت بیحیائیوں کی کراہت وغیرہ وغیرہ۔ جملہ اخلاق فاضلہ اور عادات صالحہ کی تعلیم کامل طور پر بحکم الٰہی کی دیکھو۔ اخلاق محمدی و قرآنی تعلیم امور مذکورۃ الصدر کی بابت دیکھو رسالہ تقابل ثلاثہ مصنفہ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ سام وید میں اوس برگزیدہ مقدس کا دوسرا وصف رعد والا بیان ہوا ہے۔ اس سے صاف مراد یہ ہے کہ وہ ایسا صاحب سیاست و بارعب ہوگا کہ مخالفین اوس سے ڈر جاویں گے اور خوف کھائیں گے۔ دور دور تک رعد کی طرح اوس کی ہیبت ہوگی۔ یہ وصف بھی

www.kitabmart.in

حضور میں کامل تھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں روم وایران زیر ہو گئے اور دور دور تک حضور کی ہیبت کا ڈنکا بج گیا۔ سام وید کی عبارت میں اوس مقدس برگزیدہ صفت میں تیسرا لفظ اندر ہے جسکے معنی صاحب اقبال میں اور حضور رسول کریم کا صاحب اقبال ہونا اظہر من الشمس ہے کہ بحالت یتیمی ایسا دعوے نبوت کا کرنا اور اپنی کامیابی کے تمام حالات قبل از وقوع صاف بیان کر دینا اور پھر بموجب فرمان حضور کے وہ سب باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہونا صفات اندر[۲۶] کو ظاہر کر رہی ہیں۔ چوتھی صفت اوس برگزیدہ خدا کی "قلعوں کا توڑنے والا" بیان کی گئی ہے۔ یہ صفت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری پوری حاصل ہے کیونکہ آپ نے عرب کے ایسے محکم قلعے فتح کئے جو کبھی بھی کسی سے فتح نہ ہو سکے تھے حضوصا قلعہ خیبر ایسا مضبوط اور محکم تھا کہ خود مسلمانوں کو اوس کی فتح کا گمان بھی نہ تھا۔ مگر حضور کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سام وید میں اوس برگزیدہ خدا کا جوان ہونا۔ پانچویں صفت میں بیان ہوا ہے حضرت رسول کریم سے زیادہ جوانمرد و شجاع اور بہادر کوئی نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ حضور ہر جنگ میں سب سے آگے رہتے تھے اور بڑی جوانمردی سے مخالفین کا مقابلہ کرتے تھے۔ سام وید میں اوس برگزیدہ خدا کی چھٹی صفت عقیل بیان کی گئی ہے۔ یہ وصف بھی حضور انور میں پورا پورا تھا کہ عقل میں حضور سب پر سبقت رکھتے تھے بڑے بڑے عاقل لوہا مانتے ہوئے تھے۔ سام وید میں اوس مقدس برگزیدہ کی ساتویں صفت "بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا ہے" آپ اس وصف میں بھی پورے تھے۔ کبھی آپ نے بزدلی اور کسل مندی ظاہر نہیں کی اور کسی کام کے کرنے سے

---

[۲۶] آریہ صاحبان اندر سے اکثر مراد پرمیشور سے لیتے ہیں۔ اگر یہاں بھی پرمیشور ہی کے معنی لیں گے تو یہ اندر جوان عقیل بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا (مخلوق) ہے ضرور مخلوق پرستی ہو جائے گی۔ کیا کوئی سماجی دوست پرمیشور کا جوان اور قوت والا مخلوق ہونا تسلیم کر سکتا ہے۔ اقرار میں مخلوق پرستی اور انکار میں مطلب حاصل ہے کہ مخلوق میں سے کوئی شخص مراد ہے۔ دوستو بتلاؤ وہ کون شخص ہے۔ نہ بتلا سکو گے تو محمد رسول اللہ میں کوئی شک نہیں۔ ہاں دوسرے مقام پر اندر سے پرمیشور ہو سکتے ہیں۔

www.kitabmart.in

عجز وضعف کا عذر نہ کیا چنانچہ غزوۂ خندق میں جسکا اشارہ سام وید کی اس عبارت کیا ہے۔ خندق کھودنے کے وقت ایک جگہ زمین کا پتھر یا ٹکڑا ایسا سخت نمودار ہوا کہ لوگ کام کرنے سے عاجز آگئے حضور سے ذکر کیا گیا۔ آپ نے بڑی دلیری سے فرمایا اَنَا نَازِلٌ یعنی میں اترتا ہوں۔ آپ نے ایسی ضرب لگائی کہ وہ پتھر یا ٹکڑا ریت کی طرح چور چور کر دیا۔ سام وید کی عبارت میں برگزیدہ مقدس کی آٹھویں صفت میں پتھر رکھنے والا کہا گیا ہے۔ جو حجر اسود کے نصب کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ قریش نے کعبۃ اللہ کو از سر نو تعمیر کرنا چاہا جو بوجہ سیلاب اور طوفان کے منہدم ہو گئی تھی۔ جب عمارت حجر اسود تک پہونچی تو قریش میں تکرار ہوئی کہ حجر اسود کو کون رکھے اس مبارک کام میں فخر حاصل کرنے کے لئے ہر شخص کا دل للچایا اور زبانی تکرار سے نوبت دست و گریبان تک پہونچی اور ہر فریق دوسرے فریق کو جنگ میں طلب کرنے لگا حتیٰ کہ قبیلہ بنی عبد الدار نے مر جانے پر قسم کھائی۔ آخر کار جوش خروش فرو ہونے پر رفع تنازع کے لئے یہہ قرار پایا کہ کل صبح کو جو شخص سب سے پہلے کعبۃ اللہ میں حاضر ہو وہی حجر اسود کو نصب کرے شب انتظار دراز ہو گئی۔ علی الصباح سب سے پہلے آنتاب ہدایت و برکت مشرق کامیابی و سبقت سے مسجد حرام میں نظر آیا۔ سب لوگ مارے خوشی کے ھٰذا الامین کے نعرے مارنے لگے ولیم میور صاحب نے بھی اپنی کتاب محمد اینڈ اسلام میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ Lo it is the Faithful one (امین)
they cried, we are content

ترجمہ۔ آہا یہہ تو امین صاحب ہیں۔ انپر ہم سب راضی ہیں۔ حضرت اقدس نے ایک چادر بچھائی اور حجر اسود کو اوس پر رکھکر چوٹیلے عربوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک بزرگ شخص اس کو اوٹھائے۔ پس اس پسندیدہ کل تدبیر سے سب نے بخوشی چادر کو پکڑ کر حجر اسود کی بلندی تک اوٹھایا اور پھر خود حضرت رسول اکرم نے اپنے دست خاص سے نصب[1] کیا۔ سب کو شریک کرنے سے یہہ مطلب تھا کہ عرب کے سب لوگ بھائی ہیں۔ اور آخر کار سب ملکر توحید کے

---

[1] سماجیو یہی وہ پتھر حجر اسود ہے جس کو مسلمان اپنے رسول کی یادگار مذکور الصدر میں چومتے ہیں۔ دیکھو اعتراض نمبر ۸۔ اور اس کا ذکر بائبل میں بھی موجود ہے۔ دیکھو

پھیلانے میں بھی حضور کے مددگار ہو جائیں گے۔ آٹھویں صفت پتھر رکھنے والا سوائے رسول اکرم کے
دوسرا ہو نہیں سکتا۔ نویں صفت اُس برگزیدہ مقدس کی گدّی کو بپاٹرنا لکھا ہے سو ظاہر ہے کہ دشمنوں
سے بچاؤ کے واسطے حضور نے خندق کھودی جس کو سب جانتے ہیں کہ ۵ھ ہجری میں واقعہ ہوا اور
ابوسفیان رات ہی رات میں بھاگ گیا دسویں صفت سام وید میں ہے کہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے
پہلو میں آگئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی" دیوتا سے مراد پاک باطن اور بزرگ
لوگ ہیں (جس سے آریہ صاحبان بھی انکار نہیں کر سکتے) کون نہیں جانتا کہ اصحاب رسول نے
ہر خوف و خطر سے آزاد ہو کر حضور کی میدان جنگ میں مدد کی اور میدان جنگ میں دعائیں اور تکبیریں اور حمد و ثنا
کی تعریفیں کیں ہم پھر وثوق سے کہتے ہیں کہ دنیا بھر کی کتب سیر و تواریخ دیکھ جاؤ اور پھر ان سب صفات کا کسی
اور شخص (بجز رسول کریم کے) پایا جانا کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ یوگندر پال جی تمام [illegible] ہندوستان [illegible]
کے پنڈت بلکہ سب لوگ مل کر ہم کو کوئی دوسرا ایسا مقدس شخص ثابت کر کے دکھلائیں۔ ستیہ دیو دھرمپال اور
ہمارے مہربان ایک سماجی ڈاکٹر اٹاوہ کے جو نا واقفوں سے سوال کرتے ہیں۔ خاص کر توجہ کریں ورنہ ان
ان کہنی جس کا نام دوسرا نتا ڈاں بھی ہے اور جو سناتن دھرمیوں میں بہت مشہور ہے اوسکو کہہ ڈالو
اور وہ یہ ہے کہ اللہ ہرنی پاس الا اللہ پرم پدم بکنٹھ پراپت ہوئے تو جیسے نام محمد مطلب لا الٰہ
الا اللہ کہنے سے پرم پدم ملتے ہیں یعنی تمام دکھ و لدّر دور ہو جاتے ہیں اور محمد کے نام کا وظیفہ کرنے سے

لوقا ۲۰/۱۷ جس پتھر کو راج گیروں نے ناقص اور ناچیز سمجھا آخر وہی کونے کا سرا ہوا۔
(ابتدا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے۔ سب لوگ ناچیز سمجھتے تھے۔ آخر
وہی مہر رکھنے والے خاتم النبیین ہوئے یعنی محل نبوت کے کونے کے سرے کے آپ ہی
پتھر ہیں جس طرح کونے کے پتھر کے بغیر محل ناقص معلوم ہوتا ہے اس طرح سے بغیر حضور کے
محل نبوت ناقص تھا۔ منصف لوگو غور کرو) زبور ۱۱۸/۲۲ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا
سرا ہوا۔ حضرت رسول نے بھی فرمایا انا تلک اللبنۃ یعنی وہ آخری پتھر میں ہی ہوں
سماجی دوستو یہ ہے پتھر (حجر اسود) جس کو رکھ کر حضور نے مہر نبوت کو پورا کیا اور پچھلے نبیوں کی
پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ یہ چونا پتھر کی محبت نہیں۔ بلکہ پتھر رکھنے والے کی محبت اور یادگار ہے

جنم بیکنٹھ ہو جاتا ہے یعنی بہشت بریں نصیب ہوتا ہے دیکھو اخبار نور مورخہ ۲۵ رمارچ سنہ ۱۹۱۰ء اور سنو
اگر تم کو کچھ شک ہے اور اپنے گرنتھوں میں محمد رسول اللہ صاف اور واضح طور پر موجود ہونا معلوم
کرنا چاہو تو اخبار نور قادیان دیکھو نمبر ۱۲ جلد ۱ مورخہ ۲۵ رمارچ سنہ ۱۹۱۰ء کا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے
ہیں۔ پیارے سماجی دوستو مانا کہ آپ کو ہمارے ساتھ خدا واسطے کی دشمنی ہے مگر خدا کے لئے اپنی کتب
مقدسہ کے فیصلہ پر تو کچھ عمل کرو دیکھو آپ کے گرنتھوں میں کسطرح اوس ہادی برحق یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہما اور تعریف لکھی ہی دیکھو اتھرون وید کی یہ عبارت رہا من الامر الرسول محمد رہ کی یہ ہے مطلب
اتھروتی مہاراج اپنے بندوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ میں وہ سمردگیمان یعنی قادر مطلق خدا ہوں
جو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جیسے برگزیدہ اور پوتر انسان کا پیدا کرنے والا ہوں۔ بھگتی پران گرنتھ
جو ایک مہارشی اور پوتر انسان کی تصنیف ہے وہ اپنی گرنتھ میں نہایت زوردار الفاظ میں ہندو جاتی کو
یہہ بشارت دیتا ہے کہ میری قوم ایک وقت ایسا ادبار کا آئے گا کہ جب تم گیان کی چوٹی سے گر کر تحت الثری
میں جا پہنچوگے تو اوسوقت ایک مہارشی کا ظہور ہوگا جو سرشت نامہ کا بھنڈار اور امرت جل کی گنگا
اپنے ساتھ لائے گا جس امرت کو پی کر مردے زندہ ہوں گے اوس مہارشی کے والد کا نام وشنو یش
ہوگا سنسکرت میں وشنو کے معنی اللہ کے اور یش کے معنی بندہ کے یعنی اون کے والد کا نام عبداللہ
ہوگا اور اون کی ماتا کا نام سومتی جسکے معنی ستمرہ یعنی آمنہ ہوگا اور پھر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف
کردہ بھوشک اتر پران میں فرماتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی مکتی یعنی نجات دلانے کے لئے
آئے گا۔ اوس مہارشی کا نام سمت (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہوگا حوالہ از اخبار نور مورخہ ۱۵ اکتوبر
سنہ ۱۹۱۰ء اب تو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تمہاری کتابوں میں ثابت ہو پھر کیوں نہیں مانتے
سنو محمد رسول اللہ امی رسول تھے وہ کوئی کتاب پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے۔ نہ ہی وید مقدس ہندوستان
کی حدود سے نکلکر کہیں باہر گئے۔ خود ہندوستان میں ہی لا الہ الا اللہ ویدوں میں ہونا سنہ ۱۹۳۳ بکرمی کے
قبل وید پرستوں کو معلوم نہ تھا۔ دوستو تم تو نہ مانوگے۔ لیکن ہم منصف لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ خود جن لوگوں
کو نصف صدی سے قبل زمانہ تک یعنی انتہا د باندی فرقہ سنہ ۱۹۳۳ بکرمی بقول پنڈت لیکھرام مطبوعہ مفید عام
سنہ ۱۹۰۳ء) اپنی کتابوں میں لا الہ الا اللہ کا ہونا معلوم نہ ہو وہ کیا دعوے کر سکتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے بھی
قبل یہ فقرہ ہماری کتابوں سے قرآن مجید میں لیا گیا۔ سماجی سترو اگر تم سچے ہو تو وید مقدس کی سنسکرت کے

www.kitabmart.in

وہ الفاظ دکھلاؤ جو کا عربی میں ترجمہ لا الٰہ الا اللہ ہووے لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تم ہرگز نہ دکھا سکو گے۔

اعتراض۔ ہماری توحید کامل ہے کیونکہ اس میں کسی انسان کا نام نہیں۔

جواب۔ رخنہ گر یہ بت ہوں یوں اسلام میں　دخل ہے کس کو خدا کے کام میں

یہ اعتراض سال بھر سے زیادہ ہوا لالہ رامدیال ساکن اٹاوہ محلہ پل کمہاران نے بھی ہمسے کیا تھا اون کے جواب الجواب کے ہم تا ہنوز منتظر ہیں۔ سنو مسلمان لوگ حضرت محمد رسول اللہ کو تو اوہنے کی کسی صفت میں شریک نہیں کرتے (مثل سماجی دوستوں کے کہ خدا کی صفات ازلی وابدی میں روح اور مادہ کو شریک کرتے ہیں اور جیسے عیسائی صاحبان بھی روح القدس اور حضرت مسیح کو ازلی ابدی مان کر توحید کو بدنام کرتے ہیں) بلکہ مسلمان مانتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ (دوستو سمجھو) سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر صفت میں واحد و یکتا ہے اوس کی صفت میں کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتے ہیں ہم کہ محمد اوس (خدا) کے بندے اور رسول ہیں۔ دیکھو یہ ہے اسلامی توحید کہ خدا کی صفت بالکل علیحدہ کر کے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو صرف ایک بندۂ خدا اور اللہ کا رسول مانا ہے اور بھی سنو وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یعنی محمد تو سوا اس کے اور کچھ بھی نہیں ہیں کہ وہ ایک رسول (مرسل من اللہ) ہیں ان سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گذرے ہیں اور سنو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد ۔ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ میں بھی تو تم جیسا انسان ہوں (کہیں شریک الوہیت نہ سمجھنا فرق یہ ہے کہ) میرے پاس وحی ربانی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی اکیلا) ایک معبود ہے۔ کہو جی دوستو اسلامی توحید میں کیسا کچھ دخل ہے۔ دوستو تعجب ہے کہ وید کا منتر منتر اگنی وایو انگرہ وغیرہ ملہمان وید (بقول پنڈت دیانند جی) کے نام سے بھرا پڑا ہے۔ انسان تو درکنار گھوڑے گائیں چاند سورج تک لکھے ہوئے ہیں یا ہر منتر کے شروع میں منتر بنانے والے (گو سماجی کچھ اور تاویل کرتے ہیں) رشی کے نام درج ہیں بطور نمونہ رگوید کا پہلا منتر دیکھ لو جس پر نام مدہو ورشی کا درج ہے۔ پس اعتراض آپ کا دید پر ہوا بھلا یہ تو بتلاؤ کہ انسان کا نام کتاب یا الہام میں ہونے سے کس عقلی دلیل سے توحید کامل نہیں رہتی ہم مسلمانوں کو تو

www.kitabmart.in

یہ اعتراض ویدوں پر ہے اور بلا تردد ہمیشہ انشاء اللہ تعالیٰ ثابت رہے گا کہ قرآنی تعلیم انسان کو مخلوق اور اللہ واحد کو خالق کل (معہ روح مادہ) بتلانے والی ہے۔ غور سے ہمارے اعتراض کا جواب بھی دیجئے تو دنیا کہ پرمیشور وحدہٗ لاشریک اپنی تمام صفات میں ہے یا نہیں۔ درصورت اقرار روح اور مادہ صفات الوہیت ابدی اور ازلی سے علیحدہ ہو گئے اور تناسخ باطل ہوا۔ روح مادہ حادث مخلوق ہو گئے درصورت انکار خدا کی صفت ابدی اور ازلی میں روح مادہ کی شرکت ہو کر پرمیشور ناقص بصفت ازلیت وابدیت ہو کر شریک ہوا۔ یہی تعلیم ویدک ہے جو کسی طرح کامل نہیں کہی جا سکتی۔ کہو دوستو مشرک کون ہوا اور ناقص تعلیم کس کی ہوئی۔ ؎ شعلہ بھڑک کے نکلا مرے دل کے داغ سے آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اعتراض۔ ہماری تعلیم قدیم ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم تیرہ سو برس سے ہے۔

جواب۔ ؎ گلشن علم و ہنر کی سب ہوا بگڑی ہوئی دیکھنے میں زاہدوں کی ہے ادا بگڑی ہوئی

کیوں بھولے بھالے بچوں کے سے اعتراض کرتے ہو تم اپنی تعلیم قدیم سے کیا مراد لیتے ہو اگر ویدک تعلیم ہے جو عناصر پرستی سے بھری پڑی ہے اب ایسی تعلیم بھی پسند آ گئی اور اعتراض نمبوا ہی بھول گئے پارسی لوگ اپنی کتاب کو اس قدر مدت دراز کی بتلاتے ہیں کہ علم ہندسہ کو ختم کر دیا ہے اگر تم نے وہ بھی یہی اعتراض کر بیٹھیں تو اون کی کتاب کو الہامی اور قدیم ماننا آریہ سماج پر لازم ہو جائے گا اور مسلمان تو دونوں دعووں کو بلا دلیل رد کر دیں گے۔ چاند سورج زمین پہاڑ بھی بقول تمہارے حق مرجح رہینگے اور جو تمہاری تعلیم دیانندی ہے تو اوس کا وجود ۱۹۳۲ء بکرمی سے پہلے مطلق نہ تھا جس کی بنیاد قایم ہوئے صرف ۴۴ برس گذرے ہیں۔ دیکھو کلیات لیکھرام مطبوعہ مفید عام ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۰ عالم فاضل محقق بننے والے سوامی یوگندر پال جی بتلاؤ کہ ۴۴ سال کی تعلیم کو قدیم بتلانے والے شخص جھوٹے کے جلانے کے مستوجب ہوں گے یا نہیں۔ دوستو تمہاری روح قدیم مادہ قدیم دنیا قدیم اور اب ویدک تعلیم بھی قدیم ہو گئی گو مطلب تمہارا قدیم ہونے سے ابتدائے عالم سے ہونا مراد ہے۔ اس کی تردید میں ہم بتلاتے ہیں کہ وید ہرگز ابتدائے عالم میں نازل نہیں ہوئے۔

(۱) یجر ادھیائے ۶ منتر ۱۹ اس سنسار میں ہم دو طرح کے جنموں کو سنتے ہیں۔ (غور کرو)

(۲) یجر ادھیائے ۵ منتر ۱۷، ۱۰ اے انسانوں جیسے عالموں سے سنے ہوئے پران اور اپال وغیرہ

(۳) یجر ادھیائے ۷ منتر ۱۲ جب پرانے لوگ اور گذشتہ زمانے کے جوگی۔ (دیکھو یہ موجودہ

www.kitabmart.in

زمانہ میں گذشتہ زمانہ کا حوالہ غور تو کرو۔

(۴) یجرادیائے ۱۲ منتر ۵۴ جو اس زمانہ میں زمین کے بیچ پُران پڑھ چکے ہیں اور جو وید کا تذکرہ کرنے والے یعنی باپ دادے اُپدیش کرنے والے ہوں۔

(۵) یجرادیائے ۱۲ منتر ۱۱۱ عالموں میں بہت ہی مشہور اور لائق صفت کے پورے طور پر علم اور نیکی عادتوں سے معمور ست جگ وغیرہ میں ہو چکے ہیں۔ (ست جگ کے بعد کا تصنیف کا زمانہ ثابت ہوتا ہے جبکہ علم ترقی پر تھا۔)

(۶) یجرادیائے ۱۲ منتر ۹۵۔ آپ لوگ جو ظاہر ہوئے اور جن کو سنتے ہیں جو نزدیک ہیں جو دور دراز ملکوں سے حاصل ہو سکتے ہیں اون سب بوٹیوں کو لا کر جیسے حکیم لوگ مناسب جانتے ہیں۔ ویسے ہی اس کنواری لڑکی کو اچھی طرح سے دیجئے (یہ منتر اب ایسے وقت کا ظاہر ہوتا ہے جب لوگ نزدیک دور ملکوں میں جانے تھے علاج وغیرہ ہوتے تھے حکیم و مریض سب طرح کے لوگ تھے۔)

(۷) یجرادیائے ۱۳ منتر ۳۷۔ اے علم والے شخص پہلے زمانہ کے لوگوں سے نصیحت پاتو (یہ منتر ابتدائے عالم میں نہیں ہو سکتا)

(۸) یجرادیائے ۲۳ منتر ۴۔ اے عاقل ایسے ویسے (لوردیو) پہلے زمانہ کے لوگوں سے علم حاصل کئے ہوئے۔

(۹) یجرادیائے ۱۰ منتر ۲۹۔ اے انسان جو اس سورج سے پرے اور لطیف کر کے سنتا ہے جسکو پہلے عالم لوگ آنکھ سے دیکھ چکے ہیں۔ (بھلا یہ منتر ابتدائے عالم کا کیسے ہو سکتا ہے جس میں پچھلے لوگوں کا ذکر موجود ہے)

(۱۰) یجرادیائے ۸ منتر ۱۵۔ پرمیشور کے گیان ہی مشہور ویدوں کی واقفیت سے خوب پہلے رشی لوگ پہنچتے ہیں۔ (اس منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ رشی لوگوں کے زمانہ کے بعد تصنیف وید کی ہوئی جو ابتداے عالم میں نہیں ہو سکتا۔

بطور نمونے کے جو دس حوالے ہمنے پیش کئے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اور دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس بہت سے ایسے حوالے موجود ہیں جن سے بخوبی ثابت ہے کہ وید مقدس کی تصنیف ایسے وقت

میں ہوئی۔ جبکہ عالم جاہل امیر غریب گداہیں۔ گھوڑے سے درخت مریض طبیب ہر قسم کے لوگ موجود تھے
پس کسی طرح سے ویدوں کا نزول ابتدائے عالم میں نہیں ہو سکتا جو خود وید منتر ظاہر کر رہے ہیں۔ ہاں سنو
اسلام تیرہ سو سال سے نہیں ہے بلکہ ابتدائے عالم سے ہے اور حضرت آدم صفی اللہ مسلمان تھے۔ قرآن کریم
سے جواب کے طالب ہو تو سنو مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا
(پ ۱۱ یونس ع ۲) پہلے پہل سب لوگ ایک ہی امت تھے اختلاف انہوں نے پیچھے کیا۔ دوستو
اب بات جب ہے کہ تم بھی کوئی وید منتر ایسا پیش کرو جس سے ثابت ہو کہ ویدوں کا نزول ابتدائے عالم
میں ہوا۔ ہاں اگر کسی دوسری کتاب سے ثبوت دو گے تو ویدوں کو ان امور سے خالی مان لینادھو
کہومت ہے۔

اعتراض ۱۲۔ قربانی رحم کے خلاف ہے کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیئے۔

جواب ۔ مجھے یہ حیرت ہے او ستمگر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

مہاشے جی ابتو بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ کی بھی ہمدردی کرنے لگے مفصل جواب تو نمبر ۳ میں بھی گذر چکا ہے
اور ایک مستقل پورا رسالہ بھی جواز قربانی پر موجود ہے دیکھو قدامت قربانی از کتب آسمانی مولفہ مولوی
الہ دین صاحب ہم بھی تمہاری خاطرداری کرتے ہیں آریہ ورت میں تو دختر کشی اور بسنی انسان کی قربانی جاری

---

۵ اکثر سماجی دوست ایسے منتر دیکھ کر کہدیتے ہیں کہ یہ منتر اس پچھلی دنیا کے متعلق ہیں جو موجودہ
سرشٹی (دنیا) سے پہلے گذر گئی۔ اسی طرح سے ہر گذری ہوئی دنیا کی بابتہ دوسرے عالم کی
ابتدا میں نزول وید ہوتا ہے۔ حوالہ پرمشور عالم الغیب بتلاتا ہے۔ مہاشہ جب سوال کرو کہ سب سے
پہلے دنیا سے (یعنی جب کوئی بھی دنیا نہ گذری ہو) تو وید منتر کیسے متعلق ہو سکتا ہے تو جواب دیتے
ہیں کہ ہم ایسی ابتدا نہیں مانتے بلکہ ہم دنیا کو ایسے مانتے ہیں۔ جیسے دن کے آگے رات اور
رات کے آگے دن۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا بھی مثل پرمشور کے
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ گویا روح مادہ کے ساتھ ہی دنیا بھی انادی (ازلی وابدی) ہو گئی
اور پرمیشور کی کوئی ضرورت ہی نہ رہی آپ سے آپ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مفصل بحث دیکھو حدوث دنیا مصنفہ
مولانا ثناء اللہ صاحب ۱۲

www.kitabmart.in

رہی اور بھی دیکھو برنیر صاحب کی تواریخ جلد دوم صفحہ ۸۰ اور صفحہ ۱۶۵ رامائن کے بال کانڈ میں انسانی قربانی کا ذکر درج ہے یہ سب وحشیانہ حرکتیں اور حرام خونیں وید کی تعلیم کا نتیجہ ہیں جس پر سماجی دوست چالاکی سے پردہ ڈال رہے ہیں اور بھی دیکھو ویدپرکاش نمبر ۵ جلد ۱ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۸۹۵ء دہرم سبھا جلسہ ضلع ایٹہ رزولیوشن نمبر ۳ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ چاروں وید خصوصاً یجروید میں جہاں جگ وغیرہ کرموں کا بیان ہے تذکرہ گوشت و بلدان کا درج ہے" دوستو ویدوں میں تذکرہ بلدان بوجود ہے پہر تم کیا اعتراض کرسکتے ہو مہابھارت کے پرب ۱۲ میں کہا ہے ایک راجہ جسکا نام رنت دیو تھا اوسنے جگ کیا اوس میں گائے کی قربانی ہوئی یجروید ادہیائے ۲۵ فقرہ ۳ دیکھو۔ گھوڑے کے گوشت کے ہوم میں خواہش کرتے ہیں اونکا مطلب ہی ہمکو سود مند ہے۔ رگوید اشٹک اول میں ہوم کے اعمال کیلئے گائے کی کھال چاہئے اور دیکھو آپستمبھ گرہ سوتر پرش الکھنڈ نمبر بششٹ سمرتی ادہیائے ۱۱ شلوک ۶۲ برہمن کالے ہرن کی کھال پہنے (بڑی رحم دلی ہے) چھتری ہرن کی ویش گائے یا بکری کی اور بھیڑ کی کھال ہر کوئی پہن سکتا ہے" سوامی دیانند جی نے بھی صبح و شام گوشت وغیرہ سے ہون کرنا لکھا ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء مقام بنارس صفحہ ۴۵ صفحہ ۱۷۱ میں یگیہ کے واسطے جو جانداروں کا قتل کرتا ہے وہ جائز ہے صفحہ ۳۰۲ میں جہاں جہاں گومید وغیرہ لکھے ہیں وہاں پشوؤں میں نروں کا مارنا لکھا ہے اور ایک بیل سے ہزارہا گائے حاملہ ہوتی ہیں" مہاشے جی یہ کیوں نہ کہدیا کہ مسلمانوں نے قربانی کی تعلیم ہماری کتابوں سے لے لی ہے۔ جیو رکشا کے حامیو ذرا غور کیجئے

(۱) ہون کرنے میں سینکڑوں پتنگے چیونٹیاں جلکر خاکستر ہوجاتے ہیں مگر تم کو کچھ ہمدردی نہیں۔

(۲) سماجی دوست رات کو چراغ جلاتے ہیں جس سے خصوصاً موسم برسات میں ہزاروں لاکھوں پتنگوں کی جانیں جاتی ہیں کچھ پرواہ نہیں۔

(۴) سر میں (خصوصاً استریوں کے) ہزاروں جوئیں پڑجاتی ہیں اونکی ہنسیا ہوتی ہے۔ دوستو اگر کہوگے کہ ہم لوگ اون کو مارتے نہیں زندہ چھوڑ دیتے ہیں تب بھی اونکی غذا سے اونکو محروم کرنا بیرحمی ہے۔

(۵) غلہ فروخت کرنے والے صاحبان غور کریں کہ جب غلہ جمع کرتے ہیں تو اوس میں بیشمار جیو (گھن) پیدا ہوجاتے ہیں۔ غلہ فروخت کرنے میں جیو ہنسیا ہوتی ہے۔

(۶) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۴ سطر ۳ مطبوعہ ۱۹۰۴ء دیکھو کہ درخت نباتات وغیرہ میں بھی انسانی

www.kitabmart.in

روحیں ہیں۔ پس جیو رکھشا کے حامیو تم کی نرم نرم ڈالیاں زور توڑ کر دانتوں کرنے میں تمہارا رحم کہاں چلا جاتا ہے۔ ترکاری ساگ پات کھانے میں تم لوگ کیوں بے رحم ہو جاتے ہو۔

(۷) پانی کے ہر قطرے میں ہزاروں کیڑے ہوتے ہیں تو پانی پینے میں کروڑہا جیو ہتھیا کرتے ہو

(۸) چارپائیوں میں کھٹمل پڑ جانے ہیں اونکو مارتے ہو اگر مثل نمبر ۷ کے کہو گے تو وہی جواب نمبر چار میں دیکھ لو۔

(۹) گئو ماتا کے جب کیڑے پڑ جاتے ہیں اون کو دوا کے ذریعے سے مارتے ہو تب رحم دلی کہاں چلی جاتی ہے اگر کیڑوں کو نکال کر چھوڑ دیتے ہو تو اون کی ہلاکت کے تم ہی باعث ہوتے ہو اگر دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں کرتے تب گئو ماتا کی ہتھیا پڑتی ہے۔

(۱۰) تناسخ پرست لوگ بتلائیں کہ کتا بلی شیر وغیرہ گوشت خور جانور پرمیشور نے کن کی روحوں سے پیدا کئے ہیں۔

(۱۱) انسان کے سر اور پیٹ میں جب ایک مرض کی وجہ سے کیڑے پڑ جاتے ہیں تو سماجی ڈاکٹر اوس انسان کا علاج کس طرح کریں گے۔ واضح رہے کہ بغیر اون کیڑوں کے فنا کئے ہوئے ہرگز صحت نہیں ہو گی۔ پس رحم دل لوگو سوچو کہ یا تو انسان کی ہلاکت ہو گی یا کیڑوں کی۔

(۱۲) سماجی دوست بوٹ اور فل بوٹ پہنکر تیز رفتاری سے ہزاروں حشرات الارض کی جیو ہتھیا کرنے میں رحم دلی کہاں کھو بیٹھتے ہیں۔

(۱۳) سماجی دوستو گھوڑے کو گاڑی میں چلانے سے اور تیز دوڑانے سے اور اوس کو ہنٹر مارنے سے تمہاری رحم دلی کو کچھ اثر نہیں پہونچتا ہے

(۱۴) گئو ماتا کے بچے کو جدا دور کر کے اوس کے حق کے دودہ کو خود دوہتے ہو جب تمہارا رحم کہاں چلا جاتا ہے۔

(۱۵) اگر تم جنگل میں ہو اور کوئی موذی درندہ جانور تم پر حملہ کرے اور تمہارے پاس اوس جانور کی ہلاکت اور اپنے بچاؤ کے ہتھیار کافی ہوں۔ اوس حالت میں سچ بتاؤ کہ کیا کرو گے اوس وقت بھی اگر رحم دلی کو کام میں لاؤ گے تو اپنی حرام موت کے تم خود باعث ہو گے ورنہ اوس درندہ کو تو ضرور ہلاک کر کے ہتھیا لو گے۔

(۱۶) بھوکی مکھیوں کو جب تم کھانا کھاتے بیٹھے ہو تو اُن کو اُڑا کر غذا سے محروم کر کے بےرحم
کیوں ہو جاتے ہو اگر کھانا کھاتے وقت مکھیوں کو دُور نہ کرو تو پھر رحم تمہارے مُنھ کے راستے نکلنے لگے
سماجی دوست یہ ہے تمہارے رحم کا نمونہ حالانکہ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی بحث محض گئو ماتا کی ہمدردی
اور محبت میں کرنے لگتے ہو۔ ورنہ لاکھوں بھیڑ بکریاں ذبح ہوتی ہیں۔ تم کو پرواہ نہیں ہوتی مثلاً بلیٹن
میں دیکھ لو روزانہ ایک دو درخواستیں غیر مسلم لوگ (جو اپنے کو ہندو بتلاتے ہیں۔ بلکہ سماجی دوست
ہی ایسے لوگوں کو جب حقوق حاصل کرنے کے واسطے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں تو ایسے لوگوں
کو ہندو میں شمار کر کے تعداد بڑھاتے ہیں) بکرہ کے بلیدان کی دیتے ہیں۔ اور تم کو کوئی عذر نہیں۔ بیچارے
مسلمان ہی اگر گائے کی قربانی نہ کریں اور بھیڑ بکری وغیرہ کی قربانی کریں تو تم کو کچھ عذر نہ ہو۔ کیوں جی
دوستو یہ کیا راز ہے۔ بر بنائے تناسخ ماننا پڑتا ہے کہ جانور اپنے پچھلے اعمال بھوگنے کے واسطے جانور
بنائے گئے ہیں اور مسلمان لوگوں کے پچھلے نیک اعمال اس قابل تھے کہ وہ بد اعمال لوگوں کو (یعنی گائے
بکری وغیرہ) ذبح کریں اور اُن کی روحیں آزاد کرا دیں اور گوشت کھا دیں۔ سماجی دوستو تمہارے
اصول کے مطابق تو گوشت نہ کھا دیں ترکاری وغیرہ نہ کھا دیں پانی نہ پئیں تو ایسے اصول کیسے قابل
تسلیم ہو سکتے ہیں۔ رحم دل لوگو جوتا کس کھال کا پہنتے ہو کلوں کی چرخیوں میں چمڑے کے
چرسے خرچ کرتے ہو یہ کہاں سے آویں ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر مسلمان جانوروں کا ذبح کرنا
ترک کر دیں تو یہی سماجی دوست خود اپنے ہاتھوں سے جانوروں کو کاٹنے پر مجبور ہو جاویں اور رحم کا
لفظ اپنی لغت سے نکال ڈالیں۔ رحم دلی کا ایک تازہ نمونہ انسانی قربانی کا اٹاوہ کے [illegible] کے

لہ آج شیخ مہدی حسن صاحب کے یہاں قربانی گائے کی ہوگئی۔ جسکا ذکر ہمنے نمبر ۳ میں لکھا کہ
مجسٹریٹ صاحب ضلع نے کامل حفاظت سے قربانی کرائی اتفاق وقت سے شیخ صاحب ممدوح
کی چچی کا دوپہر کو انتقال ہوگیا جو بہت عرصے سے سخت علیل تھیں اس پر غیر مسلم دوستوں نے اور اکثر
نادان لوگوں نے مشہور کیا کہ یہ قربانی کرانے کی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے۔ ایسے
ناسمجھ لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم کو ذاتی واقفیت ہے کہ وہ بی بی مرض لاحق میں مبتلا تھیں بہت
عرصے سے امید زیست ترک ہو چکی تھی طبیبوں ڈاکٹروں نے جواب دیدیا تھا۔ تیمار دار مجبور ہو

www.kitabmart.in

قتل کا مشہور مقدمہ ہے پھر بھی قربانی کرنے کی وجہ سے بے رحمی کا الزام مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے۔ بسا ادنیٰ
چیز اعلیٰ کے لئے قربان کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ افسروں کی خاطر سپاہی قربان ہوتے ہیں۔ اور
بادشاہوں کے لئے افسر اور فوجیں قربان ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب انسان اشرف المخلوقات ہے
سب جانوروں سے اعلیٰ اور برتر ہے پھر اس کی خاطر جانور قربان کئے جاویں تو کوئی ہرج اور گناہ نہیں ہے

اعتراض۔ اگر خدا نے تمہیں حکم گوشت خوری کا دیا ہو تو ثبوت دو۔

جواب۔ ؎ بے نیازی بندہ پرور حد سے گزری آگئی ۔۔ ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

جواب تو پہلے گزر چکا ہے پھر تم عربی دانی کے مدعی ہو کر اسلامی تعلیم سے ایسے بے خبر ہو سنو ان اللہ یامرکم
ان تذبحوا بقرۃ اللہ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے۔

اعتراض۔ انسان کے معنی بھولنے والے کے ہیں۔

جواب۔ ؎ برائی جو کی تم نے غیروں کی ہم سے ۔۔ ہوا حال سب آشکارا تمہارا

مہاشے جی انسان کی طبیعت میں خطا نسیان ضرور ہے لیکن اس عام اصول سے خدا کے برگزیدہ مقدس
لوگ جنکو رسول پیغمبر کہتے ہیں مستثنیٰ ہیں بالخصوص ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سنو اللہ تعالےٰ نے خود
جواب دیا ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی رسول اللہ اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتے
بلکہ جو کچھ ان کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے وہی کہتے ہیں اعتراض کا اشارہ ہم خوب سمجھتے ہیں۔ رسول اکرم کے
پاس لکھے پڑھے لوگ موجود تھے اور حضور جو کچھ وحی ربانی آتی تھی تحریر کرا دیتے تھے دیکھو وید مقدس کے
نزول کے وقت تمہارے اعتقاد کے بموجب بجز ملہمان کے کوئی اور نہ تھا اور ملہمان ان پڑھ تھے اسوقت

عاجز ہو چکے تھے۔ پھر ایسا مریض اگر مر گیا تو کوئی دقت نہیں۔ یہ وہم پرستی مسلمانوں کے
یہاں جائز نہیں۔ بلکہ قربانی کے اثر سے یہ ہوا کہ اُن بی بی کی مشکل آسان ہو گئی۔
(خدا اُن کو بہشت نصیب کرے) نافہم لوگ ہماری نہ مانو تو اٹاوہ کے سماجی ڈاکٹروں
سے اس کی تصدیق کر لو۔ اور سنو گئو کی قربانی کے روز ایک سماجی کی بہن بھی مر گئی تھی
اب کہو کیا کہہ سکتے ہو بھلا مرنا اور پیدا ہونا ایک قدرت کا کارخانہ ہے جو ہمیشہ ہر حالت
میں جاری ہے۔

www.kitabmart.in

کوئی ذریعہ ضبط تحریر کا نہ تھا اور انسان کے یعنی بھولنے والے کے تم تسلیم کرتے ہو پس مہاتمان وید بھی انسان بھولنے والے تھے۔ اسواسطے وید مقدس محفوظ عن التحریف نہیں کہا جا سکتا بقول تمہارے ویدوں میں پرمیشور نے توحید کی تعلیم نازل کی لیکن ہم کہتے ہیں کہ بمقتضاء بشریت مہاتمان وید نے بھول کر عناصر پرستی کی تعلیم جاری کی۔ دوستو ایسے اعتراضوں سے فائدہ نہ اوٹھاسکوگے انسان اُنس سے ہے اور مشتق بھی انس ہے۔ جسکا مادہ اُنس ہے۔

اعتراض۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں تمام ضروریات موجود ہیں میں پوچھتا ہوں کہ چاند کے گھٹنے بڑہنے کا ذکر کہاں ہے۔

جواب ؎ گر نبیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مہاشے جی تمام شہر میں شہرت تو یہی تھی کہ پوگندر پال جی عربی سے واقف قرآنی تعلیم میں کچھ معلومات رکھنے والے ہیں۔ مگر اعتراض یہہ کیا کہ قرآن میں گھٹنے بڑہنے کا ذکر نہیں۔ اجی مہاشے جی یہی قرآن کریم کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ اپنے مخالفوں کو ایسی ہی تاریکی میں رکھتا ہے بلکہ اون سے اوندھے بیہودے اعتراض کرادیتا ہے اور پھر اپنے جاں نثار اور شیدائی مسلمانوں کو برجستہ جواب بتلاکر مخالفوں کو شرمندہ کراتا ہے دیکھو قرآن کریم میں سب کچھ ہے اوسکا دعویٰ یہی ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ یعنی سب چیزوں کا بیان کیا گیا ہے لیکن دکھلائی اوسی کو دیتا ہے جو شفقت اور ٹھنڈے دل سے دیکھے سنو اور غور کرو۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ترجمہ۔ چاند کے لئے ہمنے منزلیں بنائی ہیں اونہیں میں پہرتا پہرتا پتلی شاخ کی طرح ہوجاتا ہے۔ پیارے ستیہ وادیو کہدو کہ سوامی جی نے یہ مقام دیکھہ نہ پایا تھا۔ مہاشے جی یہی اعتراض ہمکو دیگر وید منتر سے ایسی تعلیم دکھلادو جس میں پرمیشور نے چاند کے گھٹنے بڑہنے کا ذکر کیا ہو کہیں جواب میں چاند کی پرستش کا منتر پیش نہ کردو کیونکہ ویدوں میں چاند و سورج کی پرستش بکثرت ملے گی۔

اعتراض۔ روح کی تعریف پوچھنے پر کہدیا قل الروح من امر ربی پہر تم کیسے کہتے ہو کہ سب کچھ موجود ہے۔

جواب ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

بہتر ہوتا جو یہ اعتراض نہ کرتے قرآن کریم نے چند ہی لفظوں میں جو روح کی تعریف کردی ہے وہ

www.kitabmart.in

کسی کتاب الہامی میں نہیں ہے گویا تمہارا یہ اعتراض خود تمہارے وید مقدس اور بائبل وغیرہ پر منتقل ہو گیا
ہاں اگر ہمت ہو تو وید مقدس سے روح کی تعریف پیش کرو۔ خود عیسائی صاحبان جنکا یہ اعتراض پہلے سے
ہے اپنی بائبل کی ورق گردانی کر کے روح کی تعریف دکھلائیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روح کی ماہیت کا سوال ہوا تھا۔ اللہ تعالے نے جواب میں فرمایا قل الروح من امر
ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے کہدو
کہ روح بھی میری پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے ایک غیر مادی ہے (مادی چیزوں کے واسطے
لفظ خلق مستعمل ہے) اور تم معترضوں کو علم الٰہی سے بہت کم حصہ ملا ہے اس جواب کے سنتے ہی جو لوگ
اعتراض کرنے آئے تھے۔ خاموش رہگئے۔ پہلے تم جی بتلاؤ کہ روح کی تعریف قران کریم میں تمہاری
تمہاری کس کتاب سے لی گئی ہے۔ اللہ اللہ کیسی تعریف روح کی بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی مخلوق حادث
بالذات خدا کے حکم اور قدرت سے ظہور میں آئی ہوئی وجود و بقا میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ وید
مقدس تو اس تعلیم سے بالکل خالی ہیں۔ سوامی دیانند جی کا اعتقاد ہے کہ روحیں مرنے کے بعد ہوا میں
ٹھیری رہتی ہیں اور وایومنڈل کے ذریعے سے روح دوسرے قالب میں جاتی ہے ثبوت تناسخ
(۱۸۱) اور ارواح دوسرے قالب میں اسطرح سے جاتی ہیں کہ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ اور
پن کے مطابق سزا یا جزا پانے والا جیو جسم کو چھوڑ ہوا پانی نباتات وغیرہ وغیرہ اشیاء میں داخل
ہو کر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون (جسم) میں پڑتا ہے بھومکا صفحہ ۱۳۲۔ اور ستورج ایک
دقیق جسم ہے جو شبنم کی طرح گھاس پات پر گر کر ٹکڑے ہو جاتا ہے ستیارتھ پرکاش ہمارے وید کی تعلیم
کہ روح گویا مادی شے ہے جو پانی نباتات اور خوراک وغیرہ میں ملکر پیٹ کے اندر پہنچتی ہے۔ مگر بتلاؤ
کہ انڈوں کے اندر روح کیسے پہونچتی ہے گوبر امرود میں کیڑے پڑتے ہیں ان میں روح کیسے پہونچتی
ہے یہ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ روح کی تعریف کہاں سے سوامی جی نے پائی۔ لوگندر پال جی ذرا اس کو وید
سے مطابقت کر کے دکھلا دو ورنہ تسلیم کر لو کہ سوامی دیانند جی کی خود تراشیدہ یہ تعریف ہے۔ پہلا جب
روح شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑکر (بوجہ خفگی) ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے تو شلجم مولی لوکی وغیرہ
ترکاریاں جنمیں روح موجود ہے کھانے کے قابل نہیں رہ سکتی۔ پیارے بھائیو اب تمہارے لئے (اگر آریہ
بائی مذہب کے قول کی پابندی کرو تو) اس جہان میں دانا پانی سب بند ہے۔ ترکاری میں روح

www.kitabmart.in

درخت میں روح پانی کے قطروں میں روح تو بیرحم دل لوگ بیچارے زندہ کیسے رہیں۔

اعتراض مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں تبدیلی کچھ نہیں ہوئی۔ مگر وید میں تبدیلی ہوئی۔

جواب ۔ ے دیکھ لو دیکھی نہو جسنے بہار تربیت کسقدر ہے جوش بر آب آبشار تربیت

مسلمان کیا کہتے ہیں خدا ہی یہ فرماتا ہے وانا له لحافظون دلیل سنو حضرت رسول کریم کی حیات میں قرآن کریم کے بہت لوگ حافظ ہو چکے تھے۔ اور خود حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو لکھوا دیا کرتے تھے دیکھ لو اسوقت سے ہنوز لفظ لفظا حرف حرف حافظوں کی زبان پر ہے۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۴ میں سوامی جی بھی قرآن شریف کو محفوظ عن التحریف تسلیم کر چکے ہیں دنیا بھر کے محقق لوگ قرآن کریم کے غیر محرف ہونے کے قایل ہو چکے ہیں۔ اب وید مقدس کی نسبت سنو اور غور کرو کہ کسی معتبر ذریعے سے اب تک یہ ظاہر و ثابت نہیں ہوا خود زبان وید کی نسبت بھی اختلاف ہے نہ یہ معلوم ہوا کہ وید کتنے عرصے الہامی مانی جاتی ہیں اور اول اول الہامی قبول کرنے والے کہاں کے باشندے تھے اور ان کی اصلی زبان کیا تھی نزول وید سے قبول تک کتنا فاصلہ رہا وہ قبول کرنے والے اشخاص تعلیم یافتہ تھے یا جاہل تھے۔ انہوں نے کس دلیل سے الہامی تسلیم کیا یہ وہ امور ہیں جو آریہ سماج نے اب تک حل نہیں کیے اور نہ کر سکے دیکھو ضیاء الاسلام نمبر ۶ جلد ا صفحہ ۲۶۔ اب بتلاؤ کہ ہم کیسے مان لیں کہ وید مقدس الہامی سینہ بسینہ محفوظ عن التحریف ہیں۔ غیر محفوظ ہونے کی دلیل سن لو۔ سوامی دیانند جی سناتن دہرم مورتی پوجنے والوں کی بابت کہتے ہیں کہ یہ پوپ دغاباز فریب سے ٹھگ کر اپنے مطلب نکالنے والے صفحہ ۲۰ ستیارتھ پرکاش پر وہ سب جھوٹے ہیں۔ صفحہ ۱۸۱ یہ بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ مرگئے۔ کیونکہ وہ ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا صفحہ ۳۴۳ سوامی جی کو پانچ ہزار برسوں سے آریہ ورت میں ہر قسم کی خرابی کا ہونا تسلیم ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۶ و صفحہ ۲۷۲ و صفحہ ۳۴۴ اب منصف مزاج سماجی دوستو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرکے ہم کو بتلاؤ کہ مذہب آریہ سماج سنہ ۱۹۳۲ بکرمی میں جاری ہوا اور وید مقدس وقت نزول سے سنہ ۱۹۳۲ بکرمی تک انہیں لوگوں کے ہاتھ میں رہا اور ان کی خدمت انہیں لوگوں کے سپرد تھی بلکہ سوامی جی کو بھی وید انہیں لوگوں سے ملی تھی۔ جنکو سوامی جی پوپ دغاباز فریبی بتلاتے ہیں تو کیا کوئی شخص عقل سلیم رکھنے والا ایسی کتاب کو غیر محرف تسلیم کرے گا۔ جو ایسے وقت کی بیان کی گئی ہو کہ جب لکھنے کے کوئی ذریعہ نہ ہوں اور

www.kitabmart.in

ضخامت کی کتاب ہو کہ اوسکا حفظ کرنا حد امکان سے باہر ہو اور الہی زبان میں نزول بیان کیا جاوے
جس سے طبّان ناواقف ہوں اور پھر وہ ایسے اشخاص کے قبضہ میں ہو جنکو خود ہی دغا بازی کی
بتلایا ہو دوستو خدا کے واسطے کچھ تو انصاف کرو اور کہو کہ کیا ایسی کتاب محفوظ عن الاختلاف کہے جانے کے قابل
ہو سکتی ہے۔ ہاں صاحب ایک اور آسان فیصلہ بھی ہے کہ دنیا بھر میں جس قدر نسخے وید مقدس اور قرآن کریم کے
ہوں سب کو تلف کر دیا جاوے اور کوئی ایک نسخہ بھی باقی نہ رہے تو کوئی بڑے سے بڑا عالم فاضل پنڈت
وید مقدس کو نہیں لا سکتا لیکن قرآن کریم کو ایک ہونہار دہ سالہ بچہ (عتیق احمد خاں ولد عنایت علیخاں ساکن
محلہ کے حافظ ہیں) پھر لکھا سکتا ہے یہ ہے قرآن کریم کا محفوظ ہونا اور وید مقدس کا غیر محفوظ ہونا۔ کہو
دوستو کیا سمجھے۔

اعتراض (۱) وَمَا نَنسَخ مِن آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا
سے ظاہر ہے کہ قرآن کی آیتیں توڑی گئیں۔

جواب۔ واہ صاحب۔ ع کتاب عشق کے الٹے ورق اول سے آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اول سے آخر تک

اجی مہاراج قرآن کریم کی آیتیں چھاروں کی ٹکیں نہیں ہیں جو ٹوٹ جائیں۔ اگر لفظ آیہ کے معنی سمجھ لیتے
تو عبارت ہی سمجھ میں آجاتی۔ سنو آیہ کے معنی نشان کے ہیں۔ پھر مطلب صاف ہے کہ جب کسی نشان کو لوگ
بھول جاتے ہیں یا ترک کر دیتے ہیں تو اللہ تعالی اوس کی مثل یا اوس سے بہتر اوتار سکتا ہے جیسے توریت
کی تعلیم معدوم ہونے پر حضرت مسیح کے ذریعے سے انجیل بھیجی جب لوگوں نے اوس کو بھی مبدل اور محرف
کر دیا اور اوس کو یک قلم بھلا دیا۔ تو اپنے برگزیدہ و مقدس رسول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ
سے پہلی کتابوں سے بہتر اور اکمل کتاب قرآن مجید بھیجی جس کی حفاظت بھی اپنے ہی ذمہ لے لی۔ جیسا کہ
نمبر ۱ میں ذکر ہو چکا اصل عبارت جس پر اعتراض ہے پوری یہ ہے مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ
بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ یعنی اے پیغمبر ہم
کوئی نشان منسوخ کر دیں یا لوگ اوسے بھول جائیں تو دوسرا نشان اوس سے بہتر یا ویسا ہی نازل
کر دیتے ہیں۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لو گند پال جی کہاں آیتیں توڑی گئیں۔ اگر تمہارا
مطلب تناقض سے ہو تو قرآن کریم میں کوئی فقرہ ایک دوسرے کے متناقض نہیں ہے۔ ہاں وید مقدس میں

www.kitabmart.in

ایسی عبارت موجود ہیں بطور نمونہ سنو۔

ایک عبارت

(۱) ہے لوگو جس بے حد علم والے سرب شکتیمان جگدیش کے بغیر کبھی شدھ نہیں ہو سکتا جو قابل دیکھنے کے ہے وہ جگدیشور سب آدمیوں کی عقل اور کرموں کے سنجوگ کو یاپت ہوتا اور جانتا ہے رگوید ادھیائے اول سوکت ۴۴ منتر ۷ (یہاں صفت پرمیشور کی عالم الغیب بیان ہوئی ہے)

(۲) یجروید باب ۳۱ منتر ۳ میں لکھا ہے کہ پرمیشر کے چار حصے ہیں ایک حصے سے تمام دنیا کا کام چل رہا ہے اور تین حصے اکاش پر ہیں۔

(۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں پرماتما سب سے بڑے یعنی محیط کل ہے کل جگت کا پیدا کرنے والا جسم سے رہتا ہے اوس میں کسی قسم کا زخم وغیرہ نہیں سکتا وہ نس ناڑی کے بندھن سے بری ہے پورن ہے اوس میں کسی قسم کی خرابی نہیں آسکتی کسی قسم کی بھول یا خطا پرماتما میں نہیں ہے۔

(۴) رگوید ادھیائے اول سوکت ۱۶۴ منتر ۶ ترجمہ از ویدپرکاش نمبر ۲۰ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۹۴ء ہے پرمیشور جو یہ آپ کا بنایا ہوا بارش کا سبب اعلے اور عمدہ عمدہ چیزوں کو پراپت کرنے والا اپنی جگہ میں قائم رہنے والا آفتاب ہے۔ وہ ہم لوگوں کے لئے آکاش میں رہنے والے میگھ کو زمین

اسکے برخلاف متناقص عبارت

(۱) اے بیاہے ہوئے مرد عورت تم دونوں رات کہاں ٹھیرے تھے اور دن تمنے کہاں بسر کیا تھا تمنے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا۔ تمہارا وطن کہاں ہی رگوید اشٹک ۷۔ ادھیائے ۸ ورگ ۱۸ منتر ۲ (دیکھو یہاں پر پرمیشور اون بیاہے ہوئے مرد عورتوں کے نام سے ناواقف اون کے کھانے کے مقام سے ناواقف۔ اون کے رات کے بسر کرنے کے مقام کے ناواقف ہی)

(۲) یجروید باب ۳۱ منتر ۴ میں لکھا ہے کہ تین حصوں والا پرمیشور تمام دنیا سے جدا ہی اسکا ایک حصہ جگت میں بار بار پیدا اور فنا کے چکر میں پھنسا ہوا ہے

(۳) میرا سر سرداری ہی منہ زور ہے۔ سر کے بال اور ڈاڑہی مونچھیں چراغ کی مانند روشن ہیں بادشاہی جان ہی۔ آبحیات کی طرح میری آنکھیں خوب روشن ہیں میرے کان دور سے سننے والے ہیں (یہ سر ڈاڑہی مونچھیں پرمیشور کے کیسی)

(۴) رگوید ادھیائے اول سوکت ۱۰ منتر ۲ ترجمہ از ویدپرکاش نمبر ۳ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۹۵ء جیسے تمام دنیوی آرام اور اشیا پیدا کرنے کا سبب اور بارش کرانے والا آفتاب اپنی روشنی کو اونچی اونچی پہاڑوں کی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی تک پہنچاتا ہے

کرا دیتا ہے (اس منتر مین آفتاب کو اپنی جگہ قایم رہنے والا غیر متحرک بتلایا ہے۔

آہستہ بڑہتا ہوا اپنے محور مین گھومتا ہوا اور نیز اور لوگون کو گھماتا ہے (اس منتر مین سورج کو خود گھومنے والا متحرک اور اور لوگون کو گھمانے والا صاف طور پر لکھا ہے جو صریح متناقض ہے

ہندوؤن کے جو شاستر ہین جس کو سماجی بھی تسلیم کرتے ہین جھوٹون مین بیدائش وغاکی بارے مین سخت اختلاف ہے ایک کی بات کو ایک کاٹتا ہے دیکھو تحفۃ الہند مصنفہ مولانا عبید اللہ صاحب

اعتراض۱۹ - جب محمد صاحب مکہ سے مدینہ گئے تو ڈیڑھ برس تک یروشلم کی طرف منھ کرکے نماز پڑہاتے رہے تا یہودی مسلمان ہوجائین اور دین اسلام بڑھجاے جب یہ نہ ہوا تو وہان سے جھٹ منھ موڑ لیا یہ خدائی شریعت۔

جواب - کبھی بھولکر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا ٭ کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہین ناگوار ہوتا شنیجی تم نے کجروی کیون اختیار کی اور یہ مطلب کیون نہ سمجھا کہ یہ دونون متبرک مقامات اسلام کے نشان ہین بیت المقدس (یروشلم) سے اسلام شروع ہوکر مکہ معظمہ مین اکمل ہوگیا اور یہ دونون متبرک مقدس مقامات تا قیامت انشاءاللہ مسلمانون کے قبضہ رہین گے اب غور کرو اللہ تعالے کا مقرب بندہ نبی ہوگا جو اسکے حکم بھی فوراً مان لے اللہ فرماتا ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ اے پیغمبر یہ تحویل قبلہ برحق تمہارے پروردگار کے حکم سے ہے تم اس مین شبہہ نکرنا بہرحال خدا کے حکم سے حضرت رسول کریم نے منھ طرف کعبہ کے کیا کہ اپنی ذاتی غرض اور اپنی تجویز سے تم نے یہ اعتراض عیسائیون سے لیکر پیش کیا ہے اور سورۂ بقر کا یہ مقام تم نے مطلق نہین دیکھا یا تم کو غالباً نظر نہ پڑا کعبہ کیطرف بحکم خدا یہ بھی کہ مسلمانون مین بعض منافق لوگ ایسے بھی تھے کہ جو بظاہر ایمان لائے ہوئے تھے مگر ایمان بالقلب نہین لائے تھے اُن کی حالت بھی آزمایش تحویل کعبہ سے کھل گئی اور معلوم ہوگیا کہ واقعی [illegible]

جانے گا نہین [illegible] سے فرمان الٰہی سنو وما جعلنا

www.kitabmart.in

لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ
لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط اے پیغمبر جس قبلہ (یروشلم) پر تم تھے
ہم نے اوس کو اس غرض سے قرار دیا تھا کہ جب قبلہ بدلا جاویگا تو جو لوگ رسول کی پیروی کرینگے ہم
ان لوگوں سے الگ معلوم کرلیں جو سرتابی کرکے اولٹے پاؤں پھر جائیں (یعنی اونکی
نافرمانی سب پر خود بخود ظاہر ہوجاوے) اور قبلہ کا بدلا جانا سب ہی پر شاق گذرا اگر اللہ کی ہدایت
پائے ہوئے لوگوں پر شاق نہ گذرا مہاراج دیکھو صاف اور سیدھی معنی یہ ہیں اس میں
کہاں ہے وہ پالسی جس پر اعتراض تھا بلکہ اس آیہ کریمہ سے اعتراض کی جڑ کٹتی ہے
کیونکہ اللہ تعالے نے تحویل قبلہ مومن اور منافق کی پہچان کے واسطے کرایا جس سے نبی کریم
کی پیروی دل سے کرنیوالے مسلمان تابع حکم الہی کے رہے اور منافق لوگ علیحدہ ہوگئے
یعنی اس وقت جو لوگ کہ پیروی رسول کی کرتے تھے ان میں سے بھی مخلص بندے چن لئے
گئے اگر کسی بناوٹی پالسی کیوجہ سے یہ کام ہوتا تو ناممکن تھا کہ رسول کریم باوجود کم جماعت
قبلہ بدلتے کہ موجودہ کم جماعت میں بھی جو لوگ مشکوک ہوجائینگے اور قبلہ بدلنے سے کچھ فائدہ نہوگا پس معلوم ہوا کہ
یروشلم کی طرف نماز پڑھنے میں یہودیوں کو مسلمان کرنے کی پالسی نہیں مہاشہ جی تم نے
متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنی کیوں لئے اور اپنے گروکا قول کیوں فراموش کردیا
بڑے ہی ضدی اور متمرد عقل کے دشمن ہیں وہ لوگ جو متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنی
کرتے ہیں ایسے لوگوں کی عقل اندھیرے میں پھسکر زایل ہوجاتی ہے دیباچہ ستیارتھ پرکاش صک
تمہارے اعتراض کا جواب اللہ تعالے نے برنگ پیشگوئی اپنے برگزیدہ رسول کو خود بتلا دیا
تھا کہ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ
لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط جن لوگوں کی
عقل ماری گئی ہے وہ تو کہیں ہی گے کہ مسلمان جس قبلہ پر (یروشلم) پہلے تھے اس سے
ان کے دوسری (مکہ معظمہ کی) طرف مڑجانے کی وجہ کیا ہے (جواب سنو) ای پیغمبر
انکو جواب دینا کہ مغرب اور مشرق تو اللہ ہی کا ہے (یہ کوئی مدار کامیابی نہیں) بلکہ تقوے
اللہ کا اصل ذریعہ کامیابی ہے جس کو اپنی مصلحت سے چاہتا ہے صراط مستقیم کیطرف

www.kitabmart.in

ہدایت پاتے مین تم خوش نہ ہونا بتلاؤ کہ وہ پالسی کہان ہے جو تم نے بیان کی تم تو عربی
دانی کے مدعی ہو ان آیات قرآنی کو کیونکر نہ دیکھ لیا جس سے تمہارے سوامی جی کی ہدایت
ہی پوری ہوجاتی کہ آگے پیچھے کو نہ دیکھنے والے جدیا طن مین ہوا کا صفحہ ۵۲ دیکھو اوس قادر مطلق
علیم و خبیر کی حکمت کو کہ تم سے اعتراض کرادیا جو مدعی عربی دانی کے تھے اور ہم مسلمانون کو
بذریعہ پیشگوئی اعتراض کا جواب بھی بتادیا یہ قرآنی اعجاز ہے اب ہم بانئے آریہ سماج کی
بابتہ اس موقعہ پر لکھنے پر مجبور ہین کیسی کیسی پالسی وقت اور موقعہ دیکھ کر بدلتے رہے
پہلی پالسی یہ تھی کہ کسی کو یہ نہ بتلایا کہ سوامی جی کس شہر کے باشندے اور کس
باپ کے بیٹے تھے اخبار انگریزی مین اپنے باپ کا نام اور خاندان کے مسکن کا پتہ بتانے کی
بابتہ عذر کیا ہے دیکھو انگریزی تھیوسوفیسٹ ۱۸۷۹ء و ۱۸۸۰ء دوسری پالسی یہ تھی کہ ایک
برھمچاری کے فرقہ مین شامل ہو کر اوس سے اپنا نام شدھ چیتن رکھوایا اور اپنے کپڑے
اوس سے تبدیل کرلئے دیکھو ترجمہ تھیوسوفیسٹ مترجمہ دلیتہ رام صفحہ ۲۱ تیسری پالسی
یہ ہوئی کہ برہمانند وغیرہ ست پرشون (وہی سناتن دھرم والے جنکو خود ہی پہر پالسی
بدلکر پوپ دغاباز مکار چہوٹا ستیارتھ پرکاش مین لکھدیا) کے کہنے سے پورے یقین کے
ساتھ اپنے آپکو برہم یعنی ایشور سمجھنے لگے (دیکھو گویا اوسوقت یہ الوہیت
کے ازلی و ابدی صفت کے روح مادہ پرمیشور کے علاوہ چوتھے اقنوم تھے) سوانح
عمری مذکور الصدر صفحہ ۴۷ پر چوتھی پالسی یہ تھی کہ پرمانند سرستی ادویت بادی شنکرا
چاریہ مت کے چیلے بنے اور اونہون نے اونکا نام دیانند سرسوتی رکھا۔
(علاوہ سکونت و ولدیت کے اصلی نام بھی معلوم نہ تھا کیونکہ دیانند سرسوتی
تو اون کے استاد کا رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے) پانچوین پالسی صفحہ ۳۷ پر یہ لکھی ہے
کہ ہر مین مشہور و معروف مقامات و متبرک تیرتھون کے جاترا کے واسطے اور
اون کے درشن (مورتی پوجن کا کھنڈن کرنے والو غور کرو تمہارے سوامی جی
عرصہ تک مورت پرست رہے ہین اور تیرتھون کو متبرک بتاتے ہین) کیلئے روانہ
ہوا سمت ۱۹۱۱ کو پہلی دفعہ کنبھ کے میلے مین شریک ہوا وہان سے رشی کیش کو

www.kitabmart.in

چلا گیا پھر بدری ناراین ہونچا چھٹوین پالسی کیسی اچھی صفحہ ۵ پر لکھی ہے کہ چیدلی
کدہ مین مجھے ایسا برا عیب لگ گیا یعنی مجھہ مین بھنگ کے استعمال کرنے کی عادت
ہو گی بعض بعض اوقات اوس کے اثر سے مین بالکل بے ہوش ہو جایا کرتا تہا
(یہ پالسی متھرا والے چوبون کو قابو مین لانے کی واسطے اختیار کی گئی ہوگی جب وہ
لوگ دیانندی نہ ہوئے تو انہین کو برا کہنے لگے دوستو دیکھہ لو معلوم ہوتا ہے
کہ بھنگ کی مدہوشی مین نئے مذہب کی بنیاد ڈال دی ہے) ساتوین پالسی یہ تھی
کہ کچھہ عرصہ تک سوامی جی نے برجانند کے پاس رہکر بیاکرن پڑہا اور اپنے کو اونکا
چیلا ہونا تسلیم کرتے رہے پہر اونہین کے مذہب کو جھوٹا کہنے لگے آٹھوین پالسی
یہ تھی کہ سنہ ۱۸۷۵ء مین بمقام بنارس ستیارتھ پرکاش چھپوا کر صفحہ ۴۵ پر گوشت سے
ہوم کرنا لکھا صفحہ ۱۴۹ پر گوشت کی پنڈ کو جایز کیا صفحہ ۱۷۱ و ۳۹۹ پر یگیہ مین جانورونکا
قتل واجب تسلیم کیا صفحہ ۳۰۲ پر گوشت خوری کے لازم ہونے کی وجہ لکھی صفحہ ۴۳ و ۴۷
پر مردون کا شرادھ جایز رکہا اور صفحہ ۴۷ و ۴۸ پر شرادھ کے فائدے لکھے نوین
پالسی مسلمانون کو طرفدار بنانے کی غرض سے پلاؤ کھانے کی ہدایت لکھی ستکار دوہی
جب مسلمان دیانندی نہ ہوئے تو انکار گوشت خوری سے کر دیا دسوین پالسی مسلمانونکو
طرفدار بنانے کی غرض سے یہ تھی کہ مکتی (نجات) دائمی کے قائل ہوئے کہ نجات سے
بازگشت نہین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۹ دوستو بطور نمونہ کے دیکھہ لین اپنے
گرو کی پالسی کہ تیرتھ کو گئے گوشت خوری جایز رکھی شرادھ کو تسلیم کیا خود بر مشہور
بنے نام و پتہ چھپاتے رہے بہنگ پی کر مدہوش ہوتے رہے شدھ جین
اور دیانند سرسوتی نام دھرائے جب دیکھا کہ لوگ اس پر طرفدار نہ ہوئے تو
جھٹ آبائی عقیدہ سے پہر کر نیا مذہب قایم کرکے شہرت حاصل کی اور
رسم نیوگ قایم کرکے لوگون کو چسکے پر لگایا سماجیو سنو سوامی جی نے کیا
اچھا معیار جانچنے کا رکھا ہے کہ ایک دوسرے کی متضاد باتین
پاگلون کے بکواس کے مانند مین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۵۶ اور اون دونون

www.kitabmart.in

باتون مین سے ایک بات سچی اور دوسری جھوٹ ہونے سے دونون باتین جھوٹی مین ستیارتھ درش ۲۹۴

اعتراض - غیر قومون سے لڑنا قرآنی تعلیم ہے -

جواب - پوشیدہ جب ہو راز کہ منہ مین زبان نہو پھر بات بھی کرین تو بغیر از نقصان ہو - سماجی دوست یہ اعتراض جدید نہین ہے بلکہ اسکو بانی سماج نے بھی اسلام پر کیا تھا بارہا یہ اعتراض ہوا جوابات سے تمام کتابین بھری پڑی ہین وہی اعتراض نیا لکھکے سماجیون سے تالیان بجوائین ہان اسلام نے مخالفون سے جہاد ضرور کیا ہے لیکن کبھی از خود چھیڑ نہین نکالی تواریخ اٹھاکر دیکھو تو جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق جنگ خیبر فتح مکہ وغیرہ جس قدر لڑائیان حضرت رسول کریم کو مخالفون سے لڑنا پڑین کسی جنگ مین از خود حضور سے لشکر کشی نہین کی بلکہ کل لڑائیان استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز مین لڑنا پڑین جسکو ہر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے کیا کوئی شخص کوئی الہامی مذہب نظیر مین پیش کر سکتا ہے جس مین جہاد کی تعلیم و ترغیب عند الضرورت بھی نہو اور جس نے جہاد نکیا ہو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ جیسا جہاد اور ضرورت جہاد اسلام نے پیش کیا ہے اوسکی مثال تمام دنیا مین ڈھونڈھی نہین مل سکتی اور جو لوگ ایسی قوم اسلامی جہاد پر معترض ہے خود جس کی الہامی کتابین خونریزی کی تعلیم سے بھری پڑی ہین اسواسطے ہم قرآنی جہاد اور ویدک جہاد کا مقابلہ کرتے ہین امید ہے کہ منصف مزاج لوگ موقعہ اور وقت اور ضرورت جہاد کا لحاظ کرکے دونون تعلیمون مین سے ایک پسند کرلینگے

(۱) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ

www.kitabmart.in

فیه فان قاتلوکم فاقتلوهم کذلک جزاء الکافرین
فان انتهوا فان الله غفور رحیم و قاتلوهم حتی
لا تکون فتنة و یکون الدین لله فان انتهوا فلا عدوان
الا علی الظالمین

(٢) یا ایها النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن
منکم مائة یغلبوا مائتین و ان یکن منکم الف یغلبوا
الفین باذن الله و الله مع الصابرین۔

(٣) اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا و ان الله علی
نصرهم لقدیر۔

(٤) الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق الا ان
یقولوا ربنا الله و لولا دفع الله الناس بعضهم
ببعض۔

(٥) و ان جنحوا للسلم فاجنح لها و توکل علی الله
انه هو السمیع العلیم۔ و ان استنصروکم فی
الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق
و الله بما تعملون بصیر۔

(٦) الا الذین یصلون الی قوم بینکم و بینهم
میثاق او جاءوکم حصرت صدورهم ان یقاتلوکم
او یقاتلوا قومهم و لو شاء الله لسلطهم علیکم فلقاتلوکم فان
اعتزلوکم فلم یقاتلوکم و القوا الیکم السلم فما جعل الله لکم علیهم
سبیلا۔ ستجدون آخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلما ردوا
الی الفتنة ارکسوا فیها فان لم یعتزلوکم و یلقوا الیکم السلم و یکفوا ایدیهم
فخذوهم و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطانا

www.kitabmart.in

شیئاً (۷) الا الذین عاهدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئاً ولم یظاهروا علیکم احداً فاتموا الیهم عهدهم الی مدتهم ان الله یحب المتقین

(۸) لا ینهاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم وتقسطوا الیهم ان الله یحب المقسطین انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون۔

(۹) والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین

(۱۰) لا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق

(۱۱) خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین

(۱۲) ولا یجرمنکم شنآن قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله شدید العقاب۔

(۱۳) وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین

(۱۴) لا اکراه فی الدین فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقی لا انفصام لها والله سمیع علیم۔

(۱۵) ان تبدوا خیراً او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله کان عفواً قدیراً۔

(۱۶) وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله فان انتهوا فان الله بما یعملون بصیر۔

(۱۷) وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه مامنه ذلک بانهم قوم لا یعلمون۔

مقابل کرلی ہے نیز یہ بات خوشی دیکھنے کے قابل ہے کہ کسی مقام پر بلا ضرورت لڑنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے جہاں اجازت دی گئی ہی وہاں سخت ضرورت نہیں گر اوسیقدر جسقدر کہ مخالف لوگ

مسلمانون کے ساتھ سختی کرین جیسا طریقہ صلح کا قرآن کریم نے بتلایا ہے ایسا کوئی الہامی کتاب نہین بتا سکتی۔

قرانی جہاد

(۱) مسلمانون جو لوگ تم سے لڑتے ہین تم بھی اللہ کی راہ مین اونسے لڑو اور زیادتی نکرو (اپنے کسی ذاتی غرض پر لڑنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ جبکہ عبادت وغیرہ کو روکے جاوٗ تو اوتنا ہی لڑو جتنا وہ تم سے لڑین) بے شک زیادتی کرنیوالے خدا کو پسند نہین (اس شرط سے) لڑائی کے وقت جہان اونکو پاوٗ مارو اور جہان (تمہارے گھرون) سے تم کو اونہون نے نکالا ہے اون کو نکالدو (کیونکہ) فتنہ وفساد قتل وقتال سے بھی بڑا ہے (جسکا تجربہ تم شاہد ہے) اور مسجد الحرام (کہ معظما) کے قریب جب وہ خود نہ چھیڑین تم مت لڑنا پس اگر وہ شروع کرین تو بے شک تم بھی مارو اسیطرح کافرونکا بدلہ ہے (یہ ہے حفاظت خود اختیاری جسپر تعزیرات ہند کی منشیات عامہ شاہد ہین) اگر وہ باز آجائین تو

خدا بخشنے والا مہربان ہے اون سے

ویدک جہاد

(۱) جو وید اور وید انکول آپت پرشونکے کئے ہوئے شاسترونکا اپمان کرتا ہے اوس ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کردینا چاہیے ستیارتھ پرکاش طبع پنجم تیسرا سمولاس صفحہ ۵۲

(۲) اونشٹ پرشون کے مارنے مین قاتل کو پاپ نہین ہوتا چاہیے کھلم کھلا قتل کرے دفعات (۳۰۲ یا ۳۰۴) تعزیرات ہند کا چکر تانخ مین پہنا کر کسی دوسرے جنم کی سیر کرائینگی) چاہیے چھپ کرے

(۳) ہے سبھا اور قوم کے مالک آپ جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے جو ہمارے ساتھ عداوت کرے ہماری غیبت کرے جو ہمارے ساتھ فریب کرے اون سب کو جلا کر راکھ کر ڈالے دیانند یجر وید بھاشیہ بھومکا گوید میڈل اسوکت ۸ منتر ا دشمنون کے جتانے والے ہمکو خوب دولت عطا کیجئے منتر

۲ ... ننگ اور گھوڑے ... مرد ...

www.kitabmart.in

بیانِ جہاد

اون سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور
کل قانون خداوندی ہو جاوے (یعنی
امن قایم ہو جانے تک لڑو) اگر وہ
لڑنے سے باز آجائین تو بجز ظالمون کے
کسی پر ہاتھ نہ بڑھاؤ (کوئی شخص ایسی
ضرورت کے بھی جہاد کو منع کرسکتا ہے
سماجی دوست بھی مجرم کو سزا دینا انصاف
بتلاتے ہین تو پھر مجرمون کی حمایت
کرکے اعتراض کیون کرتے ہین کچھ تو
غور کرو کہ چند بیکس مسلمانون کی تلوارین
ضرور قوت الٰہی کام کرتی تھی جو ایک
جسم غفیر کفار عرب پر بموجب وحی
ربانی غالب آئی)

(۲) اے نبی مسلمانون کو جہاد
کی رغبت دو (مگر شرط وہی ہینگی
جو نمبر اول مین مذکور ہوئی) اگر تم
مین سو آدمی لڑنے والے مضبوط
ہونگے تو دو سو پر غلبہ پاؤ گے
اگر ایک ہزار ہونگے تو دو ہزار پر
اللہ کے حکم سے غالب آئینگے
اور اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے
(حد سے بڑھنے والون کے ساتھ
نہین)۔

ویدک جہاد

فوج کے سامان سے یقیناً دشمنون کو
شکست دین۔ منتر ۳ ہے بیحد قوت
والے ایشور آپ کی مہربانی سے حفاظت
اور طاقت کو حاصل کئے ہوئے ہم لوگ
اپنی فتح کے واسطے دشمنون کی طاقت
کو ناش کرنیوالے توپ بندوق تلوار
تیر کمان کو لیتے ہین تاکہ آپکی طاقت
کی مدد اور پورے فوجی سامان سے
دشمنون کو جنگ مین جیت لین
(چاہے قصور اپنا ہی ہو) منتر ۴ ہے
جنگ مین حوصلہ دینے والے ایشور
آپکی کرپا سے ہم لوگ ہتیارون کے
چلانے مین ہین ہوشیار بڑے بڑے
شور بیرون کے ساتھ ہوکر اور فوجی
طاقت کے ساتھ لڑنیوالے دشمنونکو
نربل کرین اور چکرورتی راج کا پالن کرین
منتر ۵۔ جو دنیا کی حفاظت کرنے والا
جو کہ اپنی مدد سے ہم کو فتح دیتا ہے
یہ اوسی کی مہما اور بل ہے منتر ۶
جو بیحد عقل والے آدمی ہین وہ لڑائی
کے لئے دشمنون کو جیتنے کے لئے
تیار ہین۔

(۴-۷) یجروید ادھیا اول منتر ۸ جو مجکو

www.kitabmart.in

(۳) جن لوگون سے دشمن لڑتے ہین اون کے مظلوم ہونے کی وجہ سے اون کو بھی اجازت ہے کہ ہاتھ اوٹھاوین بے شک اللہ اون کی مدد کرنے پر قادر ہے (دیکھو کنز بور پال جی کیسی مجبوری کی حالت مین مسلمانونکو لڑنے کی اجازت دیگئی ہے کوئی شخص ایسے ضروری حکم کا مقابلہ اپنی کتاب آسمانی سے کر سکتا ہے بیچارے مسلمانون ستائے جائیں قتل کیے جائیں جلاوطن کیے جائیں طرح طرح کے ظلم اون پر مذہبی فرائض کی انجام دہی میں ہوں۔ کیا کوئی عقلمند ہے جو ایسے ضروری اور لازمی حکم جہاد کو ناپسند کرے)

(۴) جو بیچارے بے قصور صرف اللہ تعالےٰ کو اپنا رب بتلانے پر اپنے وطن سے نکالے جاتے ہیں۔ اللہ بعض (ظالموں) کو بعض مظلوموں سے دفع کرتا ہے (یہ ہے ضرورت جہاد)

(۵) اے نبی اگر تیرے مقابل یہ کفار لوگ صلح چاہیں تو تو بھی جھک جا اور اللہ پر بھروسہ کر بیشک وہ سنتا ہے اور جانتا ہے۔ اگر کوئی تم سے مدد چاہے تو اوس کی مدد کرو مگر اوس قوم کی مقابلہ میں اون کی مدد نہ کرو جنکے ساتھ تمہاری مصالحت کا عہد ہو اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے (ایسے لوگ قابل سزا ضرور ہیں مگر) اور جسکو ہم دکھ دیتے ہیں اوسکو آپ ہمیشہ سزا دیکھو دکھیا ہی رحم دلی ہے) آپ لوگ تو مذہب والوں کو دکھ دیتے ہیں۔ اسواسطے ایسی بیچارا تہنا قبول کی)

اودیا ۲ منتر ۱۸ پرمیشور دشمنوں کو مارنے والا ہو

(۵) اے فرمانبردار لوگو تمہاری اسلحہ آتشیں وغیرہ از قسم توپ و تفنگ تیر و تلوار وغیرہ شستر مخالفوں کو مغلوب کرنے والے اور اون کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور باستحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تا کہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو

رگوید منڈل اول سوکت ۳۹ منتر ۲

(۶) میں اوس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال نہایت زور آور اور فاتح کل تمام کائنات کے راجا قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کہ جسکے آگے تمام زبردست بہادر سر اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنے والا اندر ہے ہر جنگ میں فتح پانے کے لئے عجز کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ یجروید ادھیاے ۲۰ منتر ۵۰

(۷) اے انسانو تمہارے آگنیہ یعنی توپ بندوق وغیرہ آتشگیر اسلحہ اور تیر و کمان تلوار وغیرہ ہتھیار ہری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو تم مضبوط اور طاقتور اور کارنمایاں کرنے والے ہو تم دشمنوں کی

www.kitabmart.in

دیکھتا ہے (ہاں مسلمانوں کو خونریز اور لڑاکا
بتلانے والو اس صلح کے حکم کو دیکھو اور ایسا
نرم حکم کسی کتاب میں دکھلا دو)

(۶) اپنے دشمنوں سے لڑو مگر جو تمہارے
معاہدین سے تعلق رکھتے ہوں یا تمہاری یا اپنی
قوم کے مقابلہ کرنے سے دل تنگ تمہارے پاس
آویں اون سے مت لڑو. اگر خدا چاہتا تو تم پر غالب
کردیتا. پہر وہ تمہیں مارتے پس اگر وہ تم سے نہ لڑیں
اور الگ رہیں اور تم سے صلح رکہیں تو خدا نے تمکو
اون سے لڑنے کی اجازت نہیں دی تم ایسے
لوگوں کو بہی پاؤگے کہ تم سے اور اپنی قوم سے
امن میں رہنا چاہیں گے. مگر جب کوئی فساد پر انکو
اوبھارے گا تو فوراً اون کے شریک ہو جاینگے
پس اگر وہ تم سے الگ نہ رہیں اور تم سے صلح نہ رکہیں
اور اپنے ہاتھوں کو نہ روکیں (دیکھو اعتراض
کرنے والو یہی وہ لوگ مفسد اور ظالم
خود بخود چھیڑ کرنے والے لڑنے والے ہیں اونکو
سزا دینا عقلاً ضروری ہے کہ نہیں) تو انکو
پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اونہیں لوگوں سے
لڑنے کی ہمنے اجازت دی ہے (اسی عبارت
میں سے مخالفان اسلام اخیر کے فقرے
لیکر اعتراض کرنے لگتے ہیں لیکن اگر کل
عبارت کو نظر غور سے دیکھا جاوے تو انسان

فوج کو ہزیمت دیکر اونہیں روگرداں و لب باکر
تمہاری فوج ہزاروں کارگذار نامی گرامی ہونا کہ
تمہاری عالمگیر حکومت (بحالت خواب) روی زمین
پر قایم ہو اور تمہارا حریف نابکار (زحمل ہو)
شکست یاب ہو. اور نیچا دیکھے. رگوید اشتاک اول
ادہیاے ۲ ورگ ۸ منتر ۲

(۸) اے دشمنوں کے زنے والے اجمال
لوگو دور رو بچاؤ) اصول جنگ میں ماہر بخوف
ہراس پر جاہ وجلال عزیز دار وجوان مردو تم سب
رعایا کے لوگوں کو خوش رکہو پرمیشور کے حکم پر چلو
(یہی جہاد ہے) اور بد فرجام دشمن کو شکست دیکر
لڑائی کا سرانجام کرو. (رحم دل جوان) تم نے پہلے
سدا اون میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے تم نے جوانکو
مغلوب اور روے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن
اور فولاد بازو ہوا نے زور و شجاعت سے دشمنوں کی
تیغ کرو تا کہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے
لطف وکرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو. اتہرو وید کانڈ ۲
انوواک ۱۰ ورگ ۷۹ منتر ۲

(۷) اے سلطنت کے لوگو جیسے سورج
بادلوں کو مار کر زمین پر گراکر سب کو خوش کرتا ہے
ویسے ہی تم لوگ بہی گہوڑے وغیرہ مارنے والوں
کو مار کر حیوانات کو خوش کرو. (یعنی جیسے سورج
بادلوں کا پانی زمین پر بہا دیتا ہے ویسے ہی تم بہی

www.kitabmart.in

ضرورت جہاد کا خاتمہ کر دیا ہے بلا فسادی
ظالم قاتل لوگوں سے جہاد کرنا کیوں غیر ضروری
ہے۔ دل تنگ اور صلح پسند لوگوں سے
لڑائی کا حکم نہیں ہے اور نہ خود چھیڑ پیدا کر کے
لڑنے کی ہدایت ہے)

(۷) مگر جن لوگوں سے تمہارا وعدہ ہو
اور انہوں نے وعدہ میں کمی نہیں کی اور نہ تمہارے
دشمنوں کی تمہارے مقابل مدد کی تو اونکا
وعدہ اونکی مدت تک پورا کرو (یعنی جبتک وہ
لوگ صلح پر قایم رہیں اون سے مت لڑو)
بیشک پرہیزگاروں سے خدا محبت کرتا ہے

(۸) جن لوگوں نے تم سے دینی معاملات
کی وجہ سے جنگ نہیں کی (دیکھو صرف دینی
معاملات میں جہاد ہو سکتا ہے) اور نہ تم کو
وطن سے نکالا خدا اون کے ساتھ احسان
کرنے اور انصاف سے پیش آنے سے منع
نہیں کرتا۔ بیشک خدا منصفوں سے محبت
رکھتا ہے منع ضرف اونکی دوستی سے
کرتا ہے جو تم سے دین کی وجہ سے لڑے
(نہ کسی اور وجہ سے) اور تم کو وطن سے
نکال دیا اور تمہاری دشمنوں کی مدد کی جو کوئی
اون سے دوستی لگائے گا۔ وہ ظالم بدکار ہے بھلا جی
لوگ کیوں ایسے لوگوں کی ہمدردی کرتے ہو

گو مارنے والوں کو زمین پر سلا دو (حیوان کی محبت میں
انسان کا خون بہانا کہاں کی رحمدلی ہے) رگوید منڈل
سوکت ۱۲۱ منتر ۹ (اکثر نافہم لوگ گوشت خوری کی تردید
مراد لینے میں سوا دل تو ترجمہ ہی سماجی دوستوں کا عجیب
رنگ کا کھلونا ہوتا ہے۔ دوم گوشت خوری کی تردید نہیں ہو
بلکہ گائے کو بے فائدہ نہ مارنا چاہئے جو اسلام میں بھی ہے
مگر اوس کے عوض میں سزا عقلاً درست نہیں ہے)

(۸) رگوید منڈل ا۔ اوہیائے ۲ منتر ۱۳ اسند رجوید
پرکاشک نمبر ۱ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳۰ مفسرہ کرشن لال کلیم
سکینہ ساتی کو چاہئے کہ عقل و طاقت جسم وغیرہ کی تیزی
سے دشمنوں کو منتشر کر کے اچھی طرح زمین پر گرا کر اپنے
بس میں کر کے اپنی راج کے موافق چلا دیں (دیکھو
اس کو زبردستی کہتے ہیں)

منتر ۱۱ جیسے بجلی میگ کو مار کر زمین پر گرے ہوئے پانی
سے جو وغیرہ غلوں کو بڑھاتی ہے اور ندی تالاب اور سمندر کی
پانی کو بڑھاتی ہے۔ ویسے ہی آدمیوں کو چاہئے کہ سب طرح
عمدہ گنوں کی برکھا سے رعایا کو سکھ دیں اور دشمنوں کو مار کر
رگوید پرکاشک صفحہ ۱۳۰ منتر ۳ صفحہ ۱۳۰ ہمارا ونم گن والی
دشمنوں کا ناش کرنے والے جسکی سب فوج سچے بیوپاری
سب دشمنوں کو بگھلانے والے آگ بہت جس میں پانی کچھ
جانتے ہیں اس کو دیکھ کے جیسے دیسی جانوروں کو چلاتا اور
کھلاتا ہے۔ ویسی دشمنوں کو بندھنوں سے باندھو۔

(۹) رگوید منڈل ا۔ اوہیائے ۲ سوکت ۲ منتر ۱۲

قرآنی جہاد

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ احکام کوئی بھی سختی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ بلا وجہ جنگ و جدل کا حکم کہیں بھی نہیں ہے جہاد صرف اوسوقت جائز ہوتا ہے کہ جب مسلمان لوگ اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے سے بجبر روکے جائیں اور اون کی جان و مال و عزت خطرہ میں ہو یہہ سب موجود نہوں تو جہاد بھی نہیں ہو سکتا)

(۹) جو لوگ باوجود طاقت کے غصہ کو دبا جاتے ہیں اور لوگوں کے قصوروں سے درگذر کرتے ہیں خدا بھی اون محسنوں سے محبت کرتا ہے (مسلمانوں کو لڑنے والے بتلانے والو پر مشہور تم کو ہدایت دیتے دیکھو

(۱۰) جس جان کا مارنا تم پر حرام کیا ہے اوس کو مت مارو (دیکھو کیسا صاف حکم ہے)

(۱۱) اے رسول تم معاف کرنے کی عادت رکھو اور نیک باتوں کا حکم کرو اور جاہلوں سے مُنھ پھیر لیا کرو (غور کر کے دیکھو یہہ مسلمانوں کی تعلیم درگذر کرنے اور جاہلوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے

(۱۲) تم کسی قوم کی عداوت سے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا تھا بے انصافی نہ کرنا بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو

ویدک جہاد

مندرجہ وید پرکاش نمبر ۱۶ سنہ ۹۵۶ صفحہ ۱۲ جیسے یہ میگھ سورج کی روشنی کو ڈہک دیتا ہے تب وہ سورج اوس کو توڑ کر زمین میں گرا دیتا ہے ویسے رعایا کا محافظ راجا دشمنوں کو باندھکر اور ہتھیاروں سے کاٹ کر زیر کرتا ہے اور رعایا کو دہرم کے راستہ میں چلانے کا سبب ہوتا ہے (دیکھو یہ کیسا ظلم ہے کہ دشمن کو باندھکر بھی ہتھیاروں سے قتل کیا جاوے اسلام میں کہیں ایسا بیرحم حکم نہ ملے گا)

(ایضاً) منتر ۵ صفحہ ۱۲۳ ہے سبھا ور سینا پتی جیسے سورج مینہ کو مارتا ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر برساتا ہے اور وہ سورج کے گنوں سے مرے کے سمان ہو کر زمین کے اوپر سوتا ہے۔ ویسے ہی دشمنوں کو مارے (رحم دل لوگو دیکھو)

(〃) منتر ۱ ہے ودوان تم لوگ جیسے سورج کے جن پرسو پراکرموں کو کہوں انکو میں ہی جلد کہوں جیسے وہ سب پدارتھوں کے چھیدن کرنے والے کرنوں سے سورج مینہ کو توڑ کر برساتا ہے اس بادل کے وزارت یعنی پانی کو نیچے اوپر کرتا ہوا اوس کو زمین پر گراتا ہے اور اون بادلوں کو آکاش سے گرا کر ندیوں میں بہاتا ویسے میں دشمنوں کو ماروں انکو ادہر ادہر پھینکوں اور انکو قلعہ وغیرہ سے نکالکر اپنی فوج کے ذریعے سے منتشر کر دوں۔

(۱۰) رگوید ادہیائے ۲ منڈل ۱ شوکت ۳۱ منتر ۶ وید پرکاش نمبر ۱۲ صفحہ ۱۱۹ ہے سینا پتی جو تم دہرم کیت گیہ روپی سنگرام میں تھوڑے ہی سادہوؤں سے ادہرم راستہ میں

www.kitabmart.in

اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعلیم ہے کہ کافروں کو بلا وجہ جہاں پاؤ مارو۔

(۱۳) اگر تم بدلا لینے لگو تو اتنا ہی لیا کرو جتنی تکلیف تم کو پہونچی ہو اور صبر کرو تو بہت ہی اچھا ہے (ہے کوئی آسمانی کتاب جس میں ایسے انصاف کی تعلیم عوض لینے کے واسطے ہووے۔ اسی پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے ہے۔ دیکھو جب کہ فتح ہوا کافر زیر ہوئے اور گرفتار ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے وہ کون لوگ تھے۔ وہی خونخوار ظالم جنہوں نے حضرت رسول کریم کو طرح طرح کے دکھ دیے جلا وطن کیا ہزاروں مسلمانوں کا کشت وخون جنگ میں کیا۔ غرضیکہ سب لوگ دشمن جانی تھے جو مسلمانوں کے قبضہ میں آچکے تھے اور وہ سب خوب سمجھے ہوئے تھے کہ پچھلے جرائم کی سزا ضرور قتل کی دی جاوے گی عضو عضو خوف سے تھر تھرا رہا تھا کہ حضور پرنور کے لب جان بخش سے آواز نکلی کہ ہمنے تم سب کو آج معاف کر دیا اور رہائی کا حکم دیدیا اس بات پر ہزاروں لاکھوں

جلنے والے آگ اور دشمنوں کو ناش کرتے ہو۔

(ایضاً) منتر ۲ ہے سب کو ناس کرنے والے آپ دشمنوں کا ناش کیجئے اور جنے بڑے بڑی بوجھ والی سواری کو دور دراز ملکوں میں پہونچاتے ہو اونکا ہکو اچھی طرح بودھ کرایئے صفحہ ۱۱

(ایضاً منتر ا صفحہ ۱۱) اے جب کہوں کے ناش کرنیوالے اور دشمنوں کے جلانے والے جگدیشر یا سبھا پتی (سماجی دوستو یہ خود پرمیشور البا یہ رحم کیوں ہوا غور کرو)

(۱۱) رگوید اشٹک ۱ منڈل ۱۔ ادھیائے ۲ سوکت ۲۹ منتر ۷، ویدپرکاشک نمبر ۱۰ ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۰ اے نہایت طاقتور اور دہن وان سب دشمنوں کے ناش کرنے والے جگدیشر آپ جو ہمارے انیک فصلوں یا زمین کے اناج وغیرہ بیوہار اور گھوڑے وغیرہ فوج کے انگوں میں جو زوال کا کرنے والا بیوہار ہو اوس رولانے والے خراب بیوہار کو نشٹ کر دیجیے اور جو ہمارا دشمن ہو۔ اوس دکھ دینے والے کو بھی ناش کیجئے۔ اسطرح پر ہم لوگوں کو دشمنوں سے علیحدہ کر کے سکھ دیجیے۔

(ایضاً) منتر ۴ ہے علم اور زر والے اور دشمن کو ناش کرنے والے آپ کے جو دان وغیرہ دہرم سے رہت دشمن ہیں وہ سو جاویں اور جو دان وغیرہ دہرم کے کرنے والے ہیں وہ جاگتے رہکر دشمن اور دوست میں تمیز کریں اور ہے سبھا پتی دستیا پتی تم ہزاروں اچھی اچھی گن والے گؤ اور گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ دہن ہیں ہم لوگوں کو دشمن کی فتح سے لایق کیجئے (اس منتر کی تشریح میں لاکھ کوشش کی

www.kitabmart.in

قرانی جہاد

حضور کے دست حق پرست پر مشرف باسلام
ہوئے ایسی رحم دلی کی مثال ہوئی ہے
ہوگی)

(۱۴) دین میں زبردستی کا کام
نہیں۔ گمراہی سے ہدایت علیحدہ ظاہر ہو چکی
ہے جو کوئی جھوٹے معبودوں کو نہ مانے
اور اللہ ہی پر ایمان لائے تو اوس نے
مضبوط رسی پکڑ رکھی ہے جو ٹوٹنے والی
نہیں اور اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ
جانتا ہے۔ (دیکھو جبراً مسلمان بنانے کی
ممانعت ہے)

(۱۵) لوگوں کے ساتھ بھلائی
کھلم کھلا کرو یا چھپا کر کرو یا تمہارے
ساتھ کوئی برائی کرے اور تم برائی سے
درگذر کرو کہ یہ بھی ایک قسم کی بھلائی ہے
اور اللہ بھی بھلائی کرتا ہے۔

(۱۶) مسلمانو کافروں سے
لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد نہ رہے
اور دوہائی ساری خدائی کی ہو بس اگر
یہ لوگ فساد سے باز آجائیں تو جو کچھ
یہ لوگ کریں گے اللہ اوس کو دیکھ رہا ہے
(یعنی فتنہ و فساد جب تک کریں تو شرابط

ویدک جہاد

رکھتے ہیں فوج میں نہایت طاقتور شودیر رکھنا چاہیے
جنکے خوف سے دشمن لوگ ہمیشہ خواب غفلت میں سوتے
رہیں اور ہم لوگ بیخوف ہوکر چکرورتی راج کریں۔

(۱۲) رگوید منڈل ۱۔ ادھیائے ۲۔ اشٹک ۱ شوکت ۲
منتر ۲ مندرجہ ویدپرکاش نمبر ۹ ۱۹۶۳ صفحہ ۱۱۱ جو اچھی
طرح ہتھیاروں کو حاصل کرنے والا لڑائیوں کو سینچنے
والا ہے۔ وہ استری اور پرش غلہ کو کھاتے ہوئے گھوڑوں
کی طرح اونکی وغیرہ سے جو نہایت اتم کام ہے اون کو
ہر طرح سے سدھ کرتے ہیں اور اس عمدہ کام کو دھارن کرتے
ہیں (اس میں عورتوں تک لڑنے والی لکھی ہیں)

(۱۳) ایضاً سوکت ۷، ۲ منتر ۸ ہے متحمل عالم جو دہرم
کی مریاد سے نہ ہٹے اور سب پر پورن کرپا کرنے والے آپ
جس جنگ کرنے اور دشمن کو جیتنے والے شودیر آدمی کا سنگ
کے لایق جنگ کرتا ہوتا ہے اوس کو اتم پدارتھ ہمیشہ دیا کرو
اسطرح ہم لوگ آپ کو قبول کرتے ہیں۔

منتر ۵ ہے دو دال لوگو اتم مرہم آنند کے دینے والے
بالکہ حاصل کرنے کے واسطے جنگ میں یا عمدہ علم پیدا کرنے میں
جس ظاہر سکھ ملنے والی لڑائی میں ہم لوگوں کو سب علوم کی تعلیم
دیجیے اور اس طرح ہمارے اتم مرہم دھن وغیرہ پدارتھوں
کو اچھی طرح قبول فرمائیے۔

(۱۴) ایضاً سوکت ۲۵ منتر ۴ ہے۔ حکمت شیر جیسے پہاڑ کی
رہنے کے مقاموں کو چھوڑ چھوڑ کر دلیشوں میں اڑجاتے ہیں ویسا دیکھ کر

www.kitabmart.in

قرآنی جہاد

جہاد لڑتے رہو۔ لیکن یہ لوگ فساد
سے باز آجائیں تو ان سے لڑنے
کی ممانعت ہے جو کفر و شرک
علاوہ فتنہ و فساد کے دو کرینگے
خدا نرادے گا رفع فساد ہو جانے پر
لڑائی بند ہے ایسی صاف ہدایت
ہے مگر کون دیکھے۔)

(۱۷) اور اے مشرکین میں سے
اگر کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار
ہو تو پناہ دو یہاں تک کہ وہ
اطمینان سے کلام خدا (قرآن)
کو سنے اور سمجھ لے پھر اوس کو اوس کی
امن کی جگہ پہونچا دو یہ رعایت
اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ اسلام
کی حقیقت سے واقف نہیں۔

(اس حکم پر غور کرو کہ جو شخص پناہ
مانگے اوس کو پناہ دی جاوے
تاکہ وہ مطمئن ہو اوسپر کیسے جبر کا
کچھ اثر نہ رہے۔ قرآن کریم سے
چونکہ وہ ناواقف ہے اوس کو
بھی سمجھ لیوے۔ اسلام کی خوبیاں
اوسپر ظاہر ہو جاویں۔ پھر بھی

ویدک جہاد

ہمارے مکانات کے پاس سے ڈشٹ حاسد کینہ ور لوگ دور چلے
جاویں (اس منتر کی تشریح لالہ کشن لال کرتے ہیں کہ نیک آدمیوں کو
ڈشٹ آدمی اپنے مکانوں کے پاس سے دور کر دینا چاہئے)

(۱۵) ایضاً سوکت ۱۱ منتر ۱۰ نمبر ۹۵ء وید پرکاش صفحہ ۵
ہے۔ پرمیشور ہم لوگ بڑی بڑی لڑائیوں میں اپنی فتحیابی کے لئے آپ کی
ہی التجا کرتے ہیں اور کیوں آپ ہی اس پراتھنا کے سننے کے لائق ہیں
اور آپ ہی ہمکو فتح دلا سکتے ہیں اور کل نیک کاموں میں آپ ہی ہماری
مدد کرتے ہیں۔ اور آپ ہی ہمارے حفاظت کرنے کے لئے اعلےٰ عقل عطا
کرتے ہیں (پرمیشور کو لڑائی والا لکھا ہے) منتر ا ہماری یہ سب جو
عالم فضا میں ایشر بھر رہا ہے یا جو جنگی جہاز وغیرہ کل سامان کو دشمنوں کے
جیتنے والے لوگ جو بڑی بڑی لڑائیوں میں فتح کرنے یا کرانے والے
جس میں زمین وغیرہ یعنی سب افعال سادھن اور لڑائیوں بڑی
بڑی سادھن سادھن رتھ وغیرہ ہیں جن میں اچھی طرح فتح
یا شکست ہوتی ہے جو اباشی جگت کا پالن کرنے والا ایشر اور نیز
ست پرش آدمیوں کا محافظ اور جگت کا حفاظت کرنے والا اور
اوس کا مالک اور فتح کا دینے والا ایشر اور فتح کرنے والے دھرماتما
لوگ ان سب کی صفات کو ہمیشہ بڑھاتے رہیں۔

(۱۶) ایضاً سوکت ۸ منتر ۶ جو لوگ نہایت عقیل ہیں۔ وے
جنگ میں فتح کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اور جو لوگ عقل سلیم کی خواہش
کرنے والے ہیں۔ وے اپنی اور اپنی اولاد کی تعلیم میں نہایت کوشش
کرتے ہیں۔ منتر ۷ ہے لڑائیوں میں ہمت کے دینے والے پرمیشر
آپ کو انتر جامی اشٹ دیو مانکر آپ کی کرپا سے دھرم کے بیوہاروں

www.kitabmart.in

قرآنی جہاد

وہ اگر ایمان نہ لاوے تو اوس کو اوس کی جگہ پہنچا دو یعنی صاف تعلیم ہے کہ کفار بھی پناہ مانگیں تو پہلے ان پر جبر نہ کرو کہ مسلمان ہو جاوے تب بھی اوس کو پناہ دی جاوے۔ بلکہ مذہبی اعتقاد میں وہ آزاد رہے اسلام نے کسی موقعہ پر جبراً مسلمان بنانے کی تعلیم نہیں دی یہ محض افترا مخالفان کا ہے)

افسوس ہے کہ جنکے یہاں عورتوں کی لوٹ تک موجود ہو آج وہ اسلامی جہاد پر معترض ہوں۔ رگوید میں باب کے باب تمام بھر وید جنگ و جدل کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ وید میں

ویدک جہاد

اپنی سامرتھ کے یوگ سے ہم لوگ لڑائی کرنے اور سب طرح کے شستر اور استر چلانے میں چتر اور تیز ہوں اور عمدہ عمدہ بہادر طاقتور پہلوانوں اور عمدہ عمدہ فوج کے پاہیوں کو ساتھ لے کر لڑنے والے دشمنوں کو شکست دیں اسطرح ہم اونکو جیت کر چکرورتی راج کو پراپت ہوں (جہاد سے نفرت کرنے والو یہ کیسی تعلیم ہے)

(۱۷) ایضاً سوکت ۳۰ منترہ وید پر کاشک ۹۲ء ہم لوگ بڑے بڑی لڑائیوں میں پرمیشور کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں بھی ہر طرح اوس کو یاد کر کے شجاعوں والے اور ہانی والے دیوجو کہ منگھ منڈل بنانے میں اونکی صفات کو دریا اور دنیا لئے سے جان کرتا ہے دل کے ذریعے سے سب خونریزی کے کام راج کا انجام دیتے ہیں (یہ منتر جنگ اور شرک کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے اس کے آخری فقرات کا ترجمہ لفظ بلفظ الفاظ سے کیا گیا ہے۔ واقعی ترجمہ شر کانہ ہے اوس کو ہمنے غیر مسلمہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے)

(۱۸) سینا دکش آدمی لوگ (سپہ سالار) جیسے لوہا کے گھن سے لوہے اور پاشان (پتھر) آدکوں کو توڑتے ہیں۔ ویسے ہی ادہرمی دشٹ شترؤں (دہا بادشمنوں) کے انگوں (اعضا) کو چھید بھید کردیں۔ راتن جرم آتما پرجا جنوں کے پالن میں تت پر ہوں جس سے شتروجن ان پرجاؤں کو دکھ دینے کی سامرتھ نہ ہو سکیں۔ دیانندی بھاشیہ صفحہ ۷۹۵ سوکت ۳۶، یہ دیانندی بھاشیہ رگوید صفحہ ۷۰۰۔ سبھا دکش آدمی راج پرشوں اور پرجا کے منتوں کو چاہئے کہ جس پرکار اگنی آدی پدارتھ بن آدی کو بھسم کر دیتے ہیں جسطرح آگ جنگل کو جلاتی ہے) ویسا ہی دکھ دینے والے شتروجنوں کو ناش کے لئے اس پرکار پرمن کرے۔

(۱۹) جب رعایا پرور راجہ کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کے لئے طلب کرے تو کشتریوں کے دہرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز

قرانی جہاد

جنگ کی سختی تاکید ہے
اور دشمنوں کے استیصال
اور اون کی خطرناک
سزاوں کا جسقدر سختی
اور بیرحمی کے ساتھہ حکم
ہے۔ اگر کوئی اعلے سے
اعلے ممبر سماج کا اسکا
علم رکھتا اور خوف خدا اور
انصاف کے ساتھہ غور
کرتا تو مقدس اسلامی جہاد
پر کچھہ کہنے کی جرات نہ کرتی
کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالے
نے بلا ضرورت کبھی جہاد
کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ جبر کو
منع کردیا ہے مگر ویدوں
میں بلا وجہ اور بلا ضرورت
جنگ کی ترغیب و تحریک
موجود ہے
دوستو اب تو کہدو کہ
پچھلے پنڈتوں نے اپنی
طرف سے جہاد کی تعلیم بھردی
ہے تو ہم ضرور تسلیم کرینگے

ویدک جہاد

پہلو تہی نہ کرے بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھہ جنگ کرے جس سے اپنی فتحیابی ہو
منو ۷۔ ۸۷۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۸۔
(۲۰) کسی وقت مناسب سمجھو تو دشمن کو چاروں طرف سے محاصرہ کرکے
روک رکھے اور اوس کے ملک کو تکلیف پہونچاکر چارا خوراک پانی اور ہیزم کو تلف
اور خراب کر دے منوجی ۷۔ ۱۹۵ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۱ (رحمدل لوگو بہ
یہہ کیسی تعلیم تمہارے گرو نے بتلائی ہے)
(۲۱) مطلب براری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن
کے ساتھہ اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو لڑنا چنانچہ اسی دو قسم کی بنا پر
جنگ کرنا چاہئے۔ منو ۷۔ ۱۶۴ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۵ جب معلوم ہو جاوے
کہ فوراً لڑائی کرنے سے تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری
اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کرکے وقت مناسب تک صبر کرے
جب تمام اپنی رعایا کو یا فوج کو غایت درجہ خوشحال ترقی پذیر سعادتمند جانے
اور ایسا ہی اپنے کو بھی سمجھے تب دشمن سے جنگ کریوے جب اپنی کمل قوت
یعنی فوج کو خورسند اور آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت
برخلاف اس کے کمزور ہو جاوے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے
کوچ کرے۔ مندرجہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶
(۲۲) اس آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر
نے جو جو گاڑی گھوڑا ہاتھی چھتر دولت رسد گائے وغیرہ جانور نیز عورت
(رحمدل لوگو دیکھو) اور دیگر قسم کا مال ومتاع اور گھی و تیل وغیرہ کے
کپے فتح کئے ہوں وہی اوس کو لیوے۔ لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی
چیزوں میں سے سولہواں حصہ راجہ کو دویں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۶
(۲۳) اے اگنی تو ہی عام تعریفوں کے قابل ہے اور لڑائیوں میں تو ہی

www.kitabmart.in

سراہا جاتا ہے جو تیری تعریف نہیں کرتا اوس کی فتح کبھی نہیں ہوتی دشمنوں کے پوجنے کا گھاتک تو ہی ہو اور سب سے پہلے لڑائیوں میں تو ہی پہونچنے والا ہے اور تو ہی ہمارے دشمنوں کو جیتنے والا ہے۔ ہو اسکی ہماری شکست کبھی نہ ہوگی۔ ترجمہ وید منتر اور پوتھی آریہ بھوس پنڈت دیانند جی۔

مہاراج پوگندر پال جی تمنے اندہیری رات میں دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیا اور اپنی آنکھ کا شہتیر روز روشن میں بھی نہ دیکھا بابا جو ہمارے آئینہ رکھنے کی ضرورت پڑی اب تو دیکھ لو۔ جو دہرم کو چھوڑ کر ادہرم میں پڑے اور دوسروں کو بلا جرم مارنے والے ہیں اونکو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیے یعنی پہلے مار کر بعد میں سوچ کرنا چاہیے۔ منو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴

اعتراض نمبر ۱۲ ۔ ہمنے علیگڈہ کالج کو چندہ دیا ہمیں سے لڑتے ہیں۔

جواب۔ ہے ایسے وچنے کی خدا چیز نہ دلوائے کبھی۔ ڈہونڈہ کر گھر سے نیا ول ابھی لا تیجے ہیں

پوگندر پال جی اسلامی تعلیم سنو اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ خدا کی راہ (اسلام) کی طرف لوگوں کو حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔ یہ ہے اسلامی تعلیم لڑنا جھگڑنا اسلامی تعلیم نہیں۔ اب سنو مہاشے جی تمنے کبھی علیگڈہ کو چندہ نہ دیا ہوگا۔ تم اپنے نام کی رسید اگر پیش کرو تو مبلغ ہے ہم بھی تمہارے پیش کش بطور نذرانہ دان کریں ہاں اگر تمہاری مراد دیگر ہندو صاحبان سے ہو تو علیگڈہ کالج میں نیچر پروفیسر و طلباء ہندو ہی ہیں یہ احسان کا ہے کا اور بقول سید ناصر علی کہ اتنا چندہ آپ نے نہیں دیا ہوگا جتنا کہ آپ کے ایک بھائی علی گڈہ کا چندہ ہضم کر کے کسی دوسرے جون کی سیر کو سدھارے چلے گئے۔ بھلا چندہ دینا بھی صداقت مذہب کی کوئی دلیل ہے جو سماج میں کھڑے ہو کر بیان کی جاوے۔

سید ناصر علی نے جو سات سوالات پوگندر پال جی کے پاس بھیجے یہ تھے۔

اول اگر کوئی دبرج دانا کسی عورت لام دنی سے نیوگ کرے اور اوس کے نطفہ سے اوس عورت کے لڑکی پیدا ہو تو وہ دبرج دانا اوس لڑکی سے بھوگ کر سکتا ہے یا نہیں جواب کے ساتھ وید کی شرتی سمارو ترجمہ سلیس پیش کرو

دوم آریہ کہتے ہیں کہ گذشتہ گناہوں کا پھل اس جہان میں ملتا ہے۔ مگر کیا وجہ ہے کہ آریہ ورت زمین بہشت آئین ہندوستان اور اوس کے غبار سے ورت تک لوگوں کی جان عذاب میں مبتلا رہتی ہے مگر یہود ملکوں میں

www.kitabmart.in

مثلاً افغانستان اور کشمیر وغیرہ میں ایسی آندھیاں جان کا وبال نہیں ہوتی۔ کیا وہاں کے لوگ پاک مہاپُرش اور رشی ہیں یا اسباب طبعی اس کے باعث ہیں۔ جواب کے ساتھ وید کی شرتی معہ اُردو ترجمہ بلیس پیش کرو۔

سوم کیا وجہ ہے کہ برسات میں ایک ہی شہر یا گاؤں میں اسقدر کیڑے کوڑے پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ سارے آریہ ورت کے مہاشوں اور استریوں سے تعداد میں کہیں بڑھے ہوئے ہیں جواب کے ساتھ وید کی شرتی معہ اُردو ترجمہ پیش کرو۔

چہارم وید کی شرتی کوئی معہ اُردو ترجمہ بلیس پیش کیجئے جس میں صاف طور پر لکھا ہو کہ روح مادہ انادی ہے چڑیا چڑے یا بکری بکرے کا قصہ درج ہو۔

پنجم۔ کن چیزوں کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

ششم۔ چاروں وید کامل ہیں یا ناقص اگر کامل ہیں تو ایک ہی کافی کیوں نہ سمجھا گیا۔ چاروں ویدوں کی کیا ضرورت پیش آئی۔

ہفتم۔ وید کے چاروں رشیوں کے حالات زندگی بیان اور ثابت کیجئے۔

۳ر دسمبر ۱۹۱۸ء کو سوامی جی کئے اعتراضات کے جوابات معہ مذکورالصدر سات سوالوں کے سیدنا صرعلی نے مسجد سے قلمی لکھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے سامنے مہاشہ جی کے ہاتھ میں بوقت ۱۱ بجے دن کے پہونچ گئے تھے اور ۵ بجے شام کو جبکہ سماج کا جلسہ ہوتا تھا سیدنا صرعلی نے وہ جوابات شائع کراکر مفت تقسیم کرائے

ہمارے ایک ہمعصر دوست نے تو پرچہ لے کر پھاڑ ہی ڈالا اور یہ بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا لکھا ہے (یہ ہے نمونہ تہذیب) لیکن ایک آریہ صاحب نے اس پرچہ کو لے کر اسٹیج پر سوامی یوگندر پال جی کے سامنے رکھ ہی دیا۔ اسوقت سوامی نیتا نند جی گوشت خوری کی تردید میں تقریر کر رہے تھے اور پہلے سے اعلان تھا کہ سوامی یوگندر پال جی ان کے بعد پھر تقریر کریں گے ہمارا خیال تھا کہ ضرور مہاشے جی بنام صرعلی کے سات سوالات کے جوابات میں ضرور کچھ فرمائیں گے اسواسطے ہم مسلمان لوگ بھی اشتیاق میں تھے سوامی جی کی وہ حالت اضطراری کہ جب تبع شدہ پرچہ سوامی جی نے پڑھا ہم اپنے الفاظ میں ظاہر نہیں کر سکتے وہ کیفیت کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی تھی دس منٹ کے عرصہ میں وہ اپنی جگہ چار پانچ مرتبہ ادھر ادھر

جائے قیام تک گئے اور وہاں کیا کرتے تھے یہ خدا ہی جانتا ہے یا خود سوامی جی جانتے ہوں گے مگر
لاکھ حالت کو چھپائے کوئی پر چھپتی نہیں ہے وہ غیظ کی آنکھ وہ غصہ کی نظر چھپتی نہیں۔ جب سوامی منیا نند جی
نے اپنی تقریر ختم کی اور سوامی یوگندپال جی کی باری آئی تو باوجود سردی ہونے کے اپنا کوٹ اوتار کر
یہ بیر رکید باہر سے پگڑی بھی اوتار لی اور آستین چڑھا کر پبلک کو نہایت غصہ ور آواز سے مخاطب کرکے تقریر
شروع کی جس کو ہمنے بھی نوٹ کر لیا اور بہ سلسلہ نمبر سابق ہم اون کے جوابات لکھنے سے قبل پبلک پر
اپنی رائے سے مطلع کرتے ہیں کہ یوگندپال جی کی اس غصہ کی کیفیت کا ہمنے ضرور باعث معلوم کر لیا کہ
دوپہر کو جو پرچہ اون کے ہاتھ میں غیر مطبوعہ دیا گیا تھا اوس کو سوائے اون کے چند ہمراہیاں کے اور
کسی نے نہ دیکھا تھا اسوجہ سے سوامی جی اوس کو دوپہر کی غذا کی طرح ہضم کئے ہوئے تھے اور یہ
سمجھتے تھے کہ پھر کبھی (جواب بن پڑا تو) دیکھا جائے گا۔ لیکن سید ناصر علی نے خوب ہی ترکیب کی کہ
اپنے جوابات شایع کرا کر تقسیم کر دئے۔ جس کی سوامی جی کو امید نہ تھی۔ اون کے فٹ نوٹ کی یہ عبارت
تھی۔ "یہ اشتہار قلمی آج دوپہر کو معہ سات سوالات کے جنکے جوابات یوگندپال جی سے بجانب اہل اسلام
طلب کرتے ہیں۔ خاص یوگندرپال جی کے پاس بھیجا گیا ہے۔ برہمچاری جی جب اون سوالات کے
جوابات دیں گے تو اونکا جواب الجواب علیحدہ پرچہ میں دیا جائے گا" بس سب سے پہلے اون سوالات
کے جوابات یوگندرپال جی کو دینا لازمی تھے لیکن اسوقت سوامی جی اس کے واسطے تیار نہیں تھے۔ بقول
شاعر ۔ ناوک ناز سے مشکل ہے بچانا دل کا ؛ درد اوٹھ اوٹھ کے بتاتا ہے ٹھکانا دل کا ۔
یہ بیقراری جناب جی کی سید ناصر علی کے پرچہ ہی کے باعث تھی۔ وقت تو ٹل گیا سید ناصر علی
کا پرچہ ہاتھ میں کر لیتے تو کیا کرتے۔ الہام کے (بجز جزائے عالم میں اور کسیوقت پر) قائل نہ تھے
جو بہ مجبور جوابات اون کے دل میں پرکاش کر دیتا۔ آخر سوامی جی ایک مجلد کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے تقریر
کرنے لگے اور بجائے اسکے کہ سید ناصر علی کے سوالات کے جوابات دیتے یا جواب الجواب میں کچھ فرماتے
اونہوں نے اور اور اعتراضات قرآن کریم پر جڑنا شروع کئے۔ جن کو ہمنے نوٹ کر کے
جوابات لکھے۔

اعتراض۔ ہم نے کل کی تقریر میں مسلمانوں کے واسطے کوئی بات نہیں کہی تھی مگر آج
تمام اٹاوہ کے مسلمان سنیں

www.kitabmart.in

جواب ۔ ۵ کہیں ایسا نہو تجھ پر بھی کوئی وار چلجائے۔ قضا ہٹ جا کر جھیلا یا ہوا اسوقت قاتل
مہاراج اپنی طرف دیکھو بیچارے مسلمانوں نے بھی تم کو کوئی بڑی بات نہیں کہی اور یہ بھی تم
اسقدر ناراض ہوئے اسقدر بگڑے سب۔ ناصر علی کے سوالات کے جوابات اگر امسال نہوئے تو بھی
پھر دیکھا جائے گا ابھی جلدی ہی کیا ہے ۔ آخر سماج کا جلسہ سال آئندہ بھی ہوگا۔

اعتراض ۲۲ ۔ محمد (صلعم) جو امی بے پڑھا تھا اپنے رسول کا تو بہت ادب سے نام لیتے میں
بلا دس کے لئے **لولاک لما خلقت الافلاک** کہتے ہیں اور میں جو اسقدر پڑھا ہوا ہوں گئی دل
ہوں میرے واسطے اس پرچہ اشتہار میں سفیہ لکھا ہے جسکے معنی ناداں کے ہیں

جواب ۔ مجھے تو درد ہے تیرا تجھے کیوں ہے بیدردی
میرے پہلو میں بھی دل ہے تیرے پہلو میں بھی دل ہے

جانتے جی وہ امی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے جنکے سامنے بڑے بڑے عالم فاضل فصیح
اور بلغا حکیم لائق فائق سب حیران تھے اور کسی کی مجال نہ تھی کہ دم بھی مار سکیں جن کی خود زبان عربی تھی وہ
بھی دعوے ہمتائی نہ کر سکے ہاں وہ امی رسول ایسے نہ تھے کہ کچھ جانتے ہی نہوں۔ دیکھو وہ ایسے امی
تھے کہ لکھ پڑھ نہ سکتے تھے لیکن رنگ علم الٰہی سے سر سے پاؤں تک رنگے تھے ۔ علم لدنی سینے میں
رکھتے تھے اور بفضل الٰہی سب کچھ کامل و اکمل طور پر جانتے تھے بیشک وہ لولاک لما خلقت
الافلاک کہے جانے کے مستحق ہیں ۔ تمنے کیوں اسقدر تکبر کیا ذرا تو سوچا ہوتا کہ ملہمان وید بھی امی
ان پڑھ تھے اور وہ خود ابتدائے عالم میں جوان جوان (نہ معلوم زمین سے آنکلے یا آسمان سے گرے)
تھے جنکے دل میں پرمیشور نے ویدوں کا پرکاش کیا جیسے مداری کٹ پتلی نچاتا ہے (کیا ہی اچھا
ذریعہ الہام کا ہے) سوامی جی مجھ سے ناراض نہ ہونا ٹھنڈے دل سے پوچھتا ہوں کہ تم لائق ہو جو اسقدر
بدعوی خود پڑھے لکھے ہو یا تم سے لائق اور ذی رتبہ ملہمان وید تھے اگر تم ان سے لائق بننے کے مدعی ہو تو الہام
وید کی حقیقت درہم برہم ہے اور قدر وید مقدس معلوم شد اور جو ملہمان وید تم سے زیادہ لائق فائق تھے جسکو غالباً
تم بھی تسلیم کرو گے) تو ان پڑھ لوگ تم سے زیادہ لائق جس دلیل سے قابل تعظیم ہوں وہی جواب ہمارا بھی سمجھ لو اگر
ملہمان وید کو خواندہ لکھو گے تو انکا استاد کون تھا اور وہ ابتدائے عالم میں پھر کیسے کہے جائیں گے دوست بتاؤ کہ جب
ایسے لوگ مستحق تعظیم کے تھے جنکے حالات زندگی تک معلوم نہوں پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

www.kitabmart.in

کتب سیر و تواریخ بھری پڑی ہیں کیوں تعلیم سے باور نہ کیے جاویں۔ ہاں سید ناصر علی کی صفت کہنے پر جو تم ناراض ہوتے ہو اوس کے عوض میں حضور رسول اکرم کی معمولی شخصوں کی طرح یاد کرتے ہو اس معاملہ کو ہم خدا کے حوالے کرتے ہیں وہی منتقم حقیقی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے وہ پرچہ سید ناصر علی کا ہے اور ہم اس مقام کو دیکھ رہے ہیں اور تمہاری ابتدائی دعوی سے اوس کی مطابقت کرتے ہیں تو سید ناصر علی کو بالکل بےقصور پاتے ہیں۔ مہاشے کچھ تو غور کرو کہ عربی دانی کے مدعی قرآنی تعلیم سے بخوبی واقف و ماہر ہونے کے عہدہ دار ہو کر بھی قرآن کریم پر وہ اعتراض کر دو جو قرآن کریم کے نزول کے وقت ہی میں یہودی وغیرہ کرتے تھے اسکا جواب علیم و خبیر حقیقی نے پہلے ہی دے دیا تھا تم جب قرآن کریم سے واقف تھے تو اوس بات کا جواب بھی خود دیکھ لیتے۔ بس اسی کو اونہوں نے نادانی (کہیں مجھے ناراض نہ ہو جانا) کہا۔ اور خدائے تعالیٰ بھی اس قسم کے اعتراض کی خبر دیتا ہے۔ مہاشے جی ناخوش نہ ہو۔ بتلاؤ کہ قرآن کریم نے یروشلم سے کعبہ کی طرف منہ پھیرنے کی کیا وہی وجہ بتلائی ہے جو تم نے بیان کی تھی (ہو تو ہمیں دکھلا دو ورنہ تاوان دو) اگر نہیں تو پھر ایسا اعتراض کیوں کیا اور کس کتاب سے تم نے یہ اعتراض اخذ کیا اور تم نے اپنے علم کا جو اظہار کیا وہ تم نے بدرجہا لائق فائق مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مذہبی معلومات میں مسلمان کا ایک لڑکا بھی اپنی مذہبی تحقیقات میں بہتر ہے سماجی دوست تو محض دوسروں پر حملہ ہی کرنا جانتے ہیں خود دینی کی کتابوں کی تعلیم سے بالکل بےخبر رہتے ہیں۔ سوامی جی ناراض نہ ہو۔ تم نے بھی وہی پرانے اعتراضات لے لئے ہیں جو عرصہ ہو چکا کہ رد ہو چکے ہم تمہارے گرو کا کلام سناتے ہیں کہ ہر وقت انسان کو مناسب کہ وہ شیریں کلامی کو کام میں لاوے ایڈیشن سنجری صفحہ ۲۱

اعتراض ۔ سنو مسلمانوں آج میں وہ اعتراض کروں گا جو تمام دنیا کے مولویوں سے نہ اوٹھ سکیں گے۔

جواب ۔ انسان کو چاہئے کہ چلے دیکھ بھال کر ٭ ڈھوکروں کا رہتا ہے راہ گھمنڈ میں

مہاشے جی بتلاؤ کہ ایسے اعتراضات اگر تھے تو ۲ نومبر کو کیوں نہ کیے آج کے واسطے مثل شخے بعد از جنگ کیوں اوٹھا رکھے۔ اب تم مزید اعتراضات پیش کرنے کے مستحق نہیں۔ جبتک سید ناصر علی کے سات سوالات کے جواب سے سبکدوش نہ ہو۔ یہ ہم خوب جانتے ہیں کہ تمہارے مزید اعتراضات بھی ایسے بودے اور پورانے ہیں کہ دنیا کے مولوی تو درکنار صرف اناوہ شہر کا معمولی سے معمولی مسلمان بھی جواب

دے سکتا ہے سماجی دوست مسلمانوں کی تصانیف کو بالکل نہیں دیکھتے آخر تمنے یہ غرور کے کلمات زبان کو کیوں نکالے۔

اعتراض۔ مسلمانوں کو گالی گلوچ دینے لڑنے بھڑنے کی تعلیم دی گئی ہے میں نے قرآن کو کچھ نہیں دیکھا تھا۔

جواب۔ تم مجھے ہاتھ اٹھا کر جو زبان سے کوسو۔ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ دعا کرتے ہیں قرآن کریم کی جو تعلیم مسلمانوں کو دی گئی ہے وہ سن لو۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ اَشْرَكُوا اَذًى كَثِيرًا وَاِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُورِ پ ۴ ع ۱۲ یعنی تم مخالفین اسلام سے بہت جھڑکیاں بدزبانیاں سنو گے اب اگر تم صبر اور تقوی اختیار کرو گے تو یہ کام بڑی بہادری کا ہے۔ اور سنو اُدْعُ اِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف ساتھ حکمت اور اچھا نصیحت کے بلاؤ۔ اب مہاشے جی تم کوئی وید منتر جس سے ایسی تعلیم دکھلاؤ۔ سیدنا مرزا علی نے بھی بدزبانی نہیں کی ہاں اون کے سوالات نہ ہوسکنے کی وجہ سے غصہ کرتے ہو آریہ صاحبان کی شیریں کلامی بانی مذہب سوامی دیانند جی کی کتاب ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۴ اب اپنے چیلوں کی رہنمائی کے لئے چھوڑی ہے بطور نمونہ سنو۔ سوائے خدا کے شیطان کا استاد اور کوئی نہیں ہوسکتا (معاذ اللہ) ستیارتھ صفحہ ۶۷۶ یہ تو بیوقوفی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے صفحہ ۶۷۸ مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے صفحہ ۶۷۸ بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ۔ مسلمانوں کا خدا بے سمجھ ہے صفحہ ۶۸۰ یہ صرف جاہلوں کو لالچ دے کر پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے صفحہ ۶۹۰ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے صفحہ ۶۹۱ ایسی تعلیم کنوؤں میں ڈالنی چاہیے مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کر رہا ہے۔ شیطان شیطان خدا ہے صفحہ ۶۹۶ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں صفحہ ۷۰۰ اور بھی ایسی بہت دلخراش تحریر موجود ہے۔ دیکھو تمہارے گرو کا سینہ کیسے عمدہ عمدہ الفاظ کا خزینہ تھا۔ اب اون کے چیلے لالہ گیاسی رام۔ ایم۔ اے آریہ میگزین دسمبر ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء میں فرماتے ہیں "جنکا نام تمنے بھجن رکھا ہے وہ محض علیایوں محمدیوں ہندوؤں کے بھی عقاید

www.kitabmart.in

نا درا جب حملوں کا گندے الفاظ میں مجموعہ" ہمارا وہ لیکچرار بڑا زبردست سمجھا جاتا ہے جو کہ دوسروں کے نہایت ہی پاک اور پیارے اُصولوں پر ٹھٹا اڑا کر حاضرین کے پیٹ میں بل ڈال دے کیوں نہ سوامی یوگندر پال جی نے بھی سماج میں ہنسی اڑوا کر تالیاں پٹوائی نہیں۔ اسلام نے بحث کرنے کا طریقہ بتلایا ہے وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَن مخالفوں سے مجادلہ (بحث) تو بہت عمدہ طریق سے کرو۔ سماجی دوستو دونوں تعلیموں کا مقابلہ کرکے شرم نہ کرو تو آنکھیں ہی نیچی کر لیا کرو۔

اعتراض ۲۶ - قرآن میں لکھا ہے کہ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ (وبالسنتکم) فِي سَبِيلِ اللهِ یعنی مسلمانوں خدا کی راہ میں تم لڑو کافروں سے اپنے مال خرچ کرکے اپنی جانوں کے ساتھ اور زبانوں کے ساتھ جہاد کر یعنی کافروں کو گالیاں دو۔

جواب - بات کیا جائے جب عقل کی حجت ٹھہری ؏ اس خطا پر مجھے مارا کہ خطا وار نہ تھا۔

یوگندر پال جی کو جب قرآن کریم پر دراصل کوئی اعتراض نہیں ملا تو اب دوسری ترکیب شروع کردی کہ قرآن کریم کے الفاظ کہیں سے کہیں لگا کر سماجیوں کو خوش کرنے کے لئے اور بیچارے مسلمانوں کی دل آزاری کے واسطے جملہ بنا دیا بھلا مہاشہ جی اگر تمہارا اعتراض بجا ہے تو ہم کو قرآن کریم میں لفظ بِأَلْسِنَتِكُمْ (زبان سے ہی جہاد کرو) عبارت جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ (جہاد کرو تم اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں) کے ساتھ نکال کر دکھلا دو ورنہ اتہام سے دستکش ہو جاؤ۔ سوامی یوگندر پال جی کی دل آزار اسپیچ پر تالی بجانے والو تم میں سے کوئی ہی ہے جو اس اعتراض میں سوامی جی کو سچا ثابت کر دکھائے زبانی جہاد کی تعلیم نمبرہ ۲ میں گذر گئی کہیں مسلمانوں کو گالی گلوچ بکنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں ریاض سماج سی کی ہمت ہی کہ مورتی پوجنے والوں وجینیو و عیسائیوں اور مسلمانوں کو ستیارتھ پرکاش میں کیا کچھ نہ کہہ ڈالا۔ مفصل کیفیت دیکھو مرقع دیانندی مصنفہ جناب ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

وہی تنے ہی کیا کہ اگر دھوکا دینے سے فتح ہوتی ہو تو ایسا ہی کرے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۲ اسلام نے کافروں کی بابت حکم لگایا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ پ ۵ ع ۱۶ جو لوگ ایک دفعہ ایمان لائے

www.kitabmart.in

پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں ترقی کرتے گئے ایسے لوگوں کو خدا نہ بخشے گا دیکھو اس قسم کے لوگوں کی دنیوی سزا قتل وغیرہ کا ذکر نہیں ہے مگر وید کی تعلیم سنو رگوید ادھیائے ۱ منڈل ۱ سوکت ۱۰۴ منتر ۲ تفسیر وید پرکاش نمبر ۱۱ صفحہ ۷ جو کہ پرمیشور کی سیوا دھارن کئے ہوئے سب دو یا دہرم اور پرمارتھ میں موجود ہیں وہی ہم لوگوں کے لئے سب علوم و فنون کا اپدیش کریں اور جو کہ ناستک نندک دہورت ادہرمی لوگ ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے رہنے کی جگہ سے دور چلے جاویں بلکہ اور ملکوں سے بھی دور کر دئے جاویں یعنی ادہرمی لوگ کسی دیش میں نہ رہیں اور سنو جو دہرم چھوڑ ادہرم اختیار کرے یعنی وید کا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرے اوسے بلا تامل مار ڈالنا چاہئے منو ۱۲۔ ۹۵ (اس کی سزا دیکھو تعزیرات ہند دفعہ ۳۰۲) کہو جی دہرم سنو کونسی تعلیم سے تمہاری طبیعت خوش ہوتی ہے۔

اعتراض ۲۱۔ پشو اور پسو میں تجنیس خطی تھا کر اگر آریوں کو پسو کہا جاتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ سورا اور سورہ میں تجنیس خطی ہے۔

جواب۔ ٥ ذکر نا صحا ایسی دیوانی باتیں   یہ کیا کمبخت مارا جو تجھ کو سکھو

یوگندر پال جی سور میں ہائے ہوز نہیں جو سورہ میں موجود ہے تم تو بڑے لائق فائق ہونے کے مدعی ہو۔ یہ غصہ میں علمی لیاقت کو بھی بھلا دیا ہر کوئی خواندہ سورا اس ہی سورا اور سورہ میں تجنیس خطی نہ بتائے گا۔ بھومکا صفحہ ۲۱۷ - ۲۱۸ میں سوامی دیانند جی نے ایک باب جداگانہ قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے "وید کے سوروں پر بحث" پھر آگے چلکر لکھتے ہیں "چونکہ وید کے معنی کرنے میں سور ہی کار آمد ہوتے ہیں۔ اس لئے اب اختصار سے انکا بیان کیا جاتا ہے" معلوم ہوتا ہے کہ یوگندر پال جی سورا اور سورہ میں فرق جو نہیں سمجھے وہ وید کے سوروں سے دہوکا کھاتے ہیں اور آریوں کو پسو صرف بدنام علی نے نہیں بنایا ہے بلکہ ویدوں کی تعلیم کے مطابق بذریعہ تناسخ خدا ہی نے بنایا ہے۔ لعنت پرمیشور پر کر دیا سنو جی مہاراج پر جو بتلاتے ہیں کہ سدہ ماس کا نہ کھانے والا اکیس ۲۱ جنم تک پسو ہوتا ہے منوسمرتی ادہیائے ٥ شلوک ۳۵۔ مہاشے جی ایسی لفظی گرفت سے فائدہ نہیں۔ دیکھو مناظرہ تحصیل دیوریہ مابین اہل اسلام اور آریہ صاحبان پرچہ نمبر ۲ منجانب آریہ صاحبان ۸ اگست ۱۹۰۳ء سوامی درشنانند سرسوتی نے سیپارہ ۲ سورہ بقر لکھا ہے مناظرہ مذکور صفحہ ۷ کیا کوئی آریہ حضور ملاوتی وال سوامی یوگندر پال جی اور تمام جہان کے پنڈت دیگر سماجی ثابت کر سکیں گے کہ پارہ دوم میں

www.kitabmart.in

سورہ بقر ہے لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ درشٹانند جی شاید مطلب بقرا سمجھے تھے اور گئو ماتا کی ہمدردی کی جوش میں (یعنی گائے) کو بقر لکھ دیا۔

اعتراض قرآن میں لکھا ہے کہ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں یہ شرک ہوا

جواب ؎ بس اسی خنجر پہ سفاکی کا تھا دعویٰ تمہیں ۔ تیز دستی دیکھ لی تم کر چلے گھائل مجھے

پیارے دوست پہلے قرآن کریم کی تعلیم شرک کی بیزاری کی بابت جانچ لو کہ خدائے واحد اپنی کسی صفت میں کسی دوسرے کو شریک ہونے سے کسقدر ناخوش ہوتا ہے۔ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکْ یعنی سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو اور اوس کا شریک کسیکو مت بنا۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا اور عبادت کرو اللہ کی اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت بناؤ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ بیشک خدا شرک کو نہیں بخشنے گا قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۝ کہو ان کافروں سے کہ خدا ایک ہی ہے اور میں تمہارے شرک کرنے سے بیزار ہوں قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَآ اُشْرِکَ بِہٖ اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ مَاٰبِ تم کہدو کہ مجھے اس بات کا حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اوس کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروں اوسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور میرا رجوع بھی اوسی کی طرف ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ تیرے رب کا قطعی فیصلہ ہے کہ اوس کے سوا کسی کی عبادت نہو فَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ تمہارا معبود تو ایک ہی ہے پس تم اوسی کے تابع رہو اور اے محمدؐ تم خدا ہی سے تعلق رکھنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ کیا اللہ کے سوا انہوں نے اوروں کو متولی بنا لیا ہے حالانکہ اللہ ہی سب کا متولی ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اے رسول تم کہدو کہ خدا ایک ہے وہ سب سے بے نیاز ہے نہ کسیکو اوس نے جنا نہ کسی نے اوس کو جنا اور نہ کوئی اوس کا ہمقوم ہے (جیسے سماجی دوست روح مادہ کو مانتے ہیں) غرض یہ ہے کہ ہم تمام دنیا کے مذہب اور آسمانی کتابوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ ایسی خالص و پاک و صاف توحید کی تعلیم کوئی مذہب یا کوئی کتاب دکھلائے تو جب قرآن کریم اس زور شور سے شرک کا استیصال فرماتا ہے تو کون عقلمند اس کو شرک کی تعلیم دلانے والا کہے گا۔ اب

www.kitabmart.in

وہ عبارت سنو جس پر اعتراض کرتے ہو۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۚ
قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ لَمْ يَكُن مِّنَ السّٰجِدِينَ ۱۰ ۔ اے بنی آدم ہمنے تم کو زمین میں (رہنے
اور تصرف کرنے کی) جگہ دی اور تمہاری زندگی کے سامان مہیا کیے سو تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ہمنے
تم کو (یعنی آدم کو) پیدا کیا اور تمہاری شکل بنائی پھر ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ
سب جھک گئے۔ مگر ابلیس کہ وہ جھکنے والوں میں شامل نہوا۔ اسی آیت پر سوامی دیانند جی نے
ستیارتھ میں اور دہرپال نے بھی اعتراض کیا اوسی کو یوگندرپال جی نے لے لیا جو کچھ اعتراض
اس آیت پر ہے وہ صرف لفظ سجدہ پر ہے سو اگر اپنے گرو کے قول کو پیش نظر رکھکر اس کے معنی
کرتے تو کوئی اعتراض باقی نہ رہتا۔ سنو بڑے ضدی اور شریر بلکہ عقل کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو
متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عقل اندھیرے میں بھٹککر زائل ہو جاتی
ہے دیباچہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱ ۔ اور سنو جب تک انسان مقدم موخر کو سمجھنے کی لیاقت حاصل نہ کرلے
اور منتروں (آیتوں) کے معنی اچھی طرح صاف نہ کرلے تب تک انسان اچھی طرح خوض و فکر کے ساتھ
عمدہ دلیل سے (وید قرآن) کے معنی بیان نہیں کرسکتا۔ بھومکا صفحہ ۵۲ ۔ اور یہی سنو جہاں معنی پر
غیر امکان پایا جاتا ہو۔ وہاں استعارہ (مجاز) ہوتا ہے بھومکا صفحہ ۱۰ ۔ پس جبکہ قرآن کریم نے
بڑے زور و شور سے شرک سے نفرت ظاہر کی ہے تو آیت زیر بحث میں لفظ سجدہ بمعنی عبادت
نہیں ہوسکتا بلکہ بمعنی فرمانبرداری ہوگا جیسا کہ اور مقامات پر بھی فرمانبرداری کے معنی میں مستعمل ہے وَلِلّٰهِ
يَسْجُدُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ اور اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں
میں ہیں کیا زمین و آسمان کی سب چیزیں سجدہ کرنے کو گر پڑتی ہیں۔ بلکہ وہی فرمانبرداری اور اطاعت
مراد ہے جیسے انگریزی زبان میں الفاظ ورشپ Worship اور لارڈشپ Lordship
کسقدر وسیع ہیں جو معمولاً ججوں کے واسطے بھی استعمال کیے جاتے ہیں اعلیٰ افسران کے واسطے
لفظ خداوند نعمت و ولی نعمت استعمال کرتے ہیں اور ہمنے بھی خود اپنے ہمعصر سماجی دوست کو خداوند کے
لفظ سے مجسٹریٹ ضلع تک کو مخاطب کرتے سنا ہے بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جو ایسے سنہا نام
بادشاہ سے تو خداوند کے لفظ میں کچھ شرک نہوا اور حضرت آدم صفی اللہ و خلیفۃ اللہ کے واسطے آج یہ اعتراض ہے

www.kitabmart.in

کاش کہ ہمارے دوست یوگندر پال جی کو حضور ملک معظم جارج پنجم کے سامنے پہونچنے کا اتفاق دہلی دربار
سنہ ۱۹۱۱ء میں ہو جاوے پھر دیکھو سوامی کس کس طرح جھک جھک کر فرمانبرداری کا اظہار کرنے میں جھکتے ہیں
دستو یہی وہ سجدہ فرمانبرداری کا تھا۔ اب آیت کے معنی صاف ہوگئے کہ ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو
مطیع فرمان بردار ہو جاؤ۔ سوائے ابلیس کے سب مطیع و فرمانبردار ہو گئے اور وہ فرمانبرداروں میں سے
نہوا یعنی وہ نافرمان ہو گیا" اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ یعنی وہ مغرور ہو گیا۔
حالانکہ محض ناچیز مخلوق تھا اور حضرت آدم اشرف المخلوقات وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ
اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہمنے انسان کو بہت ہی خوبصورت اور سڈول پیدا کیا ہے اسیو جسے اللہ فرماتا
ہے کہ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِنَ
الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۝ اور ہمنے بنی آدم کو بزرگی دی ہے
اور اوس کو بحر و بر میں سوار کیا اور پاک چیزیں اوس کے کھانے کو دیں۔ اور اپنی مخلوقات پر دیکھو فضیلت
دی جب حضرت آدم سب مخلوق سے افضل تھے تو پھر اونکا مطیع و فرمانبردار کم درجہ کے مخلوق کو ہونا
لازمی تھا اسواسطے ابلیس گھمنڈ کے سبب سے نافرمان کافروں میں سے ہو گیا اب کیا اعتراض رہ گیا ہے
بفرض محال یوگندر پال جی کی صرف خاطر سے ہم سجدہ کے معنی وہی لے لیں جو خود وہ اپنے دل میں
سمجھے ہوئے ہیں تب بھی شرک نہیں ہو سکتا جیسا کہ ہمنے ابھی ثابت کر دیا ہے کہ حضرت آدم کو اللہ
نے کل مخلوقات پر شرف دیا تھا پھر بھی ہر مخلوق کو ہر حکم میں اپنے خالق و مالک کی فرمانبرداری کرنا
چاہئے اس کی تمثیل سن لو کہ اگر کوئی شخص کسیکو تازیانہ سے مضروب کرے تو وہ دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند
کا مجرم ہے۔ اگر کوئی شخص کسیکا گلا باندھکر لٹکائے اور اوس کو ہلاک کرے تو دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
کا مجرم ہے پس کیا یہی دفعات اوس شخص کو بھی مجرم بنا سکتے ہیں جو ایک عدالت کے حکم سے کسی شخص کے
تازیانہ لگائے یا بحکم عدالت سشن جج بہادر یا بحالی حکم ہائی کورٹ پھانسی لگا کر کسی کو ہلاک کرے
بہرحال ایسے ہی خدائے بزرگ کے حکم سے جو فعل ہو وہ بھی شرک کا نہیں کہا جا سکتا۔ اسپر اگر وہ پوچھیں کہ خدا نے
یہ حکم کیوں دیا سو اللہ تعالیٰ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ دلوں سب کے دل کی باتیں جاننے والا ہے

۱؎ سوامی پنڈت تو دستور ہی سے پاؤں چھوتے ہیں۔ پالاگن مہاراج ہوتی ہے۔

وہ خوب جانتا تھا کہ اس ناری مخلوق (شیطان) کے دل میں غرور و نخوت ہے اوس تکبر کو ظاہر
ظاہر کرنا مقصود تھا کبھو کی حجت رہی شرک کے متعلق ہم تم کو دکھلاتے ہیں اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳
انو واک ۴ منتر ۲۳ پرماتما کے اوس خزینہ قدرت کو جس کی دیوتا حفاظت کرتے ہیں کون جان سکتا ہے
پھر منتر ۲۷ دیکھو کہ تینتیس دیوتا اوس پرماتما کے تقسیم کیے ہوئے فرائض کو پورا کر رہے ہیں۔ یا اوس کی قدرت
کے جزوی مظہرات ہیں جو لوگ اوس برہم یا محیط کل ایشور کو پہچانتے ہیں وہی اون تینتیس دیوتاؤں کو
جانتے اور اون کو اوسی ایک برہم کے سہارے قائم مانتے ہیں پھر غور سے سنو کہ پرمیشور کس کس کو
منہ (سجدہ) کراتا ہے یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۶ سجدہ ہو سانپ ہر ایک کو جو زمین پر چلتا ہے اور
جو آکاش میں اڑتا ہے اور جو آسمان میں رہتا ہے۔ ان سب کو غرضکہ ہر قسم کے سانپوں کو (منہ سجدہ)
ہو پھر دیکھو یجروید سولہواں ادھیائے منتر ۲۸ کتوں کو سجدہ کتوں کے پالنے والوں کو سجدہ ڈرانے
والوں کو سجدہ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو سجدہ نیلی گردن والے کو سجدہ یعنی پرمیشور
ان سب کو سجدہ کراتا ہے۔ کہو دوستو کیسے پرمیشور نے سجدے کرائے اگر کوئی تاویل کروگے تو
پھر یہ تمہارا اعتراض ہی کافور ہو جاوے گا اور دیکھو یجروید ادھیائے سوم منتر ۵ میں لکھا ہے کہ اے
ایشور یہ آسمان میں سورج کی طرح اچھے اچھے اوصاف سے پھیلی ہوئی زمین کی طرح ظاہر
پوشیدہ کروں رہنے والے عالم لوگ جہاں یگ کرتے ہیں یا زمین کے پرشٹ کے اوپر زمین
آسمان۔ دو تھا جو وغیرہ سب اناجوں کو کھلانے والی آگ کو استھاپن کرتا ہوں اپنی دل ٹھنڈا
ہوا ہو تو ادرسو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۴ عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہئے باپ بھائی خاوند اور
دیور ان کی عزت کریں اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ ایڈیشن سنجری صفحہ ۲۸ ماں باپ سچا استاد
اور درویش ان سب کی پوجن کرنے کی ہدایت ہے۔ کہو جی دوستو یہ شرک ہے یا وہ تھا سب کی
سراسر ہٹ اور اپنی بیجا خود ستائی بے تمیز آدمیوں کی باتیں ہیں۔ ستیارتھ صفحہ ۲۰۵ اور ہر ایک
آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اپنے ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے صفحہ ۴۰۵

اعتراض ۲۹ قرآن کی سورہ اعراف میں ہے۔ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ
نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ
اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ۔ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ

www.kitabmart.in

اس عبارت پر ہمارے اعتراض سنو۔

(الف) یہ شیطان کے منہ سے اگر نکلے ہوئے جملے ہیں تو دعویٰ قرآن کلام اللہ ہونے کا غلط ہے۔

(ب) خدا نے خود شیطان کو (نعوذ باللہ) بہکایا اور لوگوں کو بہکانے کی اسے مہلت دیدی

جواب۔ یہ چاہا ہے اور دل راحت طلب کہ نا شاد ماں ہو کر بہ زمین کو کہ جاناں رنج دے کی آسمان کو

اے پُر گفتار بال جی شیطان کی حمایت پر خدا کو بھی بھول گئے اور کلمات ناشائستہ یہ مثل ہے گردن کو

نکال بیٹھے آیات زیر بحث کے ترجمہ پڑھ کر کے پیچھے غور کر کے کچھ بھی سمجھتے تو مطلب حاصل ہو جاتا۔ مگر تم نے

اسقدر کج رفتاری اختیار کی ہے کہ سیدھا راستہ بہت دور چھوٹ گیا ہے پہلے شیطان کی حالت و ماہیت

سمجھ لو پھر اپنے جوابات لینا۔ شیطان ایک ناری وجود جنات کی قسم میں سے ہے اس کی پیدائش

ناری لطیف ہے اس لئے نظر نہیں آتا جیسے روح نظر نہیں آتی ہوا نظر نہیں آتی بلکہ اور بھی بہت

ایسی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتیں مگر ان کے وجود سے انکار دانشمند لوگ نہیں کر سکتے شیطان کے

لغوی معنی باطل اور دور از فلاح و خیر ہیں اسکا نام ابلیس بھی ہے جو بلس سے ہے جسکے معنی ناامید و مکار

ہیں شیطان میں بہ نسبت دیگر ناری اجسام کے مادہ دخانیہ زیادہ ہے اسواسطے وہ شر کو جلدی قبول

کرتا ہے اور نیکی سے دور بھاگتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ کان من الجن ففسق عن امر

ربہ وہ (شیطان) جنات میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نکل بھاگا یعنی اللہ کے حکم کی

نافرمانی کی سماجی فرقہ کو دوسروں پر اعتراض کرنے کو چل دوڑے لیکن دیدوں میں اسی کو راکشش

کہا گیا ہے اور اس سے بچنے کے لئے اگنی سے مدد مانگی ہے۔ غور سے سنو شیطان کا ذکر موجود ہے

رگوید منڈل اول سکت ۲۷ ۔ اگنی راکشش (شیطان یا ابلیس) سے ہم (ہمیں) یاہی (محفوظ رکھ۔ دیکھو

اسی کو ابلیس کہا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں دیدوں میں اسر (شیطان) کہا گیا ہے ذرا ویدپرکاش

نمبر ۱ اپریل ۱۹۴۲ء صفحہ ۷ پر منتر ۸ سوکت ۵ منڈل ۱۔ رگوید کی تفسیر میں نفاق کی بابت لکھا ہے "دیکھئے

جب کبھی کسی سوسائٹی یعنی سماج یا کمیٹی میں اس ابلیس صفت نے دخل کیا پھر وہ سبھا اپنا کام

انجام نہیں دے سکتی" اسی طرح سے تقریباً کل دنیا کے مذاہب ابلیس کے وجود کو مختلف الفاظ

میں اپنی اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہیں پھر اسلام ہی پر مذاق کیوں اڑایا جاتا ہے۔ اب واقعہ ابلیس

ملعون کا صاف سمجھ میں آئے گا۔ سنو۔ (الف) سوامی جی پہلاد ہو کا تو تم نے یہ کہا یا کہ قصہ

www.kitabmart.in

آدم و ابلیس کو قرآن کریم کے نزول کے وقت کا سمجھ لیا حالانکہ یہ واقعہ ابتدائے عالم کا تھا جس کو نزول قرآن پر اللہ تعالےٰ نے اوس ابتدائی نافرمانی شیطان کو اپنی زبان میں دوہرایا ہے اور اپنے بندوں کے واسطے اپنے احکام کی پابندی کی تاکید اکید کے واسطے شیطان کے مغرورانہ نافرمانی کا اظہار کیا۔ تو اوس سے کیا نقص ہوا۔

(ب) قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ شیطان نے کہا کہ جیسی تو نے میری راہ ماری ہے میں بھی تیرے سیدھے راستہ پر بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں گا اس عبارت میں وہ لفظ کونسا ہے جسکا مطلب یا معنی یہ ہوں کہ خدا نے شیطان کو بہکایا۔ مہاشے جی شیطان کا یہ کہنا کہ مجھے خدا نے بہکایا یہ اوس کا خیال تھا۔ خدا نے اوس کو ہرگز نہیں بہکایا۔ بہکانا اوسے کہتے ہیں کہ واقعی امر کے خلاف کوئی بات کہکر کرائے یہاں یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے صاف حکم فرمانبرداری حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کو دیا۔ جس سے اوس نے قطعی نافرمانی کرکے غرور کیا دیکھو تمنے عبارت کے پہلے جملے کو چھوڑ دیا تھا۔ جو اس کے عین ماقبل واقع ہے یعنی جب اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق سب نے فرمانبرداری حضرت آدم کی قبول کرلی اور ابلیس نے نہ کی تو اللہ تعالےٰ نے اوس کو ملزم ٹھیرا کر اوس سے فرمایا قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ (فرمایا کہ اے ابلیس ہمنے تو تجھے آدم کی فرمانبرداری کا حکم دیا پھر تجھکو فرمانبرداری کرلینے سے کون چیز مانع ہوئی (یعنی تو نے حکم عدولی کیوں کی ہمنے تجھکو پیدا کیا تو محض ایک ناچیز ہے پھر ہم خالق پروردگار ہوکر حکم دیں اور تو نہ مانے اس کی کیا وجہ) میرے پیارے دوستو ابلیس ملعون اس فرمان پر نادم نہوا شرمندہ نہوا۔ معافی نہ چاہی۔ خوشامد نہ کی کیونکہ اوس کو تو غرور تھا سرکشی اوس کی طبیعت میں تھی نافرمانی کی آگ اوس کی رگ رگ میں شعلہ زن تھی (معاف کرنا۔ مہاشے جی تم کو بھی سید ناصر علی صاحب کا یہ دیکھکر کیسا غرور آیا کہ آستینیں چڑھا کر پگڑی پھینک کر کوٹ سر پر اوتار کر رکھا اور اپنے علم و کمال کا اظہار کرکے تمام دنیا کے مولویوں کو چیلنج دیدیا) فوراً گستاخی سے جواب کیا دیا قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ (کیونکہ) خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ وہ بولا کہ میں (اسکا فرمانبردار کیوں بنوں) میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ مجھکو تو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اوس کو صرف مٹی سے۔ پیارے دوستو غور کرو اوس مردود ازلی کے جواب پر کہ نادم ہونے کے عوض اپنی پیدائش کا غرور کرکے

اور اپنے زعم باطل میں آگ کو مٹی سے افضل سمجھا افضل تو وہی ہوگا جو خدائے برتر کی نظر میں بہتر ہو
وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ خداوند عالم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اُسے
شرف وبزرگی دی تھی۔ اسواسطے اس معبود نے فرمانبرداری آدم علیہ السلام کا حکم دیا جس کو اوس نے
نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ
اِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ۔ فرمایا کہ دور ہو یہاں سے اور تیری حقیقت وہی ہی نہیں کہ یہاں رہکر
شیخی مارے۔ بس تو ایک ذلیلوں میں سے ہے بھولے بھالے اعتراض کرنے والو کیوں ایک نافرمان
کی طرفداری کر کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا الزام لگاتے ہو اور کس فقرہ سے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا نے اس
مردود کو بہکایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہیں بہکایا بلکہ وہ خود (اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
الْكَافِرِينَ۔ وہ تو اپنے تکبر اور نخوت کی وجہ سے کافر ہو گیا) جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مردود
بارگاہ کردیا تو اب اوس کو اپنے ہمجنس اور مرید بنانے کی سوجھی گویا وہ ظاہر کرتا تھا کہ قیامت تک
مجھے مہلت ہو تو میں دکھلا دوں کہ یہی حضرات انسان میرے تابع ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے
انسان کو عمل نیک و بد میں فاعل خودمختار بنایا ہے اسواسطے قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ
جس دن لوگ اوٹھائے جاوینگے اوس دن تک کی مجھے مہلت دے قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ
حکم ہوا کہ اچھا تجھے مہلت دی گئی جو تیرے دل میں بیہودہ ارادے ہیں تو دیکھ لے جو تجھسے ہو سکے کر اس میں
نہ کسی کو مجبور کیا گیا ہے اور نہ شیطان کو کوئی قابو بہکانے کا دیا گیا ہے۔ برخلاف اسکے اللہ تعالیٰ نے
مکر شیطان سے لوگوں کو ہوشیار کردیا ہے انسان جب فاعل خودمختار ہے تو جو نیکی کرے گا جزائے
نیکی پائے گا اور جو شیطان کی پیروی کرے گا اوس کو سزا ملے گی گویا شیطان کی مہلت سے بندوں پر
کوئی اثر نہ پڑا قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ شیطان بولا کہ اے
رب میرے بسبب اس کے کہ تو نے مجھے غوی ٹھیرایا ہے۔ میں بھی تیرے سیدھے راستہ پر بنی آدم
کی تاک میں بیٹھوں گا کوئی لفظ نہیں جسکے معنی ہوں کہ خدا نے گمراہ کیا ہے۔ بہرحال شیطان کے کہنے
ہمارے حجی کو کیوں اعتبار آگیا وہ بھی یہ کہتا ہے کہ اے پروردگار تو نے مجھے گمراہ ٹھیرایا ہے میں بنی آدم
کی تاک میں رہونگا۔ لیکن واضح رہے کہ شیطان کا گمان ہی گمان تھا نیک کار بندوں پر اسکا کچھ اثر نہیں
ہے سنو اللہ نے فرمایا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ اے شیطان میرے

www.kitabmart.in

نیک بندوں پر تیرا کچھ زور نہ ہوگا۔ اب بتلاؤ کہاں خدا نے شیطان کو بہکایا اور شیطان نیک بندوں کو کب
بہکا سکتا ہے اصل بات یہ نکلی کہ نیک بندے کبھی شیطان کے داؤ پر نہیں چڑھ سکتے اون کو ہمیشہ تحریک نیکی کی
رہے گی اور بدکار لوگ بدی اور شیطنت سے باز نہ آئیں گے اچھے لوگوں کو نیکی کی تحریک ہوتی ہے دیکھے
لوگ کو ابلیس شیطان کہتے ہیں یہ اصول وید میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ رگوید اشٹک ۱۔ ادہیائے ۴ ورگ ۱۸
منتر ۲ میری یہ اشیرباد (دعا) انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور نیک خصال ہیں نہ ان کیلئے
جو رعیت کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں میں بدکردار ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا۔ دیکھو انہیں
بدکردار ظالموں کو قرآنی اصطلاح میں اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (شیطان کے بھائی بند) کہا گیا ہے حاصل
کلام یہ ہوا کہ خدا نے ابلیس کو نہیں بہکایا بلکہ بسبب نافرمانی کے اوس کو غوی قرار دیا۔ شیطان کو گمراہ کرنیکو
پیدا کیا اور نہ انسان پر اوسکا تسلط ہے اللہ نے اپنے فضل سے انسان کو اپنے پاک کلام میں کھلی
کھلی ہدایتیں سمجھیں اور شیطان کی حالت سے بندوں کو خبردار کر دیا۔ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ
ضَعِیْفًا تحقیق کہ شیطان کی تدبیریں سب بودی ہیں مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ
شَیْطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ یعنی جو شخص خدا کی یاد سے آنکھ چرائے ہم اوس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے
ہیں پس اوسکا ہمنشین ہو جاتا ہے دیکھو کیسی صاف بات بتائی گئی ہے کہ جو شخص خدا سے سرتابی کرتا
وہ شیطان کا دوست ہو جاتا ہے گویا اوس کو خدا سے پھر جانے کی وجہ سے بدی کی تحریک ہوتی ہے مثال
سن لو کہ جب چور چوری کو چلتا ہے تو وہ چونکہ خدا کی راہ مستقیم سے دور ہے۔ لہذا تائید شیطانی اوس کو
ہوتی ہے وہ نقب لگانے اور مال چرانے میں کامیاب ہو جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کو شیطان
اپنے رنگ میں رنگین کرتا ہے جو خدا کو چھوڑ کر اوس کی بات مانتے ہیں۔ وہ نہ لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ
اِلَّا عِبَادَکَ الْمُخْلَصِیْنَ۔ شیطان نے جب کہا کہ میں ان سب کے بہکانے میں کوشش کرونگا
مگر (اے خدا) تیرے خالص بندے میرے قابو میں نہیں آسکتے بات تو صاف ہے مگر کوئی خود نہ سمجھے تو
علاج کے قابل مرض نہیں خدا بھی فرماتا ہے کہ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ
مِنَ الْغٰوِیْنَ میرے نیک بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں ہے بجز اون لوگوں کے جو گمراہوں میں تیرے
پیچھے ہو جاویں (سماجی دوستو اور بھی غور سے سنو) اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ہُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ

www.kitabmart.in

بلاشبہ اون لوگوں پر شیطان کا قابو نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں بلکہ تسلط اسکا اونہیں لوگوں پر ہے جو اوس (شیطان) سے محبت رکھتے ہیں اور خدا کے شریک ٹھہراتے ہیں ان کا نعبد والشیطن اللہ لکم عدو مبین ۰ اس کے بس میں مت آؤ اس کی اطاعت مت کرو وہ تمہارا صریح دشمن ہے خداوند عالم نے صاف صاف شیطان سے پرہیز کرلنے اور نیک اعمال بجالانے کی ہدایت کردی اور بندوں کو عبرت دلادی اور ڈرا دیا لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین ۰ اے شیطان بنی آدم میں سے جو تیری پیروی کرے گا ہم بلاشبہ اون سب سے جہنم بھر دینگے۔ یٰبنی ادم لا یفتننکم الشیطن۔ اے بنی آدم کہیں شیطان تم کو بہکا نہ دے کیسی کھلی ہوئی نصیحت ہے خدا کی طرف سے جبر نہیں ظلم نہیں وہ نیکی کے متلاشیوں کو نیکی کی توفیق دے کر جزا کا وعدہ کرتا ہے اور برائی کے طرفداروں کو توفیق ہدایت سے محروم رکھتا ہے۔ آؤ پیارو ہم وید مقدس اور قرآن کریم کو اس اصول میں متفق دکھلادیں۔ رگوید بکٹ ۲ منتر ۲ ہے۔ اے بے عیب انسان (لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہمنے انسان کو سڈول پیدا کیا ہے) اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو تعریف کی قابل اور قبول کرنے کے لائق ثروت ہے اوسی میں تیرے لئے یقیناً بدلہ اعمال دیتا ہوں (وتوفی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون ۰ یعنی ہر انسان کو اوس کے عمل کی پوری جزا دی جائے گی اور اون پر ظلم نہ ہوگا) اور عیب والوں کو اس ثروت سے محروم رکھتا ہوں (واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔ اللہ تعالیٰ اون لوگوں کو جو فسق و فجور اختیار کرلیں توفیق ہدایت نہیں دیتا) دوسنو سن لیا گویا اعتراض قرآن کریم پر نہیں ہے بلکہ وید مقدس پر ہے در حقیقت اس تمام عربی عبارت کو غور کیا جاوے تو کوئی محل اعتراض نہیں ہے۔

(ج) بوگندر پال جی فرشتے نوری اجسام کے ہیں اور وہ ناری اجسام سے بالکل علیحدہ ہیں نوری اجسام کے فرشتے جنکو ملائکہ کہتے ہیں کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے قرآن کریم ہی سے جواب سے شائق ہو تو سنو یفعلون ما یؤمرون ۰ وہی کرتے ہیں جو اون کو حکم دیا جاتا ہے لا یعصون اللہ ما امرھم فرشتے خدا کی نافرمانی کسی طرح نہیں کرتے۔ یہ اشارہ تمہارا بالکل نہیں کہ جو کسی مسلمان خواندہ کی سمجھ میں نہ آسکے اب ہمکو وید مقدس سے جواب دو کہ اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳ اسوداک ۱ منتر ۲۷ تنتیس دیوتا پرماتما کے تقسیم کئے ہوئے کام کو پورا کررہے ہیں" یہ سب دیوتا اتھروید

www.kitabmart.in

نافرمانی کر سکتے ہیں یا نہیں جواب میں حوالہ وید منتر بھی پیش کرنا۔

اعتراض ابراہیم نے تارے چاند سورج کو دیکھکر رب کہا یہ تین مرتبہ شرک کیا۔

جواب — نکالیو نہ قدم آستاں سے اے دلبر لگا ہے میٹھے میں بہت ہی اچھا ان ہتاں صبا
سوامی جی کوئی پہلو تم کو گریز کا ہم نہ دیں گے۔ یہہ اعتراض تکذیب سے اخذ کیا گیا ہے دیکھو
صفحہ ۱۵ و ۳۰۵ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بابت تھا اوسی کو تبدیل کر کے تمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر کردیا دیکھو ضیاء الاسلام جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۷ معہ جواب تمنے صرف درمیانی الفاظ لے کر اعتراض کردیا
اب ہم پوری عبارت لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں مرتبہ
استعمال شرک کیا۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأٰى كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ
قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۝ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۔ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ
هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ (سوامی جی ان فقرات پر غور کرنا جو تمنے چھوڑ دئے تھے) قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ ترجمہ کرنے سے پہلے ہم بتلاتے ہیں بلکہ خود عبارت قرآن کریم کی بتلاتی ہے
کہ یہ واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نہ تھا بلکہ قوم حضرت ابراہیم کے متعلق تھا جنمیں ستارہ پرست سورج
پرست لوگ تھے (ویدک تعلیم کے حامی ہوں گے) اور وہ اون کو اپنا رب سمجھتے تھے اسواسطے اونکو
اون کی غلطی پر متنبہ کرنے کی غرض سے اون کے سامنے بطریق حجت الزامی کے کہا کہ ستارہ سورج
اور چاند میں تو گھٹنے بڑھنے کے نقائص ہیں تو کیا ایسا ناقص خدائی کا سزاوار ہو سکتا ہے۔ سوامی جی
یہہ ہے قرآن کریم کی شان اور خدائے علیم و خبیر جانتا تھا کہ سماجی حضرت ابراہیم پر اعتراض کریں گے
اسواسطے اوسی سورہ میں سب سے اول فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۔ اور البتہ ہمنے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت دی اور ہم اوس کو جانتے تھے
کہ شرک نہیں ہے یگندر پال جی یہ ہے اوس دانائے راز کی مصلحت کہ تمہاری تحریف عبارت سے
پہلے ہی خدا نے اپنے نیک بندوں کو خبردار کردیا ہے کہ اگر لوگ اون کو کوئی الزام دیں تو اوس کو

غلط قرار دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام ابتدا ہی سے مسلمان راہ ہدایت پائے ہوئے تھے اور
استیصال شرک کرتے رہے۔ اب سنو ترجمہ عبارت قرآن اور غور کرو "جب رات ہوئی
تو اونکو ستارہ نظر آیا اوس کو دیکھکر (قوم کو مخاطب کیا) کہا کہ (کیا) یہہ ہے میرا پروردگار پھر
جب وہ غروب ہو گیا تو بولے کہ غروب ہو جانے والی چیزوں کو تو میں پسند نہیں کرتا (دیکھو
رد شرک ہے جو قوم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارہ دکھلا کر کہا) پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمکتا
رہا ہے تو (اون سے) پھر کہا کہ (کیا) یہہ میرا پروردگار ہے۔ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا۔
تو (قوم سے) بولے کہ اگر میرا پروردگار مجکو ہدایت نہ کئے ہوتا تو میں بھی (تمہاری طرح سے) ظالموں
میں سے ہو جاتا (مطلب کیا صاف ہے کہ مجھے تو پروردگار نے پہلے ہی سے سیدہی راہ دکھلا
رکھی ہے۔ ورنہ ان چاند پرستوں کی طرح ہو جاتا دیکھو یہ بھی تردید شرک ہو گئی) پھر جب سورج
کو دیکھا کہ چمکتا رہا ہے تو کہنے لگے کہ (کیا) یہ میرا پروردگار ہے کہ یہ سب سے بڑا بھی ہے (یعنی
بعض لوگ سورج کو اوس کے بڑے ہونے کی وجہ سے معبود سمجھتے تھے۔ اونکو بھی الزام دیا)
پھر جب وہ غروب ہو گیا تو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر بولے (پنڈت بال جی دیکھ لو یہ وعظ حضرت
ابراہیم کا اپنی قوم کے سامنے اون کو مخاطب کر کے تھا اور برابر تینوں مرتبہ اونکو مشاہدہ کرکے استیصال
شرک کر رہے ہیں تم نے اس فقرہ کو چھوڑ کر اعتراض کیا ہے کہ قَالَ یٰقَوْمِ کو دیکھکر مطلب نہ سمجھا
کہ یہ سب گفتگو حضرت اپنی قوم کو مشاہدہ کرا کر شرک سے نفرت دلا رہے تھے) کہ اے بھائیو جن
چیزوں کو تم خدا جانتے ہو میں تو اون سب سے بے تعلق ہوں۔ میں نے تو ایک ہی کا ہو کر اپنا رخ اوسی ذات
پاک کی طرف کر لیا ہے جسنے آسمان و زمین کو بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (دوستو
کہاں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شرک) اور اون کی امت کے لوگ لگے اون سے جھگڑنے
تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اون سے کہا کہ تم مجھے خدا کی وحدانیت پر جھگڑتے ہو۔ حالانکہ وہ
مجکو سیدہا راستہ دکھا چکا ہے ختم ہوا ترجمہ عبارت عربی کے الفاظ آخری حضرت ابراہیم کو موحد
بنا رہے ہیں اور کوئی بھی فقرہ ایسا نہیں ہے جس سے معلوم ہووے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے شرک کیا۔ ابتدائی عبارت میں اللہ تعالیٰ کا بتلا دینا کہ وہ (ابراہیم) ابتدا ہی سے ہدایت پائے
ہوئے تھے اپنی قوم کو مشاہدہ کرا دیا کہ ایسے گھٹنے بڑھنے والی چیزیں معبود نہیں ہو سکتیں جیسے

www.kitabmart.in

اونکی قوم نے اون سے جھگڑا کیا تو پھر حضرت نے اون سے کہدیا کہ میں تو خدا کو واحد مانتا ہوں اور اوس نے مجھے سیدھی راہ ہدایت بتا رکھی ہے۔ پھر خداوند تعالےٰ پارہ ۴ سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شہادت دیتا ہے۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ یعنی ابراہیم مشرکین میں سے نہیں تھا۔ بوگندر پال جی یہ پہلی عبارت تم نے کیوں چھوڑ دی جو خود تمہارے اعتراض کا جواب دے رہی ہے۔ ہائے تم نے اپنے گرو کی تقلید بہی زکی۔ بڑے ہی ضدی اور متمرد بلکہ عقل کے دشمن وہ لوگ ہیں جو متکلم کے خلاف منشا کسی کلام کے معنی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عقل اندہیرے میں بہٹکر زائل ہو جاتی ہے دیباچہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ، سماجی دوست انصاف سے تبلا دو کہ آگے پیچھے نہ دیکھنے والے یہ باطن ہیں یا نہیں ہمو مکا صفحہ ۵۲ آؤ دیکھو ہم مشرکانہ تعلیم تمکو دکھلائیں۔ ہم لوگ اوسی اگنی کی تعریف کرتے ہیں۔ جو کہ ہمارا پوراہت کرنے والا یگیوں کا ہوں کرنے والا جملہ جواہرات کا پیدا کرنے والا ہے۔ رگوید منترا شری گنیش آتمہ یعنی گنیش دیوتا کو سلام۔ رگوید سام وید مطبوعہ وکٹوریہ پریس کاشی صفحہ ۱ یجروید ادہیائے ۳۲۔ منترا۔ اے گندہرپ تم سب سے زیادہ علم والے ہو تسے ہماری کوئی چیز یا بات پوشیدہ نہیں۔ تم ہمارے باپ کے بہی باپ ہو۔ رگوید منڈل سکت ۲۷ منتر ۱۳۔ بڑے دیوتاؤں کو سلام چھوٹے دیوتاؤں کو سلام نوجوان دیوتاؤں کو سلام بوڑھے دیوتاؤں کو سلام ہم سب دیوتاؤں کی حتی المقدور پوجا کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ میں بڑے دیوتاؤں کی حمد و ثنا کرنی نہ بھول جاؤں۔ ویدپرکاش نمبر ۸ مطبوعہ ۱۸۹۵ء رگوید سوکت ۱۲۔ منڈل ۱ منتر ۱۰ جو خود روشن اور صفائی کا سبب اگنی عمدہ طرح سے استعمال کیا ہوا ہم لوگوں کے سکھ کے لئے ہمارے روبرو اعلےٰ گن پراپت کرنا۔ وہ ہماری تین طرح کی یگیوں کو اور پدارتھوں کو پراپت ہو کر سکھ کو ہمارے روبرو موجود کرتا ہے (گو ترجمہ بہت معنی تبدیل کر کے کیا گیا ہے۔ پھر بہی شرک ثابت ہے۔ علاوہ بریں جب اگنی سکھ پہونچانے والا ہوتا ہے تو انسان کے پچھلے کرموں کا نتیجہ بتانا غلط اور تناسخ کی تردید اس منتر سے ہوتی ہے) ایضاً نمبر ۱۴ سوکت ۱۷ منترا میں جن روشن آفتاب اور ماہتاب کے صفات سے عمدہ طرح محفوظ رہتا ہوں۔ وے جگرورتی راج اور سکھ کے بیوہار میں ہم کو بخوبی آرام پہونچاتے ہیں۔ (یہ وید مصنف سورج اور چاند دونوں کا پرستش کرنے والا ہے) دوستو دیکھی شرک کی تعلیم۔

www.kitabmart.in

اعتراض۔ قرآن سے ثابت کردوں گا۔ کہ ابراہیم نے تین مرتبہ جھوٹ بولا۔

جواب ؎ خط کبوتر کسطرح لے جائے بام یار پر ۔ پر کترنے کو لگی ہیں قینچیاں دیوار پر

مہاشے تمکبی رہگئے مگر دکہلا کچھ نہ سکے۔ بھلا جھوٹ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
کیا نسبت۔ آریہ تم تو جھوٹ ہی دکہلائیں گے۔ مگر غور سے سنو رگوید ۶-۱۶-۱۶-اے
اگنی دیوتا تیرے لئے یہی جھوٹی بولیاں عمدہ طرح سے بولتا ہوں۔ ان پانیوں سے بچھڑوں سے
(دودہ سے) تو بڑہتا ہے۔ کہوجی دستو ہمنے کیسا جھوٹ وید میں دکہلایا کہ جس میں جھوٹی بولیاں
بولنے کی بھی اجازت ہے اور سنو گے سنو اپنے سوامی جی کی کیفیت کہ جب تمہارے سوامی جی اپنے
گہر کا زیور چرا کر مکان سے فرار ہوئے تو آپ کے والد آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے اور سدپور
کے بیا میں آپ کو جا پکڑا۔ پکڑ لینے کے بعد کہا کہ تو نے سدہو کے لئے ہماری کل کو وشٹ کیا۔
اور تو ہماری کل کو کلنک لگانے والا ہوا "وتین ہوا" سوانح عمری مصنفہ لیکہرام و آتمارام صفحہ ۱۰۔ اسپر
دیانند جی نے اپنی آنے والی دردشا سے ڈر کر باپ کو دہوکا دینے کے لئے اوس کے پیروں
گر کر یہ کہا کہ "میں دہورت لوگوں کے بہکانے میں آکر اسطرف نکل آیا اور اتنی دکھ پایا آپ
شانت ہوں میرے اپرادہوں کو شما کیجئے یہاں سے میں گہر آنے ہی کو تھا۔ اچھا ہوا آپ
آگئے ہیں میں آپ کے ساتھ ہی چلنے کو پرسن ہوں" دیو سنجوگ سے تیسرے پہر رات کے
تین بجے پیچھے پہرہ دار بیٹھا بیٹھا سو گیا میں اوس سمے پیشاب کے بہانے سے بہاگ کر آدہ کوس پر
ایک باغیچہ کے نزدیک چوٹی میں ایک بڑ کے درخت کے سہارے چڑھکر جل کا لوٹا لے کر چھپ گیا
۹۶
اخبار جیون تت ۱۵ جون ۱۹۱۰ء از جواب تنبیہ زبان دراز مصنفہ سید ناصر علی صاحب اٹاوی
پہری اینولی ہو تو اور سنو سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷ میں لکھا ہے کہ ۴۸ برس برہمچریہ
رکھنے سے چار سو سال کی عمر ہوتی ہے مگر سوامی جی تھے اور سو برس کی عمر بھی نہ پائی۔ اور بھی
سنو منشی چند نامی سابق آریہ اخبار رر قمطراز ہے کہ میں لالہ روشن لال جی کو آریہ سماج کا بہی خواہ
سمجھتا ہوں اگر وہ جھوٹ ہی لکھ رہے ہیں تو محض آریہ سماج کی رکھشا کے لئے کیونکہ اون کا
مقولہ ہے کہ سماج کی رکھشا کے لئے وہ جھوٹ بولنے ور چوری کرنے کے لئے تیار ہیں اور سنو گے
سنو لالہ کاشی ناتھ جی بی۔اے۔ ایڈیٹر دیگر ضلع گجرات اخبار تیندر مطبوعہ ۱۷ اگست ۱۹۰۹ء

www.kitabmart.in

میں رنمطراز ہیں کہ دوسروں پر جھوٹے الزام اور اتہام گڑہنا اور ان کو بدنام کرکے گرانا آریہ سماج کے اندر ایک آرٹ بنگیا ہے سماجی دوستو دکھانے کے دانت جھوٹ نکلے۔

اعتراض - والذی خلقکم منہم مومنون ومنہم کفرون۔
خدا نے انسان کو مومن اور کافر پیدا کیا ہے۔

جواب آدمی پہچانا جاتا ہے قیافہ دیکھکر خدا کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے کہ خدا انسان کو کفر و ایمان پر مجبور پیدا کیا ہے بلکہ جگہ جگہ کے قرآنی الفاظ جمع کرکے ایک جملہ بنا اعتراض کے لئے بنا لیا ہے جو عبارت تم نے لکھی ہی اوسکا کہیں پتہ نہیں۔ دوستو کوئی تم میں ایسا ہے کہ جو حق کی مدد کرے یہ الفاظ ہمیں بھیجی ایک کھلا کے سنو خدا فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا۔ انا ھدینہ السبیل اما شاکرا واما کفورا یعنی ہمنے انسان کو مرکب نطفہ سے پیدا کیا ہے اور اس کے بعد ہم اس کی کئی حالتیں بدلتے رہے پھر ہمنے اس کو سنتا دیکھتا بنایا پھر ہمنے اوس کو دین کا راستہ دکھا دیا اب وہ خواہ شکرگذار (مسلمان) بنجائے خواہ ناشکر (کافر یا مشرک) اور سنو الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر ا رحق دین تمہارے رب کی طرف سے آچکا جو شخص چاہے ایمان لائے جو شخص چاہے کافر بنے اور سنو کل مولود یولد علی الفطرۃ الاسلام فابواہ یہودانہ او یمجسانہ او ینصرانہ (الحدیث) ہر ایک بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسے یہودی بنا لیتے ہیں یا مجوسی یا نصاری۔ اور سنو اللہ فرماتا ہے وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا پہلے پہل سب لوگ ایک ہی امت تھے اختلاف تو انہوں نے پیچھے کیا کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا سب لوگ ایک ہی امت تھے (انہوں نے اختلاف کیا) تب اللہ نے انبیا کو بشارت سنانے والے اور ڈرانے والے کرکے بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب برحق ہی نازل کی کہ وہ ان امور میں جن میں لوگوں نے اختلاف کیا فیصلہ کرے ھو الذی خلقکم ومنکم

www.kitabmart.in

کافر و منکم مومن و اللہ بما تعملون بصیرہ ط وہی ہے جس نے تمکو پیدا کیا ہے
پھر تم میں بعض لوگ کافر بن گئے اور بعض لوگ مومن بن گئے اللہ خوب دیکھتا اور جانتا ہے۔
یوگندر پال جی - ان آیات و حدیث سے ثابت ہو کہ خدا نے سب کو آزاد ایک فطرت
پر پیدا کیا ہے۔ بعدہ کافر اور مومن بنگئے ۔ دیکھو دوستو اب تمھارا بھی فرض ہو کہ وید مقدس سے
یہ ثابت کردو کہ ابتدائے عالم میں چار رشی ایک ہی حالت کے پیدا ہوئے تھے اور پھر انکو
وید دیئے گئے لیکن دوستو ہم کہتے ہیں کہ نزول وید ابتدای عالم میں مانتے ہو تو ویدوں کے
نزول کے وقت پر مشہور نیک و بد انسان پیدا کر چکا تھا۔ سن لو بے عیب انسان اس مقصد کو
پورا کرنے کے لیئے جو شریف کے قابل اور قبول کرنے کے لایق ثروت ہو کسے میں یقیناً تیری
لیئے بدلہ اعمال دیتا ہوں اور عیب والوں کو اس ثروت سے محروم رکھتا ہوں (گوید سوکت ۱۲
منتر ۸ - دوستو دیکھو جب کہ یہ وید ابتدائے عالم میں نازل ہوا آپ پر مشہور عیب دار (کافر)
اور بے عیب (مومن) پیدا کر چکا تھا دوستو غور کرو تمھارا یہ اعتراض واقعی وید مقدس پر
پڑتا ہی جسکا جواب بھی تم نہ دے سکو گے۔

اعتراض قرآن کی تعلیم ہو کہ خدا نے شیطان کو مخلوق کی گمراہی کے لیے مہلت دی۔

جواب :۔ وہ بت کرے خدائی کا دعوی خدا کی شان ؛۔ جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا :۔
مفصلاً اسکا جواب نمبر ۲۹ (ب) مین گذر چکا ہی۔ خدا نے شیطان کو نہ حکم گمراہی کا دیا ہے
اور نہ انسان کو مجبور کیا کہ وہ شیطان کی اطاعت کرے۔ تم شیطان ہی کا اعتبار کرتے ہو
تو سنو اللہ تعالی اُسکے کہنے کو بطور پیشگوئی فرماتا ہے ماکان لی علیکم من سلطن
الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم
(قیامت میں شیطان لوگوں کو جھٹلائے گا کہ) مجھے تم پر کوئی غلبہ اور قدرت نہ تھی ہاں اتنی بات
ہی کہ میں نے تمکو بلایا سو تم نے میری بات مان لی اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے تئیں ملامت کرو
یعنی جب انسان فاعل خود مختار ہے تو پھر کسی بُرے کے سکھلانے میں کیوں بھٹک جاتے۔
خدا نے بندوں کو ہدایت نیک دی اور شیطان سے کہدیا کہ میرے نیک بندوں پر تیرا کچھ اثر
نہوگا۔ اب صاف مطلب ہو کہ اللہ تعالے نے اُسکو حکم نہیں دیا نہ اُسپر رضامندی ظاہر کی۔

www.kitabmart.in

تمثیل سن لو۔ کہ کوئی آریہ کہے کہ میں سب مسلمانونکو آریہ (خدا نہ کرے) بنا ہی لونگا اور اسلام
سے پھیرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑونگا تو قدرت کا جواب کافی ہو کہ جسقدر کوشش ہو سکے
کرلو لیکن جو سچے مسلمان ہیں وہ ہرگز اسلام سے نہ پھرینگے اور کبھی آریہ دہرم قبول نہ کرینگے اور پھر بھی
وہ آریہ دس مہینا دن یا دس بیس برس کی مہلت مانگے اور قدرت نے مہلت منظور کرلی کہ اپنی
کوشش کرکے دیکھ لو ایسے فرمانبردار نیک بندے کبھی نیوگ کے لالچ میں نہ پھنسینگے اور جو
بدکار پھنسینگے ٹھکانا انکا جہنم ہوگا۔ تو کیا کوئی عقل سلیم تسلیم کر لینے پر آمادہ ہو کہ قدرت کی خوشی ہو
کہ سب آریہ ہو جائیں۔ اسی طرح سے شیطان نے اپنے زعم باطل کو پورا کرنے کی ہوس میں
مہلت چاہی پس اسکو آزادی دیدی اگر اسکو آزادی نہ دی جاتی تو یہ جبر ہو جاتا۔ اگر شیطان
کی پیدائش پر اعتراض ہو تو جواب اسیقدر کافی ہو کہ وہ رب ہو اسنے ایسے لوگ بھی پیدا کئے
جو خود اپنی خوشی سے خدا کی نافرمانی کرکے خود دعوے خدائی کا کر بیٹھے۔ نمرود۔ شداد اور فرعون
کے واقعات خود شاہد ہیں۔ یہ کیوں کیا اسواسطے کہ ہر ایک شخص خود مختار ہو نیکو کارونکو عبرت
اور ہدایت ہوتی ہو پرمیشور نے بھی بودہونکو پیدا کرکے اپنے الہام وید کی دہجیاں اڑوائیں
اور مسلمانونکو پیدا کرکے ویدونکا کھنڈن کرایا غرضکہ ہر شخص آزاد پیدا کیا جاتا ہو پھر وہ نیک و بد
بنتا ہے شیطان بھی اَبٰی وَ اسۡتَکۡبَرَ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ہو اسنے غرور اور سرکشی
کی اسکی وجہ سے وہ کافر ہو گیا۔

اعتراض ۳۰ قرآن میں ہو کہ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ھَادٍ ؕ جسکو گمراہ کرے
اسکے پس نہیں ہو واسطے اسکے کوئی راہ دکھانے والا۔ پس جب خدا گمراہ کرتا ہو تو لوگونکا کیا قصور

جواب ؎ بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر ؎ مہرباں آپکی خفت میرے سر آنکھوں پر
یوگندر پال جی سنو قرآن کریم نے سب سے پہلے جواب دیا ہو ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا
رَیۡبَ ۚ فِیۡہِ ۚ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ کچھ بھی شک نہیں کہ یہ کتاب (قرآن) پرہیزگاروں کی رہنمائی
جواب تو یہی آیہ کریمہ دے رہی ہو مگر ہم کچھ اور تشریح کرتے ہیں سنو خدا فرماتا ہو وَمَاۤ اَصَابَکُمۡ
مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا مَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ ۲۶ ع ۴ ہر ایک مصیبت اور دکھ جو تمہیں پہونچتا ہی
وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور تمہارے اعمال کا نتیجہ ہو وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا

www.kitabmart.in

سعیٰ وَاِنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی انسان کو وہی چیز ملتی ہی جسکے لیے وہ کوشش کرتا ہی
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ خدا سب بندونپر غالب ہی اِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ بیشک نیکیاں برائیونکو دور
کردیتی ہیں نصیحت پانے والونکے لیے یہ نصیحت ہی بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ
بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ واقعی بات یہ ہی کہ جسنے باندھی برائی اور
اپنے گناہ کے پھیر میں تو ایسے لوگ دوزخی ہیں (دیکھو خدانے کیسی آزادی دیدی ہی) وَ
مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اللہ نے کسی پر ظلم نہیں کیا بلکہ
انھوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اللہ ظالم
لوگونکو ہدایت نہیں دیتا (دیکھو کیسی صاف بات ہی کہ خدا کسی لوگونکو گمراہ نہیں کرتا اور
ظالمونکو توفیق ہدایت نہیں دیتا) فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ دیکھو جن لوگوں نے جھٹلایا
انکا برا انجام ہوا اس سے سب لوگونکو سمجھانا مقصود ہے لیکن ہدایت اور نصیحت تو انھی سے
وہی لوگ پکڑتے ہیں جو متقی پرہیزگار خدا سے ڈرنے والے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا
عَظِيْمًا اللہ کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا بلکہ جو نیکی کرتا ہی اُسکو دوچند کرتا ہی اور اپنے پاس
سے بڑا ثواب عطا فرمادیتا ہے مَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ اے
بندے جو کچھ تجھکو برائی پہونچتی ہی وہ تیرے نفس کی طرف سے ہی وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا اور جو شخص راہ راست کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر
سے جھگڑا ہی اور سیدھے راستہ سے علیحدہ رہے تو جو راستہ (نافرمانی کا) اختیار کرلیا ہی ہم
اسکو اسی راستہ چلاتے جاینگے اور آخر اسکو جہنم میں داخل کرینگے جو بہت ہی بری جگہ ہے
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ اللہ انھیں لوگوںپر گمراہی کا حکم لگاتا ہی جو اسکے حدود
اور احکام کو توڑتے ہیں (وہ کون ہیں) يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اللہ تعالیٰ ظالمونپر

www.kitabmart.in

گمراہی کا حکم لگاتا ہے انہیں کو گمراہ ٹھیراتا ہے غرضکہ قرآن کریم ایسی قسم کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ جو ایک
تعلیم کسی دوسری الہامی کتاب میں پائی نہیں جاتی کہ اسمیں پرہیزگاروں کو ہدایت دیتا ہے اور بدکار
ظالموں کو گمراہی میں رکھتا ہے انہیں کو گمراہ ٹھیراتا ہے وجہ وہی ہے جو ہم لکھ چکے ہیں کہ خدا نے
انسان کو کسب اعمال نیک و بد میں فاعل خود مختار کیا ہے گویا خدا نے انسان کو ایک ایسی جگہ پر کھڑا
کیا ہے جہاں سے دو راستے گئے ہیں اور اسکو آزادی دیدی ہے کہ جس راستے کو وہ چاہے اپنے
واسطے خود پسند کرلے اور اللہ تعالی نے دونوں راستوں کا حال قبل از وقت صاف صاف
ظاہر کر دیا ہے کہ اگر یہ سیدھی راہ (صراط مستقیم) اختیار کروگے تو ہدایت پاؤگے اور منزل
مقصود مقام راحت (بہشت) پر جا پہونچوگے۔ یہی لوگ قرآنی اصطلاح میں ہدایت پائے
ہوئے لوگ ہیں لیکن اگر تم دوسری راہ کجروی کی نافرمانی کی اختیار کروگے حالانکہ اس راستہ
کی برائیاں پہلے تم پر صاف صاف ظاہر ہو چکی ہیں تو پھر طرح طرح کی تکالیف اٹھانے کے علاوہ
تم منزل مقصود سے دور مقام راحت سے محروم رہکر قعر جہنم میں جا گروگے۔ یہی وہ بدکار ظالم
لوگ ہیں جو اپنے بد اعمالوں کی وجہ سے تائید شیطانی پاتے ہیں جنکی بابت اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ یعنی جو باوجود ہماری نصیحت نیکوکاری کے بھی
گمراہ بھٹکے ہوئے ہیں ہمارے ہی احکام کے پابند نہیں ہوتے تو تمام جہان میں کون خدا سے
زیادہ نصیحت کرنے والا ہو سکتا ہے جو اسکو ہدایت کر سکے۔ کہو اسمیں کیا اعتراض ہے سنو
وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جو ہماری راہ میں سعی کرتے
ہیں انکو ہم ضرور ہدایت کی راہیں دکھاتے ہیں۔ فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا جو اچھا کام کرے گا اپنے لیے اور جو برا کام کرے گا سو اپنے لیے۔ مَنْ
شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر نافرمان
رہے تو ظاہر ہوا کہ سزا جزا خود انسان کے نتیجہ اعمال ہیں۔ خدا کسی نیکی کے کرنے
یا نکرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ پس خدائے تعالی جو کسی شخص کو گمراہ ٹھیراتا ہے تو اسکی بداعمالی کی
وجہ سے مَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ یعنی سوائے فاسقوں کے اللہ کسی کو گمراہ
نہیں ٹھیراتا اور واقعی بدکردار بد اطوار ظالم فاسق لوگ بوجہ اپنے اعمال کے گمراہ ہیں اور

خدا کی رحمت سے بعید ہیں پس کیا کوئی ایسا بھی ہوسکتا ہی جو اُسکو نیکوکار بنا سکے دوستو
تمھارے وید مقدس نے بھی اِس اصول کو بتلایا ہی۔ سنو" اے بے عیب انسان اِس
مقصد کو پورا کرنے کے لیے جو تعریف کے قابل اور قبول کرنے کے لایق ثروت ہیں اُسے میں
یقیناً تیرے لیے بدلہ اعمال دیتا ہوں (دوستو یہ وہ لوگ ہیں جنکو قرآن نے متقی ہدایت یافتہ
بتلایا ہی) اور عیب والونکو اِس ثروت سے محروم رکھتا ہوں۔ (دیکھو یہی دوسری
قسم کے لوگ ہیں جنکو قرآنی اصطلاح میں گمراہ قرار دیا ہی۔ کیا کوئی سماجی ایسا ہی جو عیب
والے انسان کو پرمیشور سے ثروت دلوا دے۔ آیت قرآنی بھی سن لو۔ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ
بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ اللہ نے بدکاروں کو اُن کے کرتوتوں کے سبب اُنکی عقلونکو
اوندھا کر دیا ہی جس سے وہ مرتد ہو گئے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہ ٹھیرا دیا اُسکو راہ
راست پر لے آؤ جسکو اللہ گمراہ ٹھیرائے تم میں سے اُسکے لیے راستہ نہیں نکال سکتا۔
مہاشہ جی دیکھلو کہ تمھارے اِس اعتراض سے وید مقدس بھی نہ بچ سکا اور قرآن کریم
اعتراض سے دور نکلگیا) رگوید سکت ۲۴۔ منتر ۴۔ اور تائید اسکے رگوید اشٹک ۱
ادھیاے ۳۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۲۔ میری بھی اشیرباد (دعا) اُنھیں لوگوں کے لیے ہے جو
نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں (دیکھیے متقی ہیں) نہ اُن کے لیے جو رعیت پر ظلم و ستم
کرنے والے ہیں میں بدکردار ظالمونکو کبھی اشیرباد نہیں دیتا (دیکھو یہ دوسری قسم کے
بدکار ہیں) مہاشہ جی تمھارے گرو کو بھی یہی اصول پسند ہے کہ جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی
نظر سے دیکھیگا اُسکی آتما (دل) میں اچھے معنوں کی روشنی سے راحت پیدا ہوگی۔ (یہ متقی
لوگ ہیں) اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے اور سنے گا اُسپر اِس کتاب (قرآن) کا مطلب
ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہی (یہ دوسری قسم کے بدکار ظالم لوگ ہیں) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۲
تتیں بھی سنو۔ بودھوں نے کسقدر جہالت میں ترقی کی ہی جسکی نظیر اسکے سوای دوسری ہو ہی نہیں
سکتی (نہیں) تو یہی ہی کہ وید اور ایشور سے مخالف [illegible] صفحہ ۵۲ ترجمہ ماسٹر آتما رام
پیارے سماجیو بتلاؤ کہ جب پرمیشور ہی انسان کو ثروت سے محروم رکھتا ہی اور اشیرباد نہیں

دیتا تو پھر انسان کا کیا قصور۔ دوستو جو کچھ اسکا جواب غور کروگے وہی جواب ہماری طرف
سے کافی ہوگا۔ مہاشہ جی نے اس اعتراض میں دو اور دو چار ہونے سے بھی گریز کیا ہے۔

اعتراض ۶۳ محمد صاحب نے بسم اللہ پارسیوں سے سیکھ کر اُسکا ترجمہ قرآن میں درج کیا ہے

جواب :- نظیر اسکی نہیں جتنی نظر میں فکر کر دیکھا :- قمر ہے چاند اور وہ نکا ہمارا چاند قرآن ہے
مہاشہ جی ذرا پارسیوں کی کتاب کے وہ لفظ تو دکھلا دو جسکا ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہو ورنہ غلط اتہام سے دستکش ہو جاؤ۔ خود اعتراض ۲۲ میں رسول کریم کو امی تسلیم
کر چکے ہو پھر غیر قوموں کی کتابوں سے کیسے بسم اللہ اخذ کر لی۔ بھلا جب قرآن کریم نے
دعوے لاثانی ہونے کا کیا تھا اسوقت کسی پارسی نے جواب میں نہ کہا کہ بسم اللہ ہم نے
سکھلائی ہے یا بسم اللہ ہماری کتابوں سے لیگئی ہے۔ مدعی سست۔ گواہ چست۔ قرآن کریم
نے آتش پرستی کا استیصال کیا پارسی چپ رہے قرآن کریم نے عناصر پرستی سورج پرستی
کی مخالفت کی ویدکے پیرو ساکت رہے تثلیث پرستی سے نفرت ظاہر کی۔ یہود و نصاریٰ
خاموش رہے اور یہ خاموشی سوامی دیانند جی تک قایم رہی۔ اب آریہ دھرم والوں نے یہ
بات نکالی کہ بسم اللہ قرآن میں پارسیوں سے آئی مگر وہ لفظ پارسیوں کے بیان نہیں کیے جسکا
ترجمہ بسم اللہ ہوا ہے۔ دوستو یہ ویدک تعلیم ژندیوں سے بیاس جی ہمارے لیے سیکھ کر لائے
اور آتش پرستی (ہون) بھردی بلکہ شروع اسی پر ہے اگنی سرے پروہتم یعنی اے آگ
تو ہماری بزرگ قابل پرستش ہے۔ غور کرو پارسی اپنی کتاب کو وید والوں سے کروڑ ہا برس پہلے
کی مانتے ہیں اور آتش پرستی کی اُسمیں تعلیم ہے اور وید میں بھی اگنی کی مہما درج ہے۔
دوستو کیا تم پارسیوں کو کچھ جواب دے سکتے ہو جب وہ یہ کہیں کہ یہ اگنی کی مہما ہماری کتابوں
سے وید والوں نے لی گئی ہے۔ کتاب ہندوستان قدیم مصنفہ لالہ پیارے لال دیکھو کہ زردشت
نے وید کا مذہب پھیلایا۔ ہوں یگیہ لازمی تھا۔ وید میں اگنی کی پوجا کے منتر بکثرت ہیں۔ زردشت
نے سورج کی پوجا بھی چلائی ہر جگہہ خواہ روم میں جا کر رہے ہوں یا مصر میں ہندوؤں کا
قول منتر گایتری سورج کے واسطے ہے صفحہ ۲۶ ایران کا سب سے پہلا بادشاہ مہاباد ہوا ہے
جسنے ایرانیوں کو چار قوموں پر تقسیم کیا (وہی وید والوں نے لیا) پجاری (برہمن) سپاہی (چھتری)

سوداگر ویش) خدمتگار (شودر) صدہ مسئلہ تناسخ پارسیوں سے لیا دیکھو دساتیر فرزآباد وخشتور آیت ۱۳۶-۱۳۷ نامہ دخشور یاسان آیت ۵۴-۵۵ دساتیر میں لکھا ہی کہ مہ آباد نے انسان کو چار برن پر تقسیم کیا۔ بریٹمان (برہمان) چھتریان چھتری) باسیئی (ویسی) سودئین (شودر) اور چند نمونے لکھتے ہیں۔ اشتک یہ لفظ فارسی ہشتک سے ہوا معنی وہ جسمیں آٹھ چیزیں رکھیں۔ سوکت لفظ سوخت سے ہوا معنی اگ میں ڈالنے کے منڈل خاص فارسی لفظ مندل یعنی حلقہ ودائرہ ہے پشتک کا لفظ پوستگ کا مخفف ہی پوست یعنی کھال۔ کاف نسبتی۔ مشت پتھ کانڈ اول ادھیائے ابرہمن ۲۔ کنڈکا ۷ میں لکھا ہی کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہی اور سچ ہی کہ رشیوں نے چمڑی کے تھیلے سے چاول لیے (اب چمڑہ چھونا بھی گناہ سمجھا جاتا ہی) اور یجروید میں منتر چمڑے کے لیے ہی ہو۔

نقشہ ملاحظہ ہو

ژند پارسی لفظ	آرین لفظ	معنی	ژندی پارسی لفظ	آرین لفظ	معنی	
دوازدہ ماہ	دوادش ماہ	بارہ مہینے	سمت	سمت	سنہ	
اسپ	اشو	گھوڑا	تشتری	توشتری	نام دیوتا	
دایو	وایو	باو۔ ہوا	بوم	بھومی	زمین	
ہوم	ہوم	ہمولی ہوم	اشتا	اوشٹ	صبح صادق	
ستودنی	ستوتی	سراہنا	پنج	پنج	پانچ	
جوان	یووان	جوان	خر	کھر	گدھا	
زانو	جانو	گھٹنا	شغال	سرگال	گیدڑ	

یہ نمونہ تھوڑے سے لکھدیے ہیں اگر ہمارے دوست اور چاہیں تو ہم انکو دکھلا سکتے ہیں۔ دوستو

www.kitabmart.in

غلط جگہوں سے اور بھی قلعی کھلتی ہے۔

اعتراض ۳۶ سنسکرت میں پانی کو نارا کہتے ہیں اور وہ پہلے نارا ین کا گھر تھا۔ اسوجہ سے پرماتما کو نارا ین کہتے ہیں اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا کی روح پانی پر جنبش کرتی تھی اور قرآن میں یوں لکھی گئی ہو وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور لغت میں مَآء معنی پانی کے ہیں۔

جواب: یہ شناق شہادت کسیجگہہ جائیں کسو ڈھونڈین: کہ تیرا کام قاتل جب تجھے سو ہو نہیں سکتا نمبر ۳۳ و ۳۴ ملا کر پڑھو جس آیت پر اعتراض ہو وہ یہہ ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (یعنی وہی قادر مطلق ہو جسنے آسمان و زمین کو چھ دنمیں پیدا کیا اور اس سے قبل بھی وہ معطل نہ تھا بلکہ اُسکی حکومت یا بادشاہی یا سلطنت (جو کچھ عرش غیر مخلوق کے معنی لے لو) پانی پر تھی اسمین کیا اعتراض ہوا۔ علاوہ برین علم طبعیات خصوصًا علم طبقات الارض سے بھی ثابت ہوچکا ہو کہ یہ زمین کسی زمانہ میں آتشین گیاس تھا بلکہ یوں کہیے کہ ایک ستارہ روشن تھا جب قدرتی اسباب سے اللہ تعالی نے اسمیں کسی قدر کثافت پیدا کردی تو یہ زمین اسوقت ایک سیال مادہ ہوگیا جسے عربی زبان میں الماء کہتے ہیں۔ توریت کے جو ابدہ نصاریٰ ہیں اور جو مطلب ہو قریب قریب یہی مضمون توریت میں بھی ہو تو قرآن کریم پہلی آسمانی کتابوں کا مصدق ہو جسنے بہت۔ ویدک تعلیمات پارسیوں سے ماخوذ ہیں بطور نمونہ اور چاہوگے تو پھر بجواب الجواب:

ژندی منتر	ویدک منتر
(۱) نمم دیسفیا اشونو ستومش (ترجمہ) نیک جید الیش اشونی کو نمستے جو کہ روزی دینو والے ہیں	(۱) اشونا ۱۶ یادتہما، ارگوید منڈل اول سوکت ۹۲ منتر اشونی کی ستوتی ہے۔

حاشیہ: ملا اس آیہ کریمہ نے سماجیوں کے اوس اعتراض کا جواب بھی کیا اچھا دیا ہو کہ خدا دنیا کی خلقت کے پہلے معطل تھا جواب دیدیا گیا کہ نہیں بلکہ اسکی بادشاہی پانی پر تھی۔ ۱۲

www.kitabmart.in

۲- نمو ہو خشیما ہمار اردو اسپامد (ترجمہ تیز رو گھوڑوں والے سورج کو نمستے (۱۷ آیت بجروید نمائیش بن)

(۳) نمستے آترش نرو اہو و اسفر شنہ تیر ترجمہ تجکو نستی کرتا ہوں یعنی آگ کو نمسکار ہے۔ دیکھو آتش نیائیش بن ۱۰-

(۲) سورج کی تیز رفتار ہمایوں فال ہاتھ پاؤں مضبوط راستہ طے کرتے ہوئے گھوڑے جسکو مجھے نمسکار کی ہو (رگوید منڈل - اول سوکت ۱۱۵ منتر ۳-

(۲) نستی اگنی اوجیے رگوید اسٹک ۱۰۵۰۰ ترجمہ اے آگ پوجاری لوگ حصول نوت کے لیے تیری پرستش کرتے ہیں تجکو نمسکار ہو سب کہہ اور دردور کیجئے- دیکھو تقیہ ژندی منتر کا ترجمہ

دیکھو ویدوں نے ژندی تعلیم کیسی منو دکھلائی جو ویدوں سے کروڑ سال پہلے بقول پارسی لوگوں کے موجود تھی -:-

اعتراض قرآن میں ہے ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَى الْعَرْشِ پھر خدا تخت پر بیٹھا۔

جواب- ہوا ہوں اسقدر مجوب عرضِ عاکرکے کہ اتو جہد بھی شرمندگی سے ہو نہیں سکتا یوگندر پال جی- قرآنی اصطلاح کو کسی مسلمان سے کیوں نہ پوچھ لیا ہوتا۔ سنو عرش کوئی مخلوق جسمانی شئے نہیں ہے جسپر پرمیشور بیٹھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور جلال سطوت کے ظہور کو عرش کہتے ہیں اور لغت میں اسے سلطنت بھی لکھا ہے۔ اسْتَوىٰ الْبِشرُ عَلَى الْعِرَاقِ مِنْ غَيْرِ سَيْفٍ وَدَمٍ مُهْرَاقٍ یعنی ملک عراق پر بشر مسلط ہوگیا شمشیر زنی اور خونریزی کے بغیر اب آیت زیر بحث سُن لو ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَى الْعَرْشِ اللہ نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے معہ روح و مادہ ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر سلطنت خدا کی بڑھ گئی یعنی زمین و آسمان وغیرہ کل دنیا کے پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور جلال سطوت کا ظہور ہوگیا یعنی مخلوق کو خالق کی صناعی اور قدرت و حکمت کاملہ کا پتہ بخوبی معلوم ہوگیا- یہ ہے صاف مطلب ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ

www.kitabmart.in

عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ وہ کہاں ہیں بس جواب یہ ہی کہ میں ایسا نزدیک ہوں کہ مجھسے زیادہ کوئی نزدیک نہیں اور جو شخص ایمان لاکر مجھے پکارتا ہی تو میں اُسکا جواب دیتا ہوں سوامی جی جب قرآنی تعلیم سے ظاہر ہے کہ خدا ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے پھر جہاں معنی میں غیر امکان ہو وہاں استعارہ (مجاز) لینا چاہیئے ہو سکا صدہ؟ اب اپنا حال سنو۔ میرا سر سرداری ہی۔ مُنہ زور ہے۔ سر کے بال اور داڑھی مونچھیں چراغ کی مانند روشن ہیں۔ بادشاہ میری جان ہی۔ آب حیات کی طرح میری آنکھیں خوب روشن ہیں میرے کان دور سے سننے والے ہیں۔ یجر وید ادھیارے ۲۰ منتر ۵۔ دوستو یہ داڑھی مونچھوں والا پرمیشور تمہیں کو مبارک ہو اور سنو یجر وید ادھیارے ۳۱ منتر ۴۔ تین حصوں والا پرمیشور سب کا اوتم سنسار سے الگ سروپ نکلتا ہی۔ اُس پرش کا ایک حصہ سے ایک جگت میں پھر ہر پیدائش اور پرے کا چکر کھاتا ہی اور سنوا بیٹی تو ہر اعضا سے پیدا ہوئی منی اور دل سے پیدا ہوا ہی اسلیئے تو میری روح ہی (دوستو یہ روح کی تعریف دیکھو اور قرآن کریم کی بتلائی ہوئی روح سے مقابلہ کرکے ٹھہراؤ) مجھسے پہلے ست مر سو برس تک جی (بقول سوامی دیانند یہ سام وید کا منتر دیکھو ستیارتھ پرکاش) یہ منتر بلا شک عیسائیوں کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے ثبوت میں کافی مدد دے گا۔ دوستو کہو کہ یہ پرمیشور کا کلام ہے جو سو برس سے بھی کم اپنی عمر کو ختم ہونا سمجھتا ہے اور ستور گوید پہلی اشٹک مندرجہ پوتھی۔ آریہ بھوین پنڈت دیانندجی صفحہ ۱۔ اے وایو اپنی عنایت سے ہماری پاس سب جگہہ موجود ہے (یہ ہوا کی تعریف ہی مراد پرمیشور نہیں) ہمنے عمدہ طریقہ سے سوم کا بہت اچھا رس نکالا ہی اور نیز عمدہ چیزیں اچھی طرح سے بناکر خدمت عالی میں حاضر کی ہیں قبول فرماؤ اور ہم دونوں (یہ وید مصنف ہی ہو سکتے ہیں) کی آرزو سنکر جیسے باپ کو بیٹا ایک ننھی سی چیز دیتا ہے اور وہ اُسپر بالکل خوش ہو جاتا ہی ویسے تو بھی ہمپر خوش ہو۔ اور بھی سنو میں پرمیشور اُس راج میں دھرم کی پابندی ہوتی ہی قایم ہوتا ہوں۔ جس ملک میں علم اور دھرم کی ترقی ہو وہ میرا وطن مالوف ہی یجر وید ادھیائے ۲۰ منتر ۱۰ مندرجہ

www.kitabmart.in

جو مکا صد ۱۴ یہ ہمنی ویدک نمونے پیش کیے ہیں جنسے پرمیشور محدود ٹھیرتا ہی۔

اعتراض ۴۶ صفا و مروہ کا طواف شرک ہی صفا اور مروہ دو زنا کار مرد تھے خدا نے انکو پتھر بنا دیا۔ مسلمان انکا طواف کرتے ہیں۔

جواب ۔ مجکو ہنسی ہو اب نہیں طاقت جواب کی ۔ انسانیت کی آپنے مٹی خراب کی

مہاشہ جی یہ تمنے کہاں سے تحقیق جدید خلاف عقائد اسلام نکالی کہ صفا اور مروہ دو زنا کار (بیوگی) مرد تھے یہ امر اسلام کے کسی فرقہ نے کبھی تسلیم نہیں کیا۔ سنو اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا بیشک صفا اور مروہ خدا کی آداب گاہوں میں سے ہیں (یعنی یہ دونوں پاک اور متبرک مقامات ہیں) جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اسپر دونوں کے درمیان طواف کرنے میں گناہ نہیں یہ کہاں شرک ہوا کیا پرستش ہوئی۔ شرک کی تردید ہم بخوبی پہلے نمبر ونمیں قرآن کریم سے کرآئے ہیں۔ صفا اور مروہ دو پہاڑ خانہ کعبہ سے مشرق جانب ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو مع حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اس اجاڑ جگہہ میں جب حسب ارشاد الٰہی بھیجدیا اور حضرت ہاجرہ نے گھر کی آسایش اور ناز و نعمت پر خدا کے حکم کو اور خدا کی رضا کو ترجیح دی تب حضرت ہاجرہ اپنے بچہ (اسمٰعیل) کو لیکر اس مقام پر آئیں اور پانی آپکے پاس بالکل نرہا اور حضرت اسمٰعیل پیاس سے بیچین ہوئے تو حضرت ہاجرہ پانی کی فکر میں گھبرائی پھرتی تھیں تو خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک چشمہ نمایاں کیا جو چاہ زمزم کے نام سے مشہور ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج اسی بچہ کے اولاد سے نبی آخرالزمان خاتم النبیین اس سرزمین پر مالک متصرف اور روے زمین پر یکبارگی اسلام پھیل گیا۔ اس یادگار میں جب تمام جہان کے لوگ حج کرتے ہیں تو اُس یادگار حضرت اسمٰعیل و ہاجرہ کو سال بہ سال تازہ کرتے ہیں کہ سب لوگونکو وہ واقعہ یاد رہے کہ حضرت ہاجرہ کا سا اخلاص صبر و ایمان اور توکل گھر جاتا ہے اور یقین کامل ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کی راہ میں سعی کرینگے تو ضائع نہ کیئے جائینگے پس اسکو شرک جتلانا تمہارا ہی کام ہی۔ ہمنے وید کے شرک کے بہت سے نمونے دکھلا دیے ہیں اور بھی سُن لو گوبر کے پانچویں منڈل کا منتر ہے۔ ترجمہ سوامی دیانند جی نے کیا ہی۔ اے پرمیشور بچہ سورج چاند

www.kitabmart.in

آگ ہوا پانی اور درخت اور بوٹیاں اور سب جنگلی گھاس تیرے حکم سے خوش کے ہماری خدمت کریں اور سانس وغیرہ ہوا کی گود میں بیٹھے ہوئے ہم تیری عنایت سے ہمیشہ خوش رہیں سب کی طرح حفاظتوں سے تم سب ہماری حفاظت کرو کسی طرح سے ہمارا نقصان نہونے پائے۔ دیکھو آریہ بھوین کھوجی یہ سورج چاند وغیرہ آگ پانی عناصر اور درخت نباتات وغیرہ بھی حفاظت کرتی ہیں اور انسان ہوا کی گود میں ہمیشہ خوش وخرم رہتے اور عیش اڑاتے ہیں۔ دیکھو یہ عقیدہ مشرکانہ اتھرو وید پہلی منڈل سکت ۷۵ منترا ستر جمہ ماسٹر لچھمن داس اس منڈھے کی بخوبی پوجا کرو (کرو جی سماجی دوستو) جو آسمانوں کو ہویدا کرتا ہے جسکی تعریف میں سیکڑوں پوجاری بدل مصروف ہیں اندر کے منتر پڑھکر اپنی حفاظت کے لیے رتھ میں سوار ہونیکو وہ رتھ کو چالاک گھوڑے کی طرح یگ میں جلدی سے آتا ہے منت کرتا ہوں۔ دوستو دیکھو یہ منڈھا پرستی کی مشرکانہ تعلیم۔

اعتراض ۳۹ پورب اور پچھم اتر دکھن ہر طرف کے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں یہ شرک ہے۔

جواب :۔ آدمی پہچانا جاتا ہے قیافہ دیکھکر :۔ خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر بھاشہ جی یہ شرک کا لفظ کس سے سیکھ لیا ہر بات میں شرک معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے کھانا کھانے وغیرہ کو بھی شرک بتلانے لگوگے سنو خدا فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور یہ اللہ ہی کا پورب و پچھم جدہر منہ کرو ادہر خدا کا ہی سامنا ہے اور بے شک اللہ بڑا گنجایش والا جاننے والا ہے اللہ اکبر یہ ہے اس قادر مطلق کا علم غیب کہ کبھی لوگ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے پر بھی معترض ہونگے اسلیے اسکا جواب بھی خود بتلا دیا کہ ہر طرف خدا ہی کعبہ کی طرف منہ کرنے سے کبھی شرک نہیں ہوتا۔ نماز کا مقابلہ کرنا ہو تو دیکھو رسالہ نماز اربعہ مصنفہ ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جس میں مولوی صاحب ممدوح نے اسلامی نماز کا مفصل ترجمہ کردیا ہے جسکے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نماز میں کہیں کعبہ کا نام تک نہیں آتا نہ نیت میں کعبہ کا نام آتا ہے پھر محض اسطرف رخ کرنے سے شرک کیسے ہوا جو مسلمان لوگ بے فائدہ اعتراض کا نشانہ بنائے جاتے ہیں

سب مسلمانوں کو ایک ہی طرف منہ کرکے نماز پڑہنے میں یک جہتی قایم کی گئی ہو سوا ے وحدہ لاشریک کے کسی کو عبادت میں شامل نہیں کرتے

مہاشہ جی اب ذرا اپنی سندھیا کو ہم نماز اربعہ میں سے اخذ کرکے سناتے ہیں۔ سندھیا لالہ رادہا رام دو ایک منتر پڑہکے یہ منتر پڑہتے ہیں (گو ترجمہ اپنے موافق کرلیا) (پورب دشا کے سوامی (اگنی) پرکاش مان گیان سروپ بندھن سے رہت رکھشا کرنے والے کے لیے جسکی تیز سورج کی کرنین ہیں ہم نمسکار کرتے ہیں ایسے مالک کے لیے نمسکار کرتے ہیں ایسے رکھشا کرنیوالے کے لیے نمسکار کرتے ہیں ان کے تیروں کے لیے نمسکار کرتے ہیں اُن کے لیے پھر نمسکار کرتے ہیں جو ہمسے دویش کرتا ہی یا جس سے ہم دویش کرتے ہیں اُسکو آپکے جبڑے میں ڈالتے ہیں مطلب یہ ہوا کہ خدائے مالک الملک کی عبادت کرتے ہیں اور اُسکے تیرون کی (جو سورج کی کرنیں ہیں سمجھ لو کہ پرمیشور کی کرنیں سورج کی کرنیں ہوئیں تو وہ سورج ہی پرمیشور ہوا) یہی عبادت کہتے ہیں جو لوگ ہمسے یا جن سے ہم عداوت کریں اُسکو آپکے غضب میں دیتے ہیں (یہ کلمات خیر خواہی ہیں) دکہن دشا کے سوامی اندر پرم ایشوریہ والی ٹیڑہی چلنے والے (حشرات الارض) کیڑون سے رکھشا کرنے والے کے لیے جسکے تیر پتر گیانی لوگ ہیں ہم نمسکار کرتے ہیں۔ ایسی رکھشا کرنے والون کے لیے نمسکار کرتے ہیں اُنکے تیرون کے لیے نمسکار کرتے ہیں ان کے لیے پھر نمسکار کرتے ہیں جو ہمسے دویش کرتا ہی یا جس سے ہم دویش کرتے ہیں اُسکو آپکے جبڑے میں ڈالتے ہیں (مطلب کل پہلے منتر کے) سماجی دوستو اب کچھ انصاف اور غور کا مقام ہے کہ کیا اسلامی نماز میں بھی کسی غیر کے نام کی عبادت ہی اور پھر یہ کیا درخواست ہی کہ جو ہمارا دشمن ہو یا جسکے ہم دشمن ہوں اسکے خدا کے جبڑے میں ڈالدیا جاوے چاہے دشمنی دعا کرنیوالوں کی بیجا ہو اور کوئی دعا روحانی برکت کے واسطے نہیں ہی۔ پورب دشا کے سوامی اگنی اور دکہن دشا کے سوامی اندر لیکار اگیا ہی۔ دیکھو دوستو شرک کس نماز میں ہی۔ ہمارا چشم دید واقعہ ہے۔ ایک سماجی دوست ہمارے ظلم پیشہ اجلدہ دورہ پر گئے یہ مقام ریل کا ہی جو اٹاوہ اسٹیشن سے جانب مشرق چوتھا اسٹیشن ریلوے کے ہی یہاں سے بدہونہ تحصیل بفاصلہ ۱۰ میل اور جانا تھا صبح کا

www.kitabmart.in

وقت تھا وہ نہائے اور ایک گلاس پانی بھرا ہوا (اندر) اور تھوڑی سی آگ (اگنی) سامنے
رکھکر مشرق کی طرف طلوع آفتاب (سورج نارائن) کے سامنے بیٹھ اپنی سندھیا کو ادا کیا جس
سے معلوم ہوا کہ عناصر پرستی عملی طور پر جاری ہے - ایسا ہی منوسمرتی میں ہے ادھیائے ۲ شلوک ۷۵
پورب منہ رخ کرکے آسن پر بیٹھکر پوتر منتر سے پوتر ہوکر تین بار پرانا نام کرے تب اونکار کہنے کے
لایق ہوتا ہے اور بھی سنو ہون کرنے میں صبح و شام مقرر وقت کرکے اگنی کی دھما کے مقررہ منتر
پڑھنے میں ہون کی ترکیب ہے کہ آسن کے مطابق بیٹھیں اور ایک خاص طرف منہ کریں
پھر مقررہ منتروں سے اجسام کو چھوئیں پھر مقررہ منتر پڑھکر برہمن کشتری یا ویش کے گھر سے
آگ لائیں (شودر کی آگ بھی ناپاک ہے گھی کا چراغ جلا کر اس سے کافور لگا کر کسی برتن پر
رکھیں اسمیں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھکر اور منتر پڑھکر آگ جلا دیں تب چندن
اور دیگر تین لکڑیاں آٹھ آٹھ انگل کی گھی میں ڈبو کر انمیں سے ایک ایک مقررہ منتر سے
ایک ایک سمدھی کی اگنی میں چڑھا دیں بعد ازاں اگنی کا بھوجن جو جب توفیق بنایا ہو سونے
چاندی یا کانسی کے برتن میں رکھکر ویدی کے نزدیک رکھیں اور اگنی کے بھوگ میں سے
کم از کم چھ ماشہ اور زیادہ سے زیادہ ایک چھٹانک کی آہوتی دے بعد ازاں ویدی کی پورب
کی طرف اور دوسری طرف کو آنجل میں پانی لیکر چھڑکاوے اسپر بھی منتر پڑھے پھر منتر
سے ویدی کے اتر بھاگ آگ میں اور دوسرے منتر سے دکھن کی طرف جلتی آگ میں آہوتی
دے دیکھو سنسکار ودھی یہ ہے روزانہ عبادت جسکو کہتے ہیں کہ ہوا کی صفائی کے
واسطے کرتے ہیں اگر واقعی ہوا کی صفائی کیواسطے تو اس طرح کی ترکیب اور منتر پڑھنے سے
کیا مطلب اور جن ملکوں میں ہون نہیں کیا جاتا وہاں کی ہوا بدرجہا زیادہ ہندوستان سے
کیوں صاف رہتی ہے جہاں اس قسم کی بیماریوں کا پتہ بھی نہیں جیسی بیماریوں کا ہندوستان
آئے دن شکار بنا رہتا ہے -

اعتراض - قرآن میں مردار خون سور کے گوشت کے سوائے باقی سب چیزیں حلال ہیں

جواب :: آپکی برہم مزاجی کا ٹھکانا ہی نہیں :: یہ تو مجھ کمبخت کا حال پریشاں ہوگیا ::
دیکھو قرآن کریم میں صرف پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں - باقی سب حرام ہیں سنو جس

www.kitabmart.in

جس آیت پر اعتراض ہے اُس سے قبل دو ہی لفظوں میں جواب دیا ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ
کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ
اے لوگو زمین پر جو چیزیں حلال اور پاک ہیں اُن کو تم کھا سکتے ہو یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ
تَعْبُدُوْنَ ۔ مسلمانو جو رزق پاک (غور کرو) ہمنے رکھا ہے اسمیں سے کھاؤ اور اللہ
کی بندگی کا دم بھرو اور شکر کرو اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ (تم پر پاک چیزیں حلال کی گئیں
وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور جو ناپاک چیزیں جو قوائے فطری یا عقائد پر برا اثر
ڈالیں حرام ہیں اب وہ آیت سنو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ
وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ (یہیں تک عبارت پڑھی تھی) بِہٖ وَالْمُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ
وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ وَمَا
ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِکُمْ فِسْقٌ
مردار مت کھاؤ سور کا گوشت مت کھاؤ بتوں کا چڑھا ہوا مت کھاؤ لاٹھی سے مارا ہوا مت
کھاؤ سینگ لگنے سے مرا ہوا مت کھاؤ۔ درندہ کا پھاڑا ہوا مت کھاؤ اور اسکو بھی مت
کھاؤ جو ساجھے کے جانور کا گوشت جوے کے طور پر تقسیم کیا جائے وَیَسْئَلُوْنَکَ
مَاذَآ اُحِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ اے رسول تم سے پوچھیں کہ
کون کون سی چیزیں ان کے لیے حلال کر دی گئی ہیں سو تم اُن کو سمجھا دو کہ ستھری پاک چیزیں
سب تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔ سوامی جی دیکھیے تو کہیں نہیں ہے کہ ان چیزوں کے
علاوہ جنکا نام لیا گیا ہے باقی سب چیزیں حلال ہیں یہ سمجھ کا پھیر ہے خدا نے تو صرف ان ہی
چیزوں حلال و جائز رکھی ہیں جو پاک صحت بخش ہوں اور مضرت رسان نہوں نہ آپ اُلٹا
اصول لیکر اعتراض جڑ دیا۔ دوستو غور کرو پھر رسول کریم نے مفصل جانور حلال قابل
کھانے کے احادیث صحیحہ میں بتلا دیے ہیں جیسا کہ خدا کا ارشاد تھا کہ تم سے لوگ پوچھتے ہیں
کہ کیا کھائیں سو تم ان کو وہ پاک چیزیں سمجھا دو (کہیں نادانی سے یہ نہ سمجھنا کہ حلال و حرام کی
فہرست رسول اللہ نے اپنی ذاتی رائے سے احادیث میں بتلائی ہے سنو) مَا یَنْطِقُ

www.kitabmart.in

عَنِ الْھَوٰی اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے سوائے اسکے جو اُن کی طرف ہم وحی بھیجتے ہیں۔ سماجی دوستو کیا ہمکو بھی یہ حق ہے کہ وید پر اعتراض کریں کہ ویدوں میں حلال و حرام کھانیکا کچھ ذکر نہیں ہے۔ ہاں اگر ہو تو دکھلاؤ ورنہ بجز مخزن علوم ہونیکا دعویٰ نہ کرنا جواب میں منوسمرتی ادھیائے ۱۵ شلوک ۱۸ و شلوک ۲۶۸ و ۲۶۹ و ادھیائے ۳۰ شلوک ۲۷۰ و ۲۷۲ و ۲۷۳ نہ پیش کر دینا جنمیں منوجی مہاراج نے ساہی۔ گوہ۔ سالی۔ گینڈا۔ کچھوا۔ کھرا۔ مچھلی۔ ہرن۔ بگھرا چترمرگ۔ جنگلی سور و غیرہ و غیرہ جایز و حلال ٹہرا دیے ہیں۔ زیادہ مفصل حال تنبیہ زباں دراز مصنفہ ناصر علی صاحب اٹاوی میں دیکھ لو۔

اعتراض ۱۸۰ ہمکو اٹاوہ کے قتل کے مقدمہ کا تو حال معلوم نہیں ہاں خلیل ایک جعلساز مسلمان کے مقدمہ کا حال تو ہمنے اخباروں میں دیکھا ہے جسمیں مسلمان سب شریک تھے۔

جواب:۔ خیال آتا ہے دلکو شکوہ بیداد کیا کیجئے ؞ خدا سے اوبت کافر تری فریاد کیا کیجئے ؞

سنو جواب اسکا ہم سائیں تلسی داس جی سے دلواتے ہیں۔ ؎

کرم پر دھان وشو پر راکھا ؞ جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

خلیل جعلساز نے جیسا کیا اسکا عوض پالیا اور جو کوئی اسکا شریک ہوتا وہ بھی ضرور سزا پاتا۔ اٹاوہ کا کوئی مسلمان اسکا شریک نہ تھا۔ اخبار البشیر دیکھ لو معلوم ہوتا ہے تمنے اخبار و نکو ہرگز نہیں دیکھا۔ سماج کو خوش کرنے کے واسطے سنی سنائی بات کہدی یوگندر پال جی اخبار دیکھتے تو معلوم ہو جاتا کہ خلیل نے جرم کیا اور ثابت ہو اگر اسکے ارتکاب کو کوئی آنکھ سے نہ دیکھ سکا لیکن ایک لایق ہندو نے ایک معزز مجمع میں ان اوزاروں سے جو خلیل کے قبضہ سے گرفتار ہوئے تھے دوسرے شخص کے دستخط جعلی بناکر لوگو نکو دکھلائے۔ دوستو کہو کچھ سمجھے کہ ایسا شخص بھی مواخذہ دار ہے یا نہیں۔ مہاشہ جی تمنے اخبار دیکھے اور وہ ہندوؤں والا قتل کا مقدمہ جو چھپا تھا نہ دیکھ پایا یہ طرفداری سے بھری ہوئی بات ہے۔

اعتراض ۱۸۱ (الف) منوسمرتی میں گوشت کھانیکی ہدایتیں دام مارگیوں نے

www.kitabmart.in

لکھدی ہیں ہم اُس گند کو نہیں مانتے۔

جواب اول تو رہے دور وہ نالونسی ہمارے ۔۔ پاس آ کر تو گھبرا کر سوالون سے ہمارے

دا وجی واہ خوب گریز کا پہلو نکالا۔ بھلا جب منوسمرتی میں گند بھر گئی تو اُسی گندی کتاب کے حوالون سے نام ستیارتھ پرکاش بھی بھری پڑی ہو اسکو کیوں مانتے ہو۔ تمہارے خود گرو ہندو تے پیکرام جمانے منوکی تحریف کی اور اپنی اپنی کتابون میں گند ابکر بھر دیا۔ یہ گوشت خوری کی گند ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں بھی ہو سنسکار ودہی میں بھی بھو نکگئی یہانتک کہ وید وغیں جا بجا قربانی کے ذکر ہیں ہم پہلے بھی لکھہ چکے ہیں۔ دیکھو اعتراض نمبر ۳۔ اور بھی سن لو یجر وید ادہیاے ۲۴ منتر سوا نمی) سوم کیلیے ہنس وایو کیلیے بگلا اندر اور اگنی دونوں کے لیے کونچ منتر کیلیے شتر مرغ باجل مرغ ورن کے لیے چکوا چکوی (الینہ) قربان کرتا ہے۔ منتر ۲۳ - اگنی کے لیے مرغا دسنتی کے لیے الو۔ اگنی اور سوم دونون کے لیے نیل کنٹھہ اشونی کماروں کے لیے مور منتر ۱۱ ورن کے لیے کبوتر قربان کرتا ہو منتر ۲۴ سوم کے لیے لوا بٹیر توشتری۔ لوہار کے لیے کولنگ دیوتا کی بیویوں کے لیے رگوشا دیہ گرور گاے مار پرندہ بوجانی بہما) دیو ونکی بہنوں کے لیے گولیکا پرند گھر کی اگنی کے لیے پارس نام پرند قربان کرتا ہو یہ بہی ذکر ۲۶ و ۲۸ منتر وغیں قربانی کا ذکر ہے کہ آخر کار سماج جلیسر ضلع ایٹہ نے بہی یجروید میں بالخصوص بلدان تسلیم کرلیا دیکہو ویدپرکاش نمبر ۵ جلد ۱ مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء صفہ دیکہو دام مارگیون نے منوسمرتی ستیارتھ پرکاش سنسکار ودہی محرف کرکے وید وغیں بہی آخرکار گند بہری دی۔ دیکہو تمکو گریز کا کوئی پہلو نہیں مل سکتا۔ پہر جب منوسمرتی جا بہارت رامائن محرف ہوگئی تو اب تمہارے پاس اصل کتاب کونسی باقی رہگئی۔

(ب) مسلمان لوگ جو جانور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھکر ذبح کرین وہ تو پاک ہے ویسے کاٹا جاوے تو ناپاک ہو۔

جواب) مسلمان ہر کام اللہ ہی کے نام سے شروع کرتے ہیں اسمیں برکت ہوتی ہے پہر غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ ضرور نجس ہوگا جسمیں شرک کی گند ہوتی ہے۔ دیکہو اس عقیدہ کی

www.kitabmart.in

تائید منوجی نے بھی کی ہے کہ جو حیوان منتر پڑھکے شاستر کے حکم کے موافق ذبح کیا جاوے اسکو برہمن ہمیشہ کھائے اور جو بغیر منتر کے مارا جائے اُسے کبھی نہ کھائے منو دہرم شاستر ادھیائے ۵ شلوک ۳۶۔ اور بھی دیکھو دید پرکاشک نمبر ۱ مطبوعہ ۱۹۱۶؁ء اسی سنہ ۱۹۱۲؁ء زیر منتر رگوید ادھیائے ۱۔ منڈل ۱۔ اسوکت ۴۔ پرسماجی منتر رگوید مسلمانوں کی تائید کرتے ہیں بسم ہر ایک کام جو ایشور کا نام لیکر شروع کیا جائے اور اسکے انجام کے لیے اسیکا بھروسہ کیا جاتا ہے وہ ہمیشہ خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پاتا ہے اور پرمیشور ہمیشہ ایسے شخص کا مددگار رہتا ہے پس ہر شخص پر فرض ہے کہ جس کام کو اپنی ہمت سے شروع کرے اسکی نیک انجامی کے لیئے ایشور سے مدد کا خواستگار ہو"۔ ہائے مہاشہ جی تم تو مسلمانوں پر ایسے خفا ہوے کہ خود اپنے مسلمہ اصولوں پر بھی حملے کرنے لگے۔

اعتراض ۱۲؁ ہم الکھدھاری کا حوالہ نہیں مانتے وہ سنسکرت نہیں جانتا تھا۔

جواب۔ مانو نہ مانو جانِ جہان اختیار ہے ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

الکھدھاری تم سے زیادہ سنسکرت جانتا تھا اُسنے اپنشدوں کے ترجمے کیے ہیں تمنے خود اپنی سنسکرت دانی کا ایک نمونہ دکھلایا سناتن دھرمیوں کے ترجمے تم نہیں مانتے عیسائی برہمو دیو سماجیوں کے ترجمے تم نہیں مانتے دیانند جی کی تصنیفات کے جو ترجمے ہوے ہیں اُنمیں پنڈتوں کا تصرف بتلاتے ہو ویدوں کے لفظی ترجمے جنپر تمام سماجوں کا اتفاق ہو چھپوا کر شائع نہیں کرتے یہانتک کذب سے بچنے کے لیے اپنے گرنتھوں سے بھی انکار کر جاتے ہو۔ اسکے متعلق اپنے سوامی جی کا بیان خوب غور سے سنو جینیوں کی کتابوں میں ایک ہی بات کو بار بار اعادہ کرنے کے لاکھوں نقص موجود ہیں اور اُن کی یہی عادت ہے کہ اگر اُن کی کوئی کتاب کسی دوسرے مذہب والے کے پاس ہو یا چھپگئی ہو تو کوئی آدمی اُس کتاب کو غیر مستند کہدیتا ہے مگر یہ بات اُنکی لغو ہے کیونکہ اگر کسی کتاب کو کوئی مانتا ہے اور کوئی نہیں مانتا تو اس سے وہ کتاب جین مذہب سے باہر نہیں ہوسکتی البتہ جسکو کوئی نہیں مانتا ہو اور نہ کبھی کسی جین نے مانی ہو تو وہ ناقابل تسلیم ہوسکتی ہے۔۔۔ مگر کتنے ہی آدمی اس قسم کے بھی ہیں کہ اس کتاب کو مانتے اور جانتے تھیں مگر مجلس میں یا مباحثہ میں بجائے جواب ۔۔۔ جھوٹ بات کو چھوڑدینا ہی جواب ہے۔ دیکھو ترجمہ دیباچہ ستیارتھ پرکاش ص۱۲ علاوہ بریں

بدھ بڑا بھاری عالم ویدک تعلیم کا ماہر سنسکرت دان گذرا ہی اُسکی تو مانو جو اپنے بدھ شاستر دیپاے ۲ سوترا میں لکھتے ہیں " چونکہ اُن کے وقت کی میعاد غلط ہی اور ان میں پرمیشور کی نشان نہیں ہیں اور وہ خلاف عقل ہیں اسلئے وید پرمیشور بانی نہیں ہو سکتے۔

اعتراض ۲۲ قرانی تعلیم ہے کہ خدا خیر الماکرین ہے دہرمپال سابق عبد الغفور نے بھی اعتراض کیا تھا مولوی ثناء اللہ نے جواب دیا کہ مکر کے معنی خفیہ تدبیر کے ہیں میں کہتا ہوں کہ خدا کو چوروں ڈاکوؤں کی طرح خفیہ تدبیر کرنیکی کیا ضرورت تھی۔

جواب تمکو یہی شایاں ہی کہ تم دیتے ہو دشنام   مجکو یہی زیبا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

اور دہرمپال جی کے اعتراض کا جواب ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم سابق دہرم سنگھ کی کتب اختیار الاسلام و تعلیم الاسلام اور ضرورت زمانہ میں ہی کیوں نہ دیکھ لی۔ خدا منتقم حقیقی کی بابت جو کچھ تمنے کہا اُسکو خود خدا ہی سمجھ لیگا۔ پھر ہم تمکو اس سے بہی زیادہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔ اگر کہنا ہیں مگر اسلامی تعلیم مانع ہی۔ مہاشہ جی بتلاؤ کہ خدا تمکو دکھلائی دیتا ہی اسکا رزق دینا نیک اعمال لوگونکو ثروت دینا نیکو خصال لوگونکو اخیر بارہ دینا دشٹوں پاپیوں کو اخیر بارہ سے محروم رکھنا بھی تمکو دکھلائی دیتا ہی۔ بس خداوند عالم کی تدبیریں تمکو کہاں دکھائی دیں جو کچھ تمہارے پاس ان ویدک فقرات کا جواب ہو ہماری طرف سے کافی تو وہی ہوگا مگر اور بھی سن لو۔ خدا قادر مطلق اور منتقم حقیقی ہی جو انسان اسکے خلاف کوئی سازش یا بد تدبیر کرتا ہی اُسکا عیوض پروردگار عالم اپنی خوش تدبیری سے دیدیتا ہی جسکو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہاں عقل سلیم سے محسوس ہو سکتا ہی مکر اچھا بھی ہوتا ہی اور بُرے معنی میں بھی آتا ہی وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ پ ۲۲ یعنی بُرا منصوبہ منصوبہ کرنے والے پر الٹ پڑتا ہی۔ غور تو کرو اگر مکر کے معنی دغابازی کے ہوتے تو اُسکے ساتھ السیئ (بمعنی بُرا) کا لفظ کیوں آتا۔ معلوم ہوا کہ جہاں لفظ مکر تنہا آتا ہی وہاں مطلق تدبیر کے معنی دیتا ہی تو جب مکر السیئ بُری تدبیر ہی تو مکر الخیر اچھی تدبیر ہونا بھی ضروری ہوگا۔ پس اللہ تعالی نے اپنے کو خیر الماکرین اچھی تدبیر والا کہا۔ اسطرح سے معنی آیت کے یوں ہونگے مکروا (لوگوں نے تدبیر کی) ومکر اللہ (تو اللہ نے بھی تدبیر کی) واللہ خیر الماکرین اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہی جو سب پر غالب آنے والا ہی۔ کہو دوستو کیا اعتراض اور

www.kitabmart.in

قباحت ہو سنسکرت میں وید اناوی پرمیشور اناوی یعنی ازلی کے معنی میں ہو اب اسی اناوی لفظ کو عربی میں عناوی کہتے ہیں جو بمعنی دشمنی کے ہے اسطور سے تو عربی دان بہی کہہ سکتے ہیں کہ پرمیشور عناوی ہو۔ پہر سنسکرت میں لفظ شریر بمعنی جسم ہے مگر فارسی میں شریر برے معنی میں مستعمل ہوتا ہو۔ اسیطرح سنسکرت میں لفظ سنی ہو جو اردو میں دہات (لطف) کے معنی لیے جاتے ہیں پس کیا کوئی سماجی ایسے معنی لینے کے لیے تیار ہو پہر بتلاؤ کہ رگوید منڈل پہلا منتر ا مترجم لالہ گھمنڈا اس اسے اندر تو نے مکار سوشنا کو فریب سے قتل کیا دانا آدمی تیری اس بزرگی سے واقف ہیں اب سماجی دوست و بتلاؤ کہ کیا دانا آدمی کسی مکاری کے فعل سے خوش ہو سکتے ہیں اور پرمیشور (اندر) نے فریب کیوں کیا اور اسکو فریب کرنے کی کیا ضرورت تہی دیکہا یو گندر پال جی حکم کے خلاف منشا معنی لینے والے کا یہ حال ہوتا ہو۔ ہو سکا صدم

اعتراض سورہ الحدید میں ہو مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ یعنی نہیں پہونچتی تمکو کوئی تکلیف مگر وہ لکہی ہوئی ہو پس جب خدا سب کو تکلیف دیتا ہو تو وہ رحیم کیسے ہو سکتا ہو۔

جواب تو لیے چلتا تو ہو اس بزم میں اے دل مجہے ؛ پیش آیگی وہی کمبخت پہر مشکل مجہے کیون بہول کے سے اعتراض کرتے ہو پہلے قرآن سے خدا کی صفت معلوم کرو وہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ (غیب کی باتونکا جاننے والا) عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (سبکے دلونکی باتیں جاننے والا) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وہ (خدا) آگے پیچہے کی باتیں لوگون کی باتیں جانتا ہو اور لوگ اسکے علم سے نہیں جانتے مگر اسیقدر جو وہ بتلادے۔ اب ترجمہ آیت زیر بحث کا صاف اور سیدہا ہے کہ مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ اے لوگو جتنی مصیبتیں زمین پر نازل ہوتی ہیں اور جو تمپر پڑتی ہیں وہ پہلے سے کتاب (یعنی علم خدا) میں موجود ہیں کہو اس سیدہی عبارت میں کیا اعتراض ہو۔ یہ کسی لفظ کے معنی نہیں ہو سکتے کہ خدا تکلیف دیتا ہو واقعی جو کچہہ برائی بہلائی اُنکے اعمال سے ہوتی ہے وہ سب کچہہ اللہ تعالی کو پہلے سے معلوم ہے

www.kitabmart.in

سنو ۲ و ۳ نومبر ۱۹۱۰ء کو تم نے اٹاوہ سماج میں لکچر دیا خدا کو پہلے سے معلوم تھا اور خدا کو پہلے سے
یہ بھی معلوم تھا کہ تمہارے اعتراضات کے جواب سید ناصر علی پہلے قلمی لکھکر تمہاری ہاتھ میں پہونچائیں
گے اسمیں سات سوال ایسے ہونگے کہ تم کو جواب دیتے نہ بن پڑے گا اور تم اسٹیج سے گھبرا کر بار
بار اٹھوگے اور سوالات سے عاجز ہوکر سید ناصر علی کو بُرا کہوگے یہ سب بھی خدا کو پہلے سے ہی
معلوم تھا کہ تم عربی دانی کے مدعی ہو کر تمام دنیا کے مسلمان علمار کو مخاطب کرکے پورانے اعتراض
نئے ظاہر کرکے بچوں کی بھی ہنسی کا موقع دوگے اور خدا کو پہلے سے یہ بھی معلوم تھا کہ صرف اٹاوہ ہی کا
ایک مسلمان سید موسیٰ رضا مختار تمہارے اعتراضات کا مشرح جواب لکھیگا۔ غرضکہ جو کچھ
دنیا میں ہوتا ہے خداوند عالم اُسکو پہلے سے جانتا ہے۔ اب ویدک پرمان سن اور گوید منڈل ۱۰
سوکت ۵ منتر ۲ وید پرکاشک ہے ترو دانوں نہایت اُدتم اکاش سے پرتھوی تک لا تعداد
بیدار تھونکی رچنی میں سمرتھ دُشٹ بھاوو اسے جیوواں سے نفرت کرنے والے اور شریشٹھ
جیووں کو اپسرح کی دینی والی پرمیشور کی اور نیز نہایت اُوتم اکاش سے لیکر پرتھوی تک بہت
سے بیدار تھونکی علوم کی سادھک دُشٹ جیون پاکرموں کی بھوگ کی نت اور جیوماتر کو سکھ دکھ
دینے والی بیدار تھونکے اسباب مذکور الصدر دیو کی گنوں کو اچھی طرح اپدیش کرو۔ سوامی جی
اب بتلاؤ کہ جب نیکی بدی پرمیشور کی طرف سے ہیں تو انسان کا کیا قصور اور جب برائی بھی
اُسی کی طرف سے ہے تو وہ رحیم کیسے ہو سکتا ہے رہاں ویدک پرمیشور کا رحیم ہونا سماجی تسلیم
نہیں کرتے مہاشہ جی پھر تمہارا اعتراض کیوں ہے) ویدک پرمیشور کی صفت سن اور گوید
منڈل (۱۰) سکت ۴۰ منتر ۲۔ اے عورت مرد جیسے دیور کو بیوہ اور سہاگن اپنے خاوند کو
لیکر پلنگ پر جمع ہوتے اور اولاد کو سب طرح سے حاصل کرتی ہے ویسے تم دونوں میاں بی بی
کہاں رات کو اور کہاں دن میں بسے تھے اور کسوقت کہاں رہتے تھے تمہارا وطن پیارا کہاں
ہے۔ دیکھو اگر پرمیشور کا نازل کیا ہوا منتر ہے تو اُسکی ایسی بےخبری کیوں ہے اور سنو یجر وید ادھیائے
۲۳ منتر ۵ اسے ملکر چلنے والے دانا و تم آج ہمارے سامنے آؤ ہمسے الگ نہ مت ہو
میں ڈرتا ہوا تمہارے مافی الضمیر کو اچھی طرح پوچھوں مجکو دیا دکھانے اے ہیر پٹے سے بچاؤ
ان کا مقابلہ ان آیات سے کرکے دیکھو تو جو تم اوپر لکھدی ہیں خدا کی طرف سے تکلیف نہیں

www.kitabmart.in

سے ہو گئی ۔ سن لو اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْہَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا اللہ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ جو کوئی نیکی کرتا ہے اسکو اللہ دوچند کر دیتا ہے۔ (غور تو کرو) اور بڑا ثواب عطا کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ اس پاک تعلیم سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی برا کام کرتا ہو وہ اس برائی کے عیوض مستحق عذاب ہوتا ہے۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ نیکی کرانا چاہتا ہے۔

اعتراض ۔ شیطان نے آدم کو جو پھل کھلادیا اسکا نام خدا نے نہیں بتلایا نہ توریت میں ہے۔

جواب ۔ پھر کسی بت کی عنایت ہو گئی ؞ پھر وہی پہلی سی حالت ہو گئی ؞

مہاشہ جی شیطان کے قصہ سے تمکو بہت دلچسپی ہے جو بار بار زبان پر لاکر ذائقہ چکھتے ہو توریت کی بابت تو یہودیوں اور عیسائیوں سے دریافت کرو وہ جو کچھ تمکو جواب دیں سمجھ لو قرآن کریم کی جس آیت پر اعتراض ہے سنو وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْہَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ہٰذِہِ الشَّجَرَۃَ اور ہم (خدا) نے آدم سے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بی بی (دیکھو انکا نام بتانے کی ضرورت نہ تھی جو سامنے موجود ہیں) باغ بہشت میں بسو اور جہاں کہیں سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ پیو مگر اس (بوجہ قرابت اشارہ کافی ہے نزدیک عقلمندان) درخت کے پاس مت پھٹکنا ۔ آیہ کریمہ خود کسی تشریح کی محتاج نہیں جو چیز کہ بالکل سامنے قریب ہو اسکی طرف اشارہ ہی کافی ہے اسمیں کیا قباحت اور کیا اعتراض ہے۔ دوسرا جواب سنو کہ حضرت آدمؑ اُن کی بی بی جب مخلوق ہوئے تو واقعی اور قدرتاً وہ باغ بہشت کی چیزوں کے نام سے ناواقف تھے اور خداوند عالم نے اپنی مصلحت سے اُسوقت تک کسی شئے کا نام حضرت آدم کو نہیں بتایا تھا اور خلقت عالم مقصود تھا لہذا حضرت آدم سے ترک اولیٰ ہوا جو باعث ایجاد خلق ہوا اسلئے جبھی اُس درخت کے نام کی ضرورت نہ تھی ۔ ہمارے سماجی دوست اپنی عقلوں کو خالق و مالک کے مرتبہ تک پہونچاتے ہیں بس جو کچھ اُن کی عقل و سمجھ میں نہ آوے بس وہی محل اعتراض ہے ۔ یوں سمجھو گندربال جی تمہارے سامنے میز پر ایک مجلد کتاب رکھی ہو جسکو تم نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو (قدرتاً) تمکو نام بھی نہ معلوم ہوگا

www.kitabmart.in

اب مالک کتاب متکلم تمکو اُس کے چھونے سے منع کرنا چاہیئے تو یہاں یہ کہو کہ کیا اسکو اسقدر کہدینا کافی
ہوگا کہ اس کتاب کو مت چھونا" ہر شخص منصف مزاج کہدیگا کہ متکلم کا مطلب کافی ہوجاتا ہے کیونکہ خبر نام
لا دینے سے فصاحت اور بلاغت کلام کی دور ہوجاتی ہے۔ مثلاً متکلم تمسے کہے کہ اس کتاب ستیارتھ پرکاش
کو مت چھونا (حالانکہ تم اس کتاب کا کلام سے پہلے نام نہیں جانتے تھے) اب دیکھو کہ اس فقرہ میں کتاب
کا نام کہدینے سے فصاحت کلام کی دور ہوگئی۔ پس خداوند عالم کو نام بتانیکی ضرورت نہ تھی۔ وَعَلَّمَ
آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا پھر حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام اللہ تعالی نے بتادیے۔ اس سے
پہلے وہ شجرہ ممنوعہ کا واقعہ ہوچکا تھا۔ دیکھو دوستو یہی اعجاز قرآن کریم کا کہ خود ہی جواب ہر ہر بات کا
دیدیتا ہے جو کوئی دوسری کتاب مدعی الہام خود نہیں دیسکتی۔ اب اگر قرآن مجید الہامی نہوتا تو
لفظ ہذہ الشجرۃ نہوتا بلکہ نام درخت کا بتلادیا جاتا اچھا آؤ اب ہم اسی قسم کی ویدونمیں ہی تعلیم دکھلادیں
یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۰۹۔ اے دانالوگو تم لوگ جو ظاہر ہوئے بوٹیاں اور جنکو سنتے ہیں جو
نزدیک ہیں) دیکھو بوٹیونکو نام نہیں بتلائے) جو دور دراز ملکوں میں ہیں ان سب گھاس
پھوس اور بوٹیونکو پاس لاکر اس جسم کا علاج جیسے طبیب لوگ کرتے ہیں ویسے ان بوٹیوں کو سمجھ
سوچکر اس کنواری لڑکی (نام نہیں بتلایا) کو دیجئے" دیکھو نہ دوا کا نام نہ مرض کا نام نہ مریض
کا نام نہ طبیب کا نام نہ متکلم کا نام نہ مخاطب کا نام غرضکہ سب گپ چپ کارروائی ہے۔ ایضاً
منتر ۷۶۔ اے سیکڑوں طرح کے عقل اور تجربے والے آدمیو تم جنکی سیکڑوں یا ہزاروں
رنگونکی بوٹیاں ہیں ان بوٹیوں سے مرے اس جسم کو تندرستی بخشو۔ بعد ازاں آپ اپنے
جسموں کے بھی امراض دور کرو جو تمہارے مکان میں ہیں اُن کو جاؤ اے ماتا تو بھی ایسے کر" پیارے
دوستو یہاں متکلم اور مخاطب دونوں بیمار خواستگار علاج ہیں اور مثل منتر سابق سب حال
لامعلوم ہے۔ ایضاً منتر ۷۷۔ اے بوٹیونکی مانند سکھ دینے والی سندر روپ والی ماتا (نام ندارد)
تیری گھوڑی وغیرہ گائے وغیرہ کپڑے وغیرہ اور گھر اور جائی خالص خدمت کروں" بتلاؤ کہ یہ متکلم فرزند
رشید کون تھا جو دور سے اپنی ماں کو نصیحت کرنا چاہتا تھا۔ اس قسم کے وید منتر ہم بہت سے پیش
کرسکتے ہیں جنمیں پرمیشور نے نام وغیرہ کچھ نہیں بتلائے۔

اعتراض ۴۲ قرآن کی تعلیم ہے کہ آدم کی پشت سے سیدھی طرف سے جو روحیں نکالیں وہ مومن تھیں

الٹی طرف سے جو روحیں نکالیں وہ کافر تھیں۔

جواب۔ واہ جی واہ ؎
ہم وہاں ہیں جہاں سے ہمکو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

جس آیت پر اعتراض ہی وہ تو یہہ ہی وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ[۱] ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِيْنَ ۔ ترجمہ
کرنے سے پہلے لایق فایق عربی دان بوگندر پال جی سے ہم پوچھتے ہیں بتلاؤ وہ کونسا لفظ ہی جسکے یہہ
معنی ہوں کہ آدم کی سیدھی طرف سے مومن کی روحیں اور الٹی طرف سے کافر کی روحیں نکالیں
اگر تم یا تمہارا کوئی مددگار اسکو ثابت کردے تو ۲۵ نسخے بطور تاوان پیش کیے جاوینگے۔ علاوہ
اسکے ہم مان لینگے کہ آریہ دہرم کی طرف سے سچے اعتراضات کیے جاتے ہیں ورنہ فضول
اعتراضوں سے دست کش ہو جاؤ۔ اب ترجمہ بھی سنو۔ اے نبی صلعم لوگونکو وہ وقت بھی یاد
دلاؤ کہ جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے انکی نسلوں کو باہر نکالا[۱] اور انکے مقابلہ
میں خود انہیں کو گواہ بنایا۔ مطلب یہہ کہ خود اولاد بنی آدم کا جسم نقشہ صورت، آنکھہ ناک۔ کان
وغیرہ جملہ اعضا ایسے اللہ نے بنائے ہیں کہ وہ خود ہی اپنی مخلوق ہونے اور اللہ کو خالق رب
ماننے کے گواہ ہیں گویا خود انسان کا دل شاہد ہی کہ ضرور اسکا کوئی خالق ہی اور وہ بڑا زبردست
صناع ہی اور کچھہ نہیں اپنے اپنے چہرونکو دیکھہ لو کروروں مخلوق ہی مگر ایک کا چہرہ دوسرے کے بالکل علیحدہ
ہی غرضکہ انسان اگر اپنی بناوٹ پر غور کرے تو خود سمجھہ لے کہ خدا واحد ہے اور خالق ہے۔

---

[۱] یاد رہے کہ من ظہورہم میں ظہور کا لفظ زبان عرب میں زایدہ آیا کرتا ہی۔ دیکھو قاموس میں اظہرا
هواى وسطهم من کا لفظ وسط کے معنی دیتا ہی اور اظہر کا لفظ زاید ہی یعنی اس فقرہ کے ان کے بیچ
یا انمیں حدیث میں بھی یہ محاورہ موجود ہی دیکھو مشکوۃ باب الایمان صفحہ کمنت بین اظہرنا آپ ہم میں محاورۂ عرب
دیکھو ما افصحک وما خرجت من ظہرانا تو کیا فصیح اور تو ہمہ کہیں الگ نہیں نکلا اور عرب بولتے ہیں کان
بذلتہ عن ظہر قلبہ یعنی وہ دوسرے یاد بر جھوریہ تھا ظہر کا لفظ زاید ہے۔ (فصل الخطاب)

www.kitabmart.in

کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ (یہہ خدا نے منھ سے نہیں کہا تھا خدا کی صفت یہ نہیں ہے کہ وہ مثل انسان کے بات چیت کرے لیس کمثلہٖ شیئٌ کوئی چیز خدا کی مانند نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی بناوٹ سے سوال تھا کہ کیا میں پروردگار نہیں ہوں) سب بول اٹھے ہاں ہم میر اور ہم اسبات کے گواہ میں (یعنی ہمارے جسم کی ساخت خود ہی گواہی دیتی ہے کہ تو ہمارا خالق ورب ہے) (اب خدا کی طرف سے فرمان ہے کہ کہیں ایسا نہو کہ قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اسبات سے بیخبر ہی رہے (یعنی ہمکو کسی نے جتلایا بتلایا نہیں گو خود ساخت انسان کی ہی ایسی ہی کہ غور کرنے سے خالق کا پتہ چلتا ہے۔ خدا نے تاکیداً لوگونکو ہدایت پانے کے واسطے اور شرک سے بچنے کیواسطے کیسی کھلی ہوی بات فرمادی ہے جسپر سوامی جی آج اعتراض کرنے لگے ہیں) اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ یا تم کہنے لگو کہ ہمارے بڑوں نے شرک کیا اور ہم تو اُن کی اولاد تھے جیسا ہمنے اُنکو کرتے دیکھا ہم بھی ویسا ہی کرنے لگے تو کیا اے خدا ہمکو ان لوگوں کی پاداش میں ہلاک کیے دیتا ہے جنھوں نے پہلے غلطی کی (ایسا عذر قیامت میں نہ سنا جائیگا کہ کوئی آریہ یا عیسائی یہ کہے کہ ہمارے تو بزرگ روح مادہ پرست یا تثلیث پرست تھے یا کوئی مورتی پوجنے والا کہدے کہ ہمارے بزرگ بت پرست تھے انسے مواخذہ کیا جاوے نہیں بلکہ ہر شخص اپنے فعل کا ذمہ دار ہے) وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ہم (خدا) تو اپنی نشانیونکو صاف صاف بیان کردیتے ہیں تاکہ یہہ لوگ اسکی طرف رجوع کریں اسکے ساتھ ۳۲ و ۴۳ دیکھو۔

اعتراض ۲۰ مسلمان چوری کرے تو بھی بہشت میں جائیگا ہم کیوں بہشت میں نجائیں جو اچھے اچھے عمل کرتے ہیں۔

جواب۔ کیوں ناامید ہوں دھضا ہی بشر نہیں :: فردوس واعظو کوئی قارونکا گھر نہیں جی تو یہہ چاہتا ہے کہ سوامی جی کے اس اعتراض پر ہم پنڈت دیانند جی کا قول پیش کرکے جب ہو جائیں کہ کبھی بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اسکو جواب نہ دیوے اُسکے سامنے آدمی بے حس مُردے کی طرح خاموش رہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵ مہاشہ جی سنو

www.kitabmart.in

آریہ سماج مسلمانوں کے عقیدے کے موافق مشرک ہیں کیونکہ روح مادہ کو شریک فی الذات
باری تعالیٰ بصفت ازلیت و ابدیت کرتے ہیں لہذا مشرک ہونا ہی ایک گناہ عظیم ایسا ہی جو بہشت
سے محروم کر دینے کو کافی ہو۔ مہاشہ جی روزانہ قرآنی خدا اور ہادی اسلام کو طرح طرح کے خراب
الفاظ سے یاد کرو اور پھر قرآن کریم کے احکام کے موافق تمکو بہشت کی ہوس ہو یہ طرفہ بات ہی بھلا
یوگندر پال جی بتلاؤ کہ کوئی مسلمان یا عیسائی یہودی جینی نیک عمل کرنے والا بغیر ویدوں پر ایمان
لائے ہوئے مستحق نجات (مکتی) پا جانیکا ہو سکتا ہو یا نہیں۔ اگر جواب میں ہاں کہوگے
تو پھر ہم یہی پوچھینگے کہ اس صورت میں آریہ دہرم بالکل بیکار ہوا اور وید شدھی اشدھی
ہوگئی کہ نہیں بلکہ ویدوں کا نزول بھی فضول ہوگیا اور سوامی دیانند جی کی سب محنت رائگاں گئی
لیکن اگر جواب نفی میں دوگے تو پھر تمہارے اعتراض کا بھی وہی جواب کافی ہو جائیگا۔ ہمارے
عقیدے کے سوامی جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۳ بحوالہ منو جی تائید کرتے ہیں کہ جو شخص وید کی
مذمت کرتا ہو وہی ناستک ہی (چاہے جیسے نیک کام بقول یوگندر پال جی وہ کرنے والا ہو) بلکہ یہ
وہی ہیں جنکی بابت وید میں کہا گیا ہو کہ وہ پرمیشور کی ظل حمایت سے محروم رہکر ہمیشہ کی موت
یعنی مرنے جینے کی چکر میں رہتے ہیں (یجروید ادھیائے ۲۵ - منتر ۱۳) دیکھو سماجی دوستو
غور کرو تمہارے سوامی یوگندر پال جی کا اعتراض الٹا ویدوں پر منتقل ہوگیا کہ انسان کیسا ہی
عمل نیک کام کرنے والا ہو لیکن ویدوں کو نہیں مانتا تو وہ ہمیشہ جینے مرنے کے چکر میں رہتا ہی
یعنی اسکی نجات نہوگی۔ مہاشہ جی تم ایسا کوئی وید منتر نکالکر دکھاؤ جسپر (مکتی) نجات کا مدار ہووے
اب سن لو قرآن کریم صاف فیصلہ کرتا ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ خدا شرک کے سوای جسکو چاہے گا بخشدیگا اِنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (غور کرو اپنے اعتراض کے جواب کو) کافروں پر جنت کی نعمتیں
حرام ہیں (پھر سنو) کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کافر لوگ خدا کی شان کے مناسب
اسکی قدر نہیں کرتے اِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ اللہ کافروں کا دشمن ہے۔
اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ جنکے نیک اعمال بدی سے کم ہونگے جہنم میں
جائیں گے وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ جنکے نیک

www.kitabmart.in

اعمال زیادہ ہونگے وہ نجات پائیں گے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں سے زیادہ معزز زیادہ پرہیزگار ہیں۔ سوامی جی کچھ تو غور کرو۔ کیا کفر و شرک کچھ کم گناہ ہیں جو کافر و مشرک کسی طرح سے بہشت کے مستحق ہو سکیں ہاں ایسے لوگ اپنی کا سونکا فائدہ دنیا ہی میں پا دینگے۔

اعتراض ۴۹ ہم خدا کو ایک ہی مانتے ہیں مگر روح اور مادہ کو بھی انادی مانتے ہیں جیسے گھر میں تین چیزیں پاٹ بھی چلینی ہوتی ہیں لیکن انہیں فرق کیا جاتا ہے۔

جواب تمہارے تیغ کا دم دیکھنا ہے چڑھا دو آستیں کھینچو کمر سے

ہاں مہاشہ جی کل آریہ سماج میں سماجی عقیدہ کی صرف یہ ایک بات تمیز بیان کی اگرچہ یہ مضمون الیسا ہے جو ایک مستقل رسالہ کی گنجائیش رکھتا ہے مگر اسکی حقیقت مختصراً ناظرین دلچسپی کے لیے کہینگے کہ کہاں تک ایسا عقیدہ قایم رہ سکتا ہے قبل جواب لکھنے کے ہم اپنے سماجی دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ تم سب کو یہ تمثیل تسلیم ہے اگر ہے تو غور کرو یہ تینوں چیزیں جس گھر میں رکھی ہیں تو وہ گھر انادی (قدیم) لازمی ہوگا جسمیں وہ چیزیں رکھی ہوں یعنی یہ امر لازمی ماننا پڑیگا کہ کوئی نہ کوئی ایسا زمانہ بھی تھا کہ جب وہ چیزیں مکان میں نہ رکھی تھیں پھر مزید غور کرو کہ وہ گھر تک انادی (قدیم) نہیں کہا جا سکتا۔ چہ جائیکہ اسمیں رکھی ہوئی چیزیں کیونکہ ایک ایسا زمانہ بھی لازمی ہوگا کہ جب وہ گھر بھی موجود نہو اسواسطے کہ ان سب کے واسطے کسی زبردست فاعل (مکان بنانے والے اور اسمیں چیزیں رکھنے والے کی ضرورت لاحق ہوئی) اسواسطے وہ چیزیں مع اپنے ظرف (گھر) کے انادی نہیں ہو سکتیں بلکہ حادث ہوئیں۔ یہ ہے یوگندر پال جی کی نئی منطق۔

اب سنو کہ جب روح مادہ بھی خدا کی طرح ازلی اور ابدی ہوئے تو خدا اپنی صفت ازلیت اور ابدیت میں واحد لا شریک نہیں کہا جا سکتا لہٰذا ایسے عقیدہ میں صفت خداوندی ناقص ہوئی اور ناقص خدا خدا نہیں ہو سکتا۔ اور بھی سنو کہ جب روح اور مادہ مثل خدا کے ازلی اور ابدی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے کیسے قبضہ میں آگئے اور خدا کو ان کے تصرف کا کیا استحقاق ہو سکتا ہے اگر یہ کہو (جو اکثر نادانوں کو سمجھا دیتے ہو) کہ خدا طاقتور ہے جیسے راجہ اپنی رعیت پر قابض ہوتا ہے تو یہ مثال ہی چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ راجہ کا رعیت پر قبضہ ابتدائً بالجبر ہوتا ہے اور بعد جنگ و جدال کے

www.kitabmart.in

سیاست کے ساتھ ایسی صورت میں خداتعالیٰ عادل و منصف نہیں رہ سکتا لہذا اُس پروردگا
کا روح مادہ پر تصرف اور قبضہ ہی قطعی اور یقینی ثابت کر رہا ہو کہ خدا اُنکا خالق و مدبر ہو اور سنو کہ
جو شئے کہ کسی دوسری شئی کی ہم زمانہ ہو تو اُس شئی کو اپنے ہمزمانہ شئے (روح۔ مادہ) کے خواص
کیسے معلوم ہونگے اس سے ظاہر ہوا کہ اس ہمزمانہ شئے کی خاصیت کے معلوم ہونیکا وقت اور ذریعہ
یہی ہونا چاہیے (اسکے جواب میں سماجی دوست بے فائدہ مثالیں دیکر دفع الوقتی کر جاتے ہیں
اس سے بھی روح مادہ کا حدوث لازم آئے گا کیونکہ ذریعہ خلق اور وقت پیدائیش جاننا چاہیے
اسکے برخلاف اگر مانیں یعنی ایک ایسا وقت تسلیم کرلیں کہ جب ایک شئی (خدا) اپنی ہمزمانہ شئی
(روح۔ مادہ) کی خاصیت سے ناواقف ہو تو نعوذ باللہ خدا پر نقص وارد ہوتا ہو اور خاصیت
کے معلوم ہونے کے قبل کے زمانہ میں پرمیشور کے واسطے تعطل لازم آتا ہو جو پرمیشور کی صفت
کے خلاف ہوا۔ سوامی دیانند جی نے پرمیشور کو عجب پیرایہ میں پرمیشور کو سروشکتیمان (قادر
مطلق) مانا ہو کہ سروشکتیمان کے معنی صرف اسیقدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام
پورے کر سکتا ہو۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس ۲ اگرچہ یہ تعریف بالکل غلط ہوتی ہو کہ جب روح مادہ
ازلی و ابدی ہیں اور بغیر اُن کے پرمیشور کسی چیز کو نہیں بنا سکتا پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہو کہ پرمیشور
کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہو درحالیکہ وہ روح مادہ کا مثل ایک معمولی عاجز
شخص کے محتاج ہے پس وہ قادر مطلق نہ رہا اگر خدا سروشکتیمان (قادر مطلق) واقعی ہے
تو لفظ قادر مطلق کا خود ہی ہر طرح کی قید سے پاک و مبرا ہو لہذا وہ روح اور مادہ کا بھی یقینی خالق ہو
اسکی تائید میں سوامی جی کا فرمان سنو "پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے
سبکو (مع روح و مادہ) بنانا اور قابو رکھتا ہو۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۴۔ ہم سوامی جی کا
دوسرا قول پیش کرتے ہیں کہ "یہ تمام کائنات جو نظر آتی ہو اُسکو پرمیشور نے بنایا ہو وہی حفاظت
کرتا ہو جبوقت یہ ذروں سے بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اُسوقت یعنی پیدائیش کائنات سے
پہلے ست (غیر محسوس حالت) یعنی شونیہ آکاش بھی نہیں تھا کیونکہ اُسوقت اسکا کچھ کاروبار
بھی نہ تھا ست (پرکرتی) یعنی کائنات کی غیر محسوس حالت جسکو ست کہتے ہیں وہ بھی نہ تھی اور پرمانو
(ذرے) بھی نہ ہونیکا مثل بھالرگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۷ ورگ ۱۷ منتر ۱ دیکھو اسکی کوئی بھی نے

www.kitabmart.in

ہستی کہتے ہیں اور پرمانوں (ذرات) کا حادث ہونا صاف طور پر ثابت ہوتا ہے اور بھی سنو روح کا تعلق جسم سے ہے اور وہی جسم میں متصرف ہے تو کیا ایک ہی روح ہے جسکا تعلق جملہ ابدان کے ساتھ ہے یا ہر بدن کے ساتھ علیحدہ روح متعلق ہے۔ ایک ہی روح کے تعلق کو تو کوئی ذی عقل نہ تسلیم کریگا کیونکہ ظاہر تجربہ شاہد ہے کہ ایک کے علوم اور محسوسات سے دوسرے کو اصلاً خبر نہیں ہوتی اگر جملہ ابدان کی ایک ہی روح ہوتی تو جو حالتیں ایک کو پیش آتیں اُنکا ادراک سب کو ہوتا۔ دوسرے طور پر سمجھ لو کہ قرآن کریم کو جسطرح سے ذی شعور مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے اُسی طرح سے یوگندر پال جی بھی سمجھتے ہوتے لیکن ایسا نہیں ہے تو ظاہر ہوا کہ ایک روح کا تعلق تمام ابدان سے نہیں ہے اور نہ ایک ہی روح کسی جسم میں سزا کی تکلیف اور کسی جسم میں جزا کا لطف اٹھا سکتی ہے لہذا متعدد روحیں ماننا لازم آئے گا۔ اب دیکھو ہر ایک کی صورت اور خاصیت جدا جدا ہے تو روح کے لیے مابہ الاشتراک ہونا چاہیے اور ایک مابہ الامتیاز بھی جسکی وجہ سے باہمی امتیاز حاصل ہو غیر مابہ الاشتراک ہونا ضروری ہے۔ اب وہی شئے مشترک جو مابہ الامتیاز کو قبول کیا ارواح کا مادہ ہوگی۔ لامحالہ یہ ارواح مسبوق بالمادہ ہونگی یعنی اُن کے قبل مادہ کا ہونا ضروری ہے تو ارواح قدیم نہیں ہوسکتیں بلکہ حادث ہونگی۔ دیکھو ضیاء الاسلام نمبر جلد ۱ صفحہ ۳۳ پیارے ستر دو ذرا تو غور کرو کہ روح قدیم نہیں کسی طرح نہیں ہوسکتی بلکہ مخلوق حادث ہے کیونکہ رحم میں انسان کا جسم بنجانے کے بعد اُس نطفہ میں روح کے قبول کرنے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ آئینہ میں صیقل کرنے کے بعد صورت پیدا ہوتی ہے۔ اور بھی ایک بڑی دلیل حدوث روح کی یہ بھی ہے کہ اگر روح کو مع اپنے گن سبھاؤ اور خواص وصفات کے بغیر کسی خالق کی سمجھ لیں جسکے وجود میں خدا کا ہاتھ بھی نہیں لگا بلکہ وہ سب خود بخود مع اپنے تمام صفات کے مثل خدا کے قدیم ہے تو پھر خدا کے وجود پر بھی کوئی عقلی دلیل نہیں رہتی اسواسطے کہ خدا وند تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اسی سے ہوتا ہے کہ وہ علت العلل سب فیوضات کا منبع ہے اور کوئی وجود ایسا نہیں ہے جو اُسکے احاطۂ خالقیت سے باہر ہو جب روح مادہ مع جملہ خواص کے ہمیشہ سے خود بخود ہے تو صرف جوڑ توڑ کے لیے خدا کی حاجت نہیں رہتی پس روح کا اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ اُسکا تصرف اور قبضہ مالکیت اُسکی صفات وخواص سے واقفیت یہ تمام اسور روح کی حدوث پر قطعی اور یقینی دلائل ابطال تناسخ کے واسطے ہیں جنکی تردید سماجی

www.kitabmart.in

دوستوں کے خلاف فیصلہ کرنے والی ہوگی۔ یعنی کہ روح مادہ انہیں سے اگر ایک بھی حادث ثابت
ہوجائے تو پھر دوسرے کا حدوث بھی لازم آئیگا جس سے کوئی شخص گریز نہیں کرسکتا۔ سماجی دوستو تم
ہوشیار ہو کر سنو کیونکہ تم کسی دوسرے کی بات ماننے والے نہیں اسواسطے ہم تمہارے گرو کا حکم سناتے ہیں۔
سمولاس آٹھوں میں پرکرتی کو حادث تسلیم کیا ہے "اوس پرش (پرمیشور) نے پرتھوی (زمین) کے بنانے کے لئے
پانی سے رس کو لے کر مٹی بنایا اسی طرح اگنی کے رس سے پانی کو پیدا کیا اور آگ کو ہوا سے ہوا کو آکاس سے آکاش کو
پرکرتی سے (دوستو غور کرنا) اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یہ تمام قدرت اور صنعت اوسکی ہے۔ اگر یہ اردو
ترجمہ ہو کا ترجمہ بابو نہال چند مطبوعہ مفید عام پریس لاہور۔ ستیارتھ پرکاش عام طبع سنہ اور جو تمہارا گرو کی ہے جسپر تم خیال ابطال
اور شکست کے احتمال سے گریز کر جاؤ لیکن منصف مزاج فیصلہ کرسکتے ہیں کہ پرکرتی مخلوق حادث
ہے پس روح بدرجہ اولی حادث ہوگی جو رحم میں جسم بنجانے کے بعد مخلوق ہوتی ہے لہذا نتیجہ
یہ ہوا کہ یہ عقیدہ کہ خدا روح مادہ تینوں انادی شل ہاتھ جکی یہ جیلنی موجودہ اندر مکان باطل ہوا
یوگیندر پال جی کوئی وید منتر پیش کرتے جس سے معلوم ہوتا کہ روح مادہ انادی ہیں۔ ہمنے اسکی تردید میں
تو وید منتر ہی پیش کردیا مہاشہ جی سید ناصر علی صاحب کا یہی چوتھا سوال تھا جس سے تم سبکدوش
نہوئے اور نہو سکو گے سوامی جی قرآن کریم سے صفت خداوندی سنو اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو
ہمیشہ زندہ اور سب ملک کا تھامنے والا۔ نہ اسکو اونگھ ہے نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو آسمان و زمین ہے
کون ہے جو اسکے پاس بغیر اسکے حکم کے سفارش کرسکے وہ لوگوں کے آگے پیچھے کی باتیں جانتا ہے اور لوگ اُسکے
علم سے کچھ نہیں جان سکتے مگر اُسیقدر جو وہ بتلادے اسکی حکومت و علم نے تمام آسمان اور زمینوں کو گھیر لیا ہے
اور وہ اُسکی نگرانی سے تھکتا نہیں اور وہ بڑا بلند بڑی عظمت والا ہے ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وہ خدا پیدا کرنے والا ہے نمونہ بنانے والا ہے ہر چیز کی
تصویر بنانے والا ہے سب نیک نام اُسی کے لئے ہیں ایسے وید منتر نکال سکو تو دکھلاؤ۔ سماجی دوستو تمہاری

www.kitabmart.in

یوگندر پال جی کے اعتراضات شمار میں انچاس ۴۹ ہوئی وہ بھی ایسی بودے جنکا جواب ہر مسلمان دے سکتا ہی حالانکہ مہاشہ جی نے کل مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ روم و ایران و عرب وغیرہ تمام جہان کے مسلمان ملکر بھی جواب دے نہیں سکینگے۔ دیکھو یہ ہی اسلامی اعجاز کہ آج ہر ایک شخص نہایت آزادی سے فوراً جواب دینے کو تیار ہی ناحق کی شیخی بگھارنے والے کو مسلمان لوگ کچھ اور ہی نظر سے دیکھتے ہیں ایسی اکثر سطریں جنمیں تکبر اور نخوت کے فقرات کو چھوڑ دیا ہی۔ سید ناصر علی صاحب نے دوسرے پرچہ کے آخر پر انمیں سے کچھ لکھدیئے ہیں اور جواب بھی مناسب دیدیا ہی۔ آؤ اب ہم ایک ایسا اعتراض تمکو بتلاتے ہیں جنکا جواب قیامت تک ہو نہ سکیگا اور تعداد اعتراضونکی بھی پوری پچاس ہو جائیگی اور اعتراض بھی سر پر ہو۔ سنو

اعتراض ۵۰ مسلمان لوگ زبان سے مدعی ہیں کہ خدا وحدہ لاشریک قابل پرستش ہی مگر ہر مسلمان روزانہ پنج وقت نماز میں ایک شخص مسمی برحمۃ اللہ پر سلام بھیجتے ہیں۔

کیوں جی ہی کوئی مسلمان جو جواب دے سکے۔

نالۂ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر　　　اب جگر تھام کے بیٹھو میرا نمبر آیا

دوستو ہماری سوالات کے جواب بھی مہربانی کر کے دینا

(الف) سوامی دیانند جی کی پیدائش سے ...... دو سو برس پہلے وید چھپی ہوئی تھی کہ نہیں۔

(ب) چھپے تھے تو کس پریس میں اور چھاپنے والے کون اور کس مذہب پر تھے (ثبوت تمہاری معتبر اور مسلمہ کتاب سے درکار ہی) (ج) ہر دو صورت الف اور ب میں وید جن لوگوں کے قبضہ میں تھے وہ معتبر اور سچے لوگ تھے یا اسکے خلاف۔ صورت اول میں ویدوں کے نزول و عقاید میں آریہ سماج کو اُنسے اختلاف کیوں۔ دوسری صورت میں ویدوں کے محفوظ عن التحریف ہونیکا کیا ثبوت جبکہ راماین مہابھارات و منوسمرتی تحریف سے نہ بچ سکیں۔

(۲) رگوید سام وید اتھروید یجروید ہر ایک کے منتر سے ہر ایک کے ملہم کے نام ثابت کرو۔

(۳) (الف) کیا آریہ صاحبان کو یہ تسلیم ہی کہ وید کے جس جس منتر کو جس جس رشی نے سمجھا تھا اُنکے نام ہر منتر پر درج ہیں یا یہ رشی سب ملہمان وید کے ہمزمانہ تھے یا مختلف زمانوں میں ہوئے۔

(ب) اگر ہمزمانہ تحریر نہیں سے چار ملہمان وید پرمیشور نے کیوں چن لئے جس سے الشور کی فدا ری

www.kitabmart.in

لازم آتی ہے جو آرین اصول الہام کے بالکل خلاف ہے (ج) صورت الف میں بتلاؤ کہ ملہمان وید خود
وید و نکو سمجھے ہوئے تھے یا نہیں اگر تھے تو پھر رشیوں کے نام کی ہر ہر منتر پر کیا ضرورت تھی۔ نہیں سمجھے تھے تو
وید پر خود ملہمان کیسے اور کیا عمل کر سکے اور انکو کسی دوسرے شخص غیر آریہ نیک کار پر کیا فضیلت ہو سکتی ہے
(د) صورت الف میں اگر مختلف زمانوں میں مختلف رشی ہوئے تو کب انہوں نے وید منتروں کو کس سے
اور کیسے سمجھا۔ (ہ) ملہمان وید کے اور سب سے پہلے وید منتر سمجھنے والے رشی کے درمیان بصورت
د کتنا فاصلہ ہوا اور اس فاصلہ میں وید پر عمل کرنے کا کیا ذریعہ تھا۔

۴۔ الہام ضرورت کے وقت ہوا کرتا ہے یا بلا ضرورت۔

۵۔ ملہمان وید کی اصلی زبان کیا تھی (اگر کچھ نہیں تو پھر ایک دوسرے کی بات کو کیسے سمجھتے ہوں گے اور
کاروبار انکا کیسے انجام پاتا ہوگا۔) اور وہ کس ملک میں رائج رہی اور اب بھی کہیں ہے یا نہیں۔

(۶) سوامی دیانندجی کا اصلی نام خود ان کے والد کا دھرا ہوا تھا یا کسی اور کا صورت اول میں
بحوالہ معتبر اور صورت ثانی میں انکا اصلی نام انکے والد کا نام قوم اور سکونت بحوالہ معتبر ثابت کیجئے

(۷) کوئی نیک کار غیر دیانندی شخص نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو سماج میں
داخل ہونے کی انکو ضرورت کیا ہے۔ دوسری صورت میں انکے نیک اعمال کا کیا بدلہ ہوگا۔

جو صاحب ہماری اس کتاب کا جواب الجواب لکھنے پر قلم اٹھائیں بزعم ہمارے اور نیز سید ناصر علیصاحب
کے اول سوالات کے جوابات دینا لازمی ہیں۔ دویم جو صاحب کچھ جواب میں لکھیں اس سے ہم
مطلع کر دیں۔ سویم یہ کہ خلاف تہذیب کوئی بات نہو۔

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے امیر
پھر ملینگے اگر خدا لایا

خاکسار سید موسیٰ رضا
مختار عدالت اناؤ

حاشیہ متعلق سوال نمبر ۲۔ جواب میں کہیں پہلے اعمال کہ جس کا ثبوت دینا ہے کیونکہ سوال ایسی دنیا کی بابت ہے کہ جس کے پہلے کوئی
دنیا نہ تھی یعنی سب سے ابتدائی دنیا اسکا جواب اگر یہ دو گے کہ سماج کا یہ اعتقاد ہے تو پھر روح مادہ اور پرمیشور کے علاوہ
دنیا بھی انادی (قدیم) ماننا پڑیگا اور خدا کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

www.kitabmart.in

مسلمانوں کی تعلیم کا حامی

مسلمانوں کی ترقی تعلیم میں کوشش کرنا

مسلمانوں کی تعلیم میں جو رکاوٹیں پیدا ہوں اون کو دور کرنا

اسلامی کالجوں اسکولوں اور انجمنوں کی حمایت کرنا

مسلمانوں کو تعلیم کی طرف مائل کرنا البشیر کا سب سے بڑا مقصد ہے

البشیر اٹاوہ سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ

معہ محصول ڈاک معمولی کاغذ پر للعہ سالانہ

www.kitabmart.in

ہوجاؤ اور نیز یہ بھی بتلاؤ کہ اگر انسان ہی کی روح بشو کے جون (جسم) میں ہو تو وہ کون لوگ ہیں (غصہ میں بھر کر کہیں گوشت خور مسلمانوں کو نہ بتلا دینا) امید ہے کہ ہم کو سماج میں منھ کرنے والے دوست بھی غور کریں گے اور مسئلہ تناسخ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم بھی اون کے حامی ہوکر کہیں گے کہ پشو سے اور انسان سے کوئی تعلق نہیں انسان اشرف المخلوقات ہے اور پشو ایک حقیر جانور ہے۔ اب ہم ہی اپنے دوست لیکھرام جی سے پوچھتے ہیں کہ وید میں لفظ تری وشٹپ آیا ہے اور اوس کی نسبت سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ بگڑ کر تبت ہوگیا جہاں وید وں کا پرکاش ہوا کیا تمام جہان کے اور پرلوک تک کے ودوان پنڈت صاحبان مگر بھی یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ تری وشٹپ سے تبت کس طرح سے ہوگیا۔ ہاں ہے

کس نیاموخت علم تیر از من　　　　که مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

اعتراض۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آریہ گورنمنٹ کے باغی ہیں۔

جواب۔ کیا چھپے راز اپنی دل شیدائی کا　　　　عرصۂ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

مہاشے جی تم نے غلیل سلطان اٹاوہ والے جلسا ز کا مقدمہ اخباروں میں دیکھ لیا مگر پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بہادر نے جو الفاظ آریہ سماجیوں کی نسبت ہندوؤں کی ایک معزز ڈیپوٹیشن کے سامنے فرمائے وہ نہ دیکھ پائے جس سے مولوی صاحب کے کہنے کی تصدیق ہو جاتی اور تم کو ناحق اعتراض کرنے کی تکلیف نہ اوٹھانا پڑتی۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کا ذوالقرنین دیکھو آگرہ آریہ سماج کے مقدمہ میں آریہ سزایاب ہوئے اوس میں عدالت کا جملہ تمہاری توجہ کے قابل ہے سنو۔ "اگر ان لوگوں کو سزائے سخت نہ دی جاوے تو وہ دیگر مذہب پر بھی ایسے غیر مہذب حملے کریں گے"۔ اب کہو تمہارے انصاف کی داد کون دے۔

اعتراض۔ تیرہ سو برس تک ہمارے مندر گرائے گئے ہزاروں گائیں کاٹی گئیں۔ ہزاروں بچے قتل ہوئے

جواب۔ مطلب کی تم سنو تو ذرا کوئی کچھ کہے　　　　جب لب پہ شور غنا ہو تو کیا کوئی کچھ کہے

سنو تمنے اعتراض کے تین ٹکڑے کئے ہیں ایک مندر کا گرایا جانا۔ دوسرے ہزاروں گائیں کاٹی جانا۔ تیسرے ہزاروں بچے قتل کئے جانا لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تینوں باتوں میں سے مسلمان ایک کے بھی ملزم نہیں ہیں۔ اور نہ اسلام نے ان باتوں کی بنیاد ڈالی۔ ہاں گائیں کاٹ کاٹ کر ضرور کھاتے ہیں جو لذیذ چیز ہے۔ وہ بھی شریعت موسوی میں جائز تھیں۔ اور اسلامی شریعت میں بھی جائز ہیں اب تینوں امور کا مفصل جواب لکھنے سے قبل ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تیرہ سو برس کی مدت تمنے کس تواریخ سے بیان کی ہے

www.kitabmart.in

اگر تم یا تمہارے پیرو اس بات کو ثابت کردیں کہ مندر کا گرانا گائے کاٹنا بچوں کا قتل کرنا تیرہ سوسال
سے قبل نہ تھا تو سو روپیہ تاوان کی ادائگی کے ہم ذمہ دار ہیں نہ ثابت کرسکو تو اپنے جھوٹے اتہام کو
واپس لینا اب سن لو کہ مسلمانوں کے قدم جب سے ہند میں آئے ہیں اوس کو کون نہیں جانتا اگر مسلمان
لوگ مندر گراتے تو آج ہزاروں برس کے مندر نظر بھی نہ آتے کسی تواریخ سے تو ثابت کرو کہ مسلمانوں نے
فلاں مقام کا مندر گرایا کہیں سلطان محمود غزنوی کی کارروائی تو دل میں نہیں کھٹکتی ہے کہ قیمتی بت توڑ توڑ کر
زر نقد اپنے وطن کو لے گیا اور تمہارے پجاری بزرگوں کو بتوں کے ماتم میں سوگوار کر گیا لیکن سماجی ممبر ہو کر
بھی تم کو اون کی ماتم پرسی اسقدر عرصہ کے بعد کیوں ہے جو اپنے مندر تلانے ہو اور بت شکنی پر مسلمانوں سے
نفرت ظاہر کرتے ہو آریہ دھرم پر حالانکہ بت شکنی اور مندر شکنی کی شکایت سن کر تمہارے سوامی جی تم سے ناراض
ہو جاویں کہ مورتی پوجن کی محبت عود کر آئی اور علی الاعلان آریہ سماج میں کھڑے ہو کر مندروں کو اپنا بیان
کرکے بت شکن (مسلمان) لوگوں کی بت شکنی کی شکایت کرنے لگے۔ سچ ہے آریہ سماج لاکھ مورتی کا کھنڈن
(رد) کرے لیکن وید کی اصل تعلیم کے عالم پنڈت یوگندر پال نے ویدک دھرم (مورتی پوجن) ظاہر کر دکھایا
تماشہ جی تمہاری مندر سے ہمدردی ظاہر کرنے پر سناتن دھرم والے تم سے بہت خوش ہوں گے کہ وید کا اصل
اصول تمہارے دل میں جگہ پائے ہوئے ہے غرضیکہ مندر مسلمانوں نے نہیں بلکہ بودھوں نے گرائے ہیں
اب حصہ دوئم لیجئے سو واقعی مسلمان ہماری صلاح مان لیں کہ گائیں نہ کاٹا کریں اور جو گائیں دودھ دینے سے
بیکار ہو جایا کریں اون کو سماجی دوستوں کے ہاتھ فروخت کرکے قیمت لے لیا کریں۔ بلکہ ہمارے سماجی
دوست تو اون کو تھوڑی قیمت دینے پر راضی ہو جائیں گے، اور مسلمانوں کی غذا بیل بھینس، بھیڑ بکری۔
وغیرہ کافی ہوگی اور سماجی دوستوں کو پھر کوئی اعتراض کا موقع نہ ملے گا۔ کیونکہ مسلمانوں سے ان کو نفرت
صرف گائے کاٹنے پر ہے جو آریہ ورت میں بہت پہلے وید کی تعلیم کے اثر سے کٹتی تھیں۔ دیکھو بیان اشٹ
اشٹا اور جو اشارہ گوشت خوری کی طرف ہو تو ہم تم کو قدیم دوکانوں کی سیر کرائیں بسنو۔ ساکن جاندار متحرک
جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی۔ بن ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی۔ بزدل دلیروں
کی منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۲۹ اور بسنو اگر حیوانات نباتات دونوں میں اور دونوں گیان

۱ سماجی دوستو اس امر کا اعلان جلد مشتہر کرادو تو ہم اپنے برادران اسلام سے تمہاری ہمدردی پر تحریک کریں پھر دیکھیں
تم لوگ سماج کی کیسی کھپت ہے۔ ورنہ طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے ستیارتھ صفحہ ۶۷

www.kitabmart.in

رہتے ہیں اور سکھ دکھ بھوگتے ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مُرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھ سکتا بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ استھرہ ۲۸۵ " پتر انا ج کند مول پھل وغیرہ سے ایک مہینہ تریپت رہتے ہیں مچھلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے گینڈے کے گوشت سے بارہ برس" وسو سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ا سے ۴ انگ اور ادھیائے ۷ ، ۸ شلوک ۱۲ وشسٹ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۳۹ و ۴۰۔ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق وام دیو اور وسوامتر کا بطور نظیر بھیڑ کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کھایا تھا وس ۴ ۱۰ اسے ۱۰۸ انگ "جو گوشت شاستر میں شدھ ہے جو اسے نہیں کھاتا۔ وہ اکیس جنم پشو ہوتا ہے" منو سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۳۵ "جو مکھن چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہوں وہ سب لذیذ میٹھی اور گھی میں تر ہوں" اتھر وید ادھیائے ۱۸ انوواک ۴ منتر ۴۲ "کچا گوشت کھانے والے کو تو جلا ڈال" سام وید مطبوعہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۰ فصل دوئم پر پاٹھک ۳ (صاف ظاہر ہے کہ کچا گوشت کھانے والا مجرم ہے نہ کہ پکا گوشت کھانے والا) "اے اندر بھورے گھوڑوں کے ساتھ جو مور کے پروں کی سی دموں سے خوش ہوتے ہیں یہاں آ تو کوئی تری رفتار ایسی نہ روکے جس طرح کہ چڑی مار چڑیا کو روک لیتے ہیں (ویدوں کے زمانہ میں چڑیمار کا ہونا گوشت خوری کی کامل دلیل ہے) اے اگنی ہم تجھکو روشن کرینگے تاکہ ہم کو بہت دولت بھیجے۔ پس اے جوان بچھڑے بڑے جڑ ہا دے (قربانی) کے واسطے آسمان اور زمین سے ہمارے پاس آنے کو کہہ" سام وید باب اول فصل دوئم پر پاٹھک ۵ منتر ۳ (سماجی دوستو دیکھو مرغ اور قربانی دونوں موجود ہیں۔) "براہمنی کے لئے گائے کی قربانی کی جاوے (دیوتو کب سے گائے کاٹنا شروع ہوا) رگوید اشٹک ۲ ادھیائے ۳۔ سوکت ۶ و منڈل ۶ سوکت ۱۶ و اشٹک ۴ ادھیائے اکیس وغیرہ میں گائے کی قربانی و گوشت کھانے کی صریحی اجازت اور تین سو بھینسوں کی سوختنی قربانی درج ہے۔ تالی بجانے والے سماجی دوستو کچھ تو غور کرو اور یہ بھی سُن لو "جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو دیکھتے ہیں کہ کب ہوم ہوگا اور جو یہ کہتے ہیں کہ پاک اور خوشبودار ہوم کرو۔ اور جو دیوتا گھوڑے کے ہوم کی خواہش کرتے ہیں۔ اونکا سنکلپ ہمکو سود مند ہو" یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۳۵ منتر ۴۲ میں بھی گھوڑے کی قربانی کا ذکر موجود ہے دوستو اگر تم کہدو کہ سوامی جی اپنے قول کے خود ذمہ دار ہوں گے تو ہمارا بھی روئے سخن انہیں کی طرف

www.kitabmart.in

ورنہ تم سب ذمہ دار ہوا ہی اور سنو سوامی دیانند جی کیا ہی مجرب نسخہ بتلاتے ہیں۔ "غلہ وغیرہ کا خواہشمند گوسفند
کے گوشت کا بھوجن کرے اور ودیا کا خواہشمند تیتر کا گوشت کھاوے" سنسکار ودہی مطبوعہ سنہ ۱۹۳۳ بکرمی
صفحہ ۴۴ اور سوامی دیانند جی پانچویں وید ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء مقام بنارس صفحہ ۴۵ میں صبح
وشام گوشت سے ہون کرنا لکھا ہے اور صفحہ ۱۴۸ میں گائے کو گدھے کی برابر سمجھکر
لکھا ہے کہ گائے سے جب تک دودہ وغیرہ حاصل ہو تب تک اوس کو چارہ وغیرہ دے ورنہ
نہیں۔ صفحہ ۱۴۹ میں لکھا ہے کہ گوشت کے بانٹ دینے میں کچھ پاپ نہیں (یہاں مہاراج آپ کے چیلے [illegible]
جی نہیں مانتے) صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ یگیہ کے واسطے جو جانداروں کا قتل کرنا ہے وہ جائز ہے صفحہ ۲۰۲
میں لکھا ہے کہ اگر کوئی بھی گوشت نہ کھاوے تو جانور وغیرہ جسقدر ہیں اوس سے ہزار چند ہو جائیں پھر انسان کو
مارنے لگیں اور کھیتوں میں غلہ بھی نہ ہونے پاوے پھر سب انسان مر جائیں۔ جہاں جہاں گومیدہ لکھے ہیں وہاں
وہاں پشوؤں میں نر کو مارنا لکھا ہے اور ایک بیل سے ہزار گائے حاملہ ہوتی ہیں۔ اس سے نقصان بھی نہیں
اور جو بدھیا گائے ہوتی ہے اوس کو بھی گومیدہ میں مارنا لکھا ہے (وہ جہنو) کیونکہ بدھیا گائے سے دودہ
اور بچھڑوں وغیرہ کی پیدائش نہیں ہوتی پشوؤں کے مارنے سے تھوڑا سا دکھ ہوتا ہے اور یگیہ میں جانداروں
اور غیر جانداروں کا فائدہ ہے۔ صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۳ میں شرادہ مردوں کا لکھا ہے صفحہ ۲۴۷-۲۴۸ میں شرادہ
کے فائدے لکھے ہیں۔ ساجی دوستو سنو تمہارے گرو نے کیا ہی اچھی آزمودہ خوراک بتلائی ہے کہ جو چاہے
کہ میرے گھر میں پنڈت نیک و بد کی تمیز کرنے والا دشمنوں کا فاتح ہار نہ کھانے والا لڑائی میں خوش اور
بیخوف رہنے والا لمبی عمر پانے والا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائے (اوہو
سوامی جی مسلمان اسی کو پلاؤ کہتے ہیں) دیکھو سنسکار ودہی طبع اول صفحہ ۱۱ جو ویدی برہدارن اپنشد کرم کانڈ
اسومیدہ جگ کی حقیقت کے بارہ میں لکھا ہے اول اسومیدہ جگ جس میں گھوڑے کی ہنسائی کی جاتی تھی
دوسری طرح گیان کانڈ اسومیدہ جگ کو جائز قائم کیا ہے۔ دوم خیمہ کرم کانڈ میں اسومیدہ جگ سے
زیادہ کوئی کرم بڑے درجہ کا نہیں۔ مگر اس کے ثمرہ میں عموماً جگ یعنی قربانی کرنے والا اندر کے درجہ کو پہنچتا
ہے دیکھو نقل دونوں حوالوں کی برہدارن اپنشد مطبوعہ ودیا ساگر علیگڈھ نمبر ۵ سطر ۱۰ صفحہ ۲۱ سطر
ساجیو دونوں اپنشدوں کو مطلب کے خلاف سمجھکر غیر معتبر نہ کہدینا کیونکہ تمہارے گرو اور بانی مذہب سماج نے

سے بقول پنڈت لیکھرام دیانندی سنہ ۱۹۳۲ بکرمی سے ایجاد ہوا دیکھو کلیات مطبوعہ مفید عام سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۰

www.kitabmart.in

اپنی کتاب رگوید آدی بہاشیہ بھومکا مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۲۱۷ سطر ۲۰ میں معتبر اور مستند ہونا ان کا
تسلیم کرلیا ہے چاہو تو گو ماتا کی بریت میں کہہ دو کہ غلط تسلیم کیا ہے سماجی دوستو اور ستو منو ادہیاء ۵ شلوک ۱۱
کچے . اس کے بھوجن کرنے والے جو پکھچی گدہ وغیرہ گانوں میں رہنے والے پکھچی کبوتر وغیرہ جو ایک کہر دالی
شاستر میں بھوجن کے لائق کہے ہیں اون کو چھوڑ کر جو ایک کہر والے ہیں اور ٹیڑہی ان سب کو بھوجن کرنا
نہ چاہئے شلوک ۱۲ اگر اجل میں پھرنے والے ہنس چکوا گانوں کا رہنے والا مرغا سارس رجودان پکھچی یعنی
بگلا جل کاک سکا یعنی طوطی مینا ان کو بھوجن نہ کرے شلوک ۱۴ دوسری قسم کا بگلا اور بہت کالا کاک کہرج
مچھلی کھانے والے پکھچی اور گانوں کا سور ان سب کو بھوجن نہ کرنا چاہئے شلوک ۱۷ پانچ ناخن والے
بندر وغیرہ ان سب کو بھوجن نہ کرے یہاں تک حرام جانوروں کا ذکر تھا اب حلال جانوروں کا
ذکر ہوتا ہے . شلوک ۲۰ . راجیسو نگیٹر ستاک پنار دہوان سب کو دیوتا پتروں کو بھوگ لگا کر
کھانا چاہئے شلوک ۱۸ سالی گوہ . گینڈا کچھوا . کہرا بھوجن کرنے کے لائق ہیں اور اونٹ کو چھوڑ کر ایک طرف
دانت رکھنے والے کھانے کے لائق ہیں . شلوک ۳۲ مول لئے ہوئے یا دوسرے کے لائے ہوئے
گوشت کو دیوتا اور پتروں کی نبید کر کے جو باقی رہے اوس گوشت کو کھانے سے گناہ نہیں ہوتا دل
ٹھنڈا ہوا ہو تو اور ستو منو ادہیا ۳ شلوک ۲۶۸ مچھلی . ہرن . بھیڑ . پکھچی ان سبھوں کے گوشت
دینے سے کرم کرکے ۲ . ۳ . ۴ . ۵ ماہ تک پتروں کی ترپت ہوتی ہے شلوک ۲۶۹ بکرا چتر مرگ
رین اور تہات مرگ . اور ہرن ان سبھوں کا گوشت دینے سے کرم کر کے ۶ . ۷ . ۸ . ۹ ماہ تک
مرے ہوئے بزرگ خوش رہتے ہیں . اور ستو منو سمرتی ادہیاء ۵ شلوک ۴۰ میں ان پشو پکھچی کچھوا وغیرہ
یہہ جگ کے واسطے مارے جاتے ہیں او تم جات کو پاتے ہیں اور عجیب بات ستو منو سمرتی مطبوعہ
نولکشور سنہ ۱۸۷۲ء ادہیا ۴ شلوک ۲ میں لکھا ہے دہرم کا انوشٹان کرنے سے جو برسہ جاری پرسدہ ہوا اور
باپ سے بید پڑہا ہوا ارتہات باپ سے پڑہنا نکہ ہے اور اچارج سے پڑہنا گن ہے باپ پڑہانے کو
جوگ نہو تو اچارج اوس سے پڑہنا مالا پھیرے ہو سچیار بیٹھا ہو تو اوس کو گئو مار کے (ہائے مہاراج یہہ
ہتیا) یعنی ذبح کر کے اوس کے رکت (خون) سے مدہ پرک بنا کے پوجا کرے . کہو جی سماجی دوستو یہ
کیا ہے اور یہ کیا ڈکہ راجہ رنتی دیو کون تہا جو ہنسا کرتا تہا . جس کو کلیات آریہ لیکہرام مطبوعہ مفید عام سنہ ۱۹۰۴ء

بقیہ حاشیہ میں لکہا ہے سوامی دیانند جی کا نانہ اور آریہ سماج کی بنیاد .

www.kitabmart.in

صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے بقول تمہارے ہندوستان میں آریوں کا ہی راج رہا ہے اور سنو ہندو طب
کی کتابیں جنکا ماخذ بقول دیانندی صاحبان وید ہے گوشت خوری کے فواید بیان کرتی ہیں۔ اول دوید
ادھیا ۲ سو کہا گوشت منفعت ہوتا ہے۔ چکنا گوشت طاقت کو بڑہاتا ہے مرغوب الطبع ہے۔ دوم گھی
میں گوشت بنا ہوا ہلکا ہوتا ہے ہاضمہ کو تیز کرتا ہے عمدہ ہے اور مرغوب خاطر ہے اور نظر کو صاف کرتا ہی
سوم شوربہ طاقت پیدا کرتا ہے۔ دمہ گٹھیا تین قسم کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ مرغوب الطبع ہے۔
چہارم گوشت کا شوربہ بھوک اور پیاس کو دور کرتا ہے اور ادتم ہے جلاب کے بعد آدمیوں کو دینا چاہئے
پنجم گودکے گوشت سے استری کا درد پیدا ہو تو سور بیر اور مارگ میں چلنے کی اچھیا کرنے والا لڑکا پیدا
ہوتا ہے۔ ہفتم حاملہ عورت چوتھے مہینے دودہ مکھن گھی سے بنا ہوا بھوجن اور جنگلی پنچھیوں کے گوشت
سے ملا ہو بھوجن کرے۔ ہشتم یہ برید ادھیا۔ اشٹر استہان کا منتر ۱۵ ہے۔ ارتھ یہ ہے واٹ کی بیماری
سے حمل خشک ہو جاتا ہے اور یہ ماتا کو خوشی نہیں دیتا اور آہستہ آہستہ رحم میں پہرتا ہے اس بیماری
کو دور کرنے کے لئے دودہ اور ماس کے رس یعنے گوشت کا شوربہ استعمال کرنا چاہئے۔ نہم یہ ادھیا ۴۹
ودر سترو کا ۱۲۷ منتر ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ بخار میں جو آدمی مبتلا ہو اوس کو سارس۔ کونج۔ مرغا
اور تیتر کا گوشت کہلانا چاہئے۔ دہم نردہار نک اوپنشد کے ۸ ادھیا چوتہے برہمن کا منتر ۱۷ ہے اسکا
مطلب یہ ہے کہ جو چاہے کہ میرا لڑکا پنڈت ست است یوں کی دشمنوں کے جیتنے والا آپ نہار نے والا
جنگ کرن اور نرتجا کرنے والا سب ویدوں کے پڑہنے اور پڑہانے تنہا سروایو کے بھوگنے والا ہو
تو وہ گوشت کا پلاؤ بنا کے کہائے تو ایسے پوتر پیدا ہونے کا امکان ہے۔ دوستو خوب پلاؤ کہایا کرتے
ہو جاؤ جس سے مسلمانوں کا مقابلہ کچھہ تو کر سکو۔ نہیں تو کہا سماج پارٹی کے مسلمانوں کو طالب علم تک
خیال میں نہیں لاتے) یازدہم بہو گروہ سوتر کا پرمان ہے یہ چھٹے مہینے ان پراشن ان بھوجن کا ارتھ
کرائے بکرے کے گوشت کا بھوجن ان آدک کی اچھیا کرنے والا تتھا دویا کامنا کے لئے تیتر کا گوشت
بھوجن کرائے۔ دوازدہم پشر تی کا پرمان ہے اوتم کہلانے کے لائق غذا ہے۔ وہ گوشت ہے دیکھو
حوالہ جات مندرجہ رسالہ الانس اور آریہ سماج مصنفہ منشی رادہا کشن مطبوعہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۱۶ دیکھو
کیسی کیسی عمدہ غذائیں تمہارے ویدوں سے طبیبوں نے ثابت کیں ہیں پہر ان کو نہ کہاؤ تو خود تمہارا
قصور ہے۔ آؤ جی سماجی دوستو ہم تم کو کیا ٹھیک ٹھیک پتہ بتاتے ہیں۔ بشرطیکہ تمہارے پاس

www.kitabmart.in

ویدیرکاشک نمبر ۵ جلد ۱ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ دیکھو سکو جس کسی کے پاس نہو وہ ہمارے
پاس آکر دیکھ جائے۔ اس پرچہ کے کالم اول دہرم سبھا جلیسر ضلع ایٹہ کی تجویز نمبر ۶ بجنسہٖ "اس جلسہ
مین بتقریب سننے مضامین اخبارات موصوف کے ایک مضمون پر صفحہ ۳ ویدیرکاشک مطبوعہ یکم فروری سنہ حال
کے سنتے ہی باہم اصحاب رونق افروز جلسہ بہت دیر تابوقت برخاست جلسہ زیادہ چرچا رہا جسکا عنوان
سخت ملال کا باعث کلاپل گوشت خوری ممبران آریہ سماج پنجاب کی ہے اور آخر جب اکثر ممبران باہم
ہوکر تجویز ہوا کہ بابو کرشن لال صاحب ان سب رائے کو اپنے ویدیرکاشک مین درج فرماوین اگر اسمین
کوئی لفظ جابیجا ہو تو اوس کی درستی کا اور اگر اس سے زیادہ کچھ تحریر فرمانا ہو تو اوس اعزاز واصلاح کا
اختیار بابو صاحب کو ہے رائے نمبر ۱۔ اس مضمون کے پڑہنے سے کہ چند آریہ سماجی گوشت خوری کو جائز تصور
کرتے ہین صرف ملال ہی نہیں بلکہ حاضرین جلسہ کے دلوں پر سخت صدمہ ہے اور بڑا رنج والم قابل گریہ وزاری
عاید ہوا ہے (دیکھا جواز گوشت خوری اب صلاح ومشورہ سے بند کردو تو گوشت خوری ناجائز نہیں ہوسکتی
کیونکہ یہ کمیٹی ہی اپنے طرز عمل سے ناجائز نہیں رکہتی) مسنو ۲۔ سنہ قدیم ہے کہ گوشت کہاتے مین کہدی
گلے نہیں باندہتے کہ سب دور سے دیکھکر نفرت کرین۔ لہذا مناسب تہا کہ گہر مین خفیہ جو فعل جائز ناجائز کرتی
مگر ایسا طشت (اصل مین ایسا ہی لکہا ہے) نہ کرتے جسپر عوام کو موقعہ حرف گیری کا ملتا (مسلمان خوب جانتے
ہیں کہ تم لوگ سب اس کمیٹی کی صلاح کے پابند ہو کر ظاہرداری سے انکار گوشت خوری کا کرتے ہو ورنہ
مسنو کمیٹی کیا کہتی ہے) ۳۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ چار وید خصوصاً یجروید مین جہاں جگ وغیرہ کرنیکا
کا بیان ہے تذکرہ گوشت وبلیدان کا درج ہے مگر وہ امر دیگر ہے کیونکہ اس کے ساتھ نہ بحث ہے
نہ اسپر انکا عمل ہے نہ ایسی ویدوکت کرم کرنے تک اون اصحاب کی روح پہونچی ہوگی یہ معاملہ زبان کے
مزے اور ازدیاد قوت جسمانی کا ہے (جو لوگ گوشت کو مقوی نہیں کہتے وہ اس آخر فقرہ پر غور کرین)
اس کے لئے کسی جانور کے ذبح کرنے کا حکم نہین اور نہ ثابت ہے کہ پرماتمانے قوت جسمانی کیلئے
بہرت کنڈ مین گوشت کے سواے کوئی شے پیدا نکی ہو کیونکہ جو نہین کہاتے وہ بہی قوی معلوم ہوتے
ہین۔ تمثیل کو برہمنان چوبے متہرا کافی ہین۔ (جن کو پنجابی مسلمانون کا ایک بچہ بہی اکہاڑے مین
پچہاڑ ڈالتا ہے) یہہ ہے گوشت خوری کی تعلیم جس کو ہنسنے کے لیے معتبر اور نقلی بلکہ عملی طریقون سے
ثابت کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ آریہ صاحبان کے اصول کمیٹی کے مشورہ پر منحصر ہین کہ ترجمون مین بہی کچھ

www.kitabmart.in

ویدون خصوصاً یجروید سے گوشت اور بلیدان کی مسلمہ تعلیم کو ترجموں میں اوڑا دیا مسلمانون خبردار ہو جاؤ
کہو جی سوامی جی کی اپدیش پر ہنسنے اور تالی بجانے والے دوستو کیا حال ہے۔ اگر اب بھی سوامی نگندیا
جی وسوامی نیتانند جی سے تم کو اتفاق ہو تو ہم کو جواب دینا مگر پہلے اپنی کتابون کو انصاف اور غور سے
دیکھ جاؤ۔ یہہ کیا بات ہے کہ بائبل میں گوشت خوری کا جب گر بیہودیون پر اعتراض نہیں عیسائیون پر

سوامی نیتانند جی کا ہمنے اس موقعہ پر اس وجہ سے ذکر کیا کہ ۱۰ر نومبر ۱۹۱۰ء کو انہونے
بہی تردید گوشت خوری میں دو عجیب دلائل پیش کئے تھے۔ اول یہ کہ جس قدر جانور گوشت کہانے
کے لئے پرمیشور نے بنائے ہیں اون کے جسم پر کبہی پسینا نہیں آتا بلکہ اون کی زبان باہر نکل
پڑتی ہے اور اوس سے قطرات ٹپکنے لگتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ دلیل غلط خود تراشیدہ ہے
دیکہو کتا جب بھاگ کر تھکتا ہے تو اوس کے جسم پر پسینا ہوتا ہے۔ مگر رویئن ہونے کی وجہ سے
بلا ہاتہہ لگائے محسوس نہیں ہوتا۔ دوئم یہ کہ جو جانور پرمیشور نے گوشت خوری کے واسطے پیدا کئے
ہین۔ وہ زبان سے پانی پیتے ہیں انسان ان دونوں باتوں سے علیحدہ ہے وہ گوشت خور
نہیں ہے۔ ہم کہتے ہین کہ یہ بہی غلط ہے تجربہ کر کے دیکہہ لو شیخ ولی محمد ساکن ترنگ آباد کی
بکری بہت گوشت کہانے والی ہے اور دیگر جانور مثل مچھلیاں و باز شکرا و چوہیا۔ نیولا
وغیرہ جانور اس دلیل سے مستثنےٰ ہوتے ہین۔ اس بحث میں گو کچھہ طوالت ضرور ہے۔ مگر ہم
گوشت خوری کو عقلی دلائل سے بہی انشاء اللہ بخوبی ثابت کرتے ہین۔ اگرچہ بہت سے
رسالے مثل قدامت قربانی و رسالہ گوشت خوری وغیرہ موجود ہیں۔ مگر اون سے سماجی دوست
چشم پوشی کر کے عدم جواز گوشت خوری کو بار بار پیش کرتے ہین اسواسطے ہمنے بلا خوف
طوالت سوامی نیتانند جی کی بہی توضیح کرنا مناسب سمجہا۔ سماجی دوستو انصاف اور
غور سے سنو۔

اول انسان کے سامنے کے دانت مثل گوشت خور جانوروں کے تیز اور کاٹنے والے
ہونے ہیں اور ادہر اُدہر کے دانت چپٹے پیسنے والے اسواسطے انسان گوشت خور بہی ہے
اور نقل خور بہی۔

www.kitabmart.in

اعتراض نہین برہما جی کے فرزند رشید (منوجی) کا برہان یہی ہے۔ مگر سناتن دہرم والون پر
اعتراض نہیں تمام کالبستھ صاحبان مسلمانوں سے بھی زیادہ گوشت کھاتے ہیں۔ مگر اون پر اعتراض
نہین۔ کہو یوگندر بال جی مسلمان بیچارے کیون مجرم ہین ہان خوب یاد آیا بقول شاعر

قاصد کے آتے آتے مین خط اور لکھ رکھون
مین جانتا ہون جو وہ لکھینگے جواب مین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰) دوسرے وہ لوگ جو برمتبورلنے فنبین کرہ زمین پر
پیدا کئے ہیں اون کی خوراک سوائے گوشت مچھلیوں کے اور کچھ نہیں ہے نہ کچھ اور
پیداوار وہان ہے۔ اگر انسان گوشت خوری کے واسطے نہوتا تو ایسے مقام پر پیدا نہ کیا جاتا

تیسرے سوامی دیانند جی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۰ سطر ۶ مین فرماتے ہین۔
"جو شخص بذریعہ جسم چوری دوسرے کی عورت سے مباشرت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ
بدکام کرتا ہے اوس کا جنم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبون مین ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ
نباتات بقل مین بہی انسانی روح ہے۔ جسکا کہانا سماجی جائز تسلیم کرتے ہین اسی طرح سے
گوشت خوری ناجائز نہین ہوسکتی۔

چوتھے اب تو ہر مذہب اور ہر فرقہ کو تسلیم ہوگیا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ مین کیڑے ہوتے ہین
خوردبین سے مشاہدہ کرکے بہی دیکھ لو) بس پانی پینا سماجی جائز تسلیم کرتے ہین کہ جسکے ہر گہونٹ
مین ہزارون روحیں تلف ہوجاتی ہین۔ پس گوشت خوری مین ایک جانور سے کئی شخص سیر
ہوسکتے ہیں لہذا گوشت خوری بدرجہ اولی جائز ثابت ہوئی۔

پانچوین اگر کوئی ایسا شخص ہو جس نے اپنی تمامی عمر مین کبہی گوشت نہ کہایا ہو (ناممکن)
ہم اپنی ترکیب سے اوسی شخص کے ہاتہ سے گوشت پکوا کر اوس کو کہلا دیں اور پہر کچھ ضرور نہوگا
اور قوت وفرحت پیدا ہو لہذا گوشت خوری ناجائز نہین ہے۔

چھٹوین کتب معتبرہ سے بخوبی ثابت ہے کہ بڑے بڑے مہاتما گیانی ودوان مثل
منو والمیک وششٹ نارد گوتم لشنو برسپتی رامچندر جی وغیرہ گوشت خور تھے (حوالہ جات
دیکھو از کتاب قدامت قربانی از کتب آسمانی مولفہ مولوی الہ دین صاحب۔ اعظم گڑھ حمایت اسلام

www.kitabmart.in

ہمارے مہربان جواب میں کہیں یہ نہ لکھدیں کہ منوسمرتی کے اس جزو گوشت خوری کو ہم نہیں مانتے
جس کے جواب میں ہم پہلے ہی سے کہے دیتے ہیں کہ اگر پانچوں وید ستیارتھ پرکاش سے منوسمرتی کے
حوالہ جات نکال ڈالے جاویں تو کچھ بھی باقی نہ رہے اور نہ کوئی دوسری کتاب سماجی دوستوں کو
خود اپنے استدلال کو باقی رہے۔ علاوہ بریں سوامی دیانند جی نے اپنے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سنہ ۱۹۰ء

لاہور سنہ ۱۹۰۵ء میں کمتر درجہ کے لوگ گوشت خوری کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے۔

ساتویں انسان کے بچہ کی اوس کی ماں کے پیٹ میں جو کچھ غذا ہوتی ہے وہ بھی سب کو معلوم ہے۔

آٹھویں تم لوگ تناسخ سچا مانتے ہو تو جسقدر حیوان گوشت خور مثل شیر کتا۔ بلی باز شکرا وغیرہ سمجھ لو کہ کون ہیں۔ ؎ ہم کچھ اگر کہیں گے تو گھبراؤ گے بہت ؛ تم خود ہی جان جاؤ جو ہے مدعائے دل

نویں جانوروں کے قول جسم میں انسانوں کی روحیں پچھلے کئے ہوئے برے اعمال کی سزا برداشت کرنے کے واسطے ڈالی جاتی ہیں۔ پس گوشت خوری کے ذریعہ سے اون روحوں کو قصاب لوگ ذبح کر کے آزاد کرا دیتے ہیں۔ جو فعل کہ احسن ہوتا ہے لہذا گوشت خوری جائز ہے۔ تناسخ پرست لوگو تم غور تو کرو۔

دسویں ہم دیکھتے ہیں کہ درندے جانور مثل شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ ریچھ وغیرہ جانور بہت ہی کم تعداد میں رہتے ہیں۔ باوجودیکہ وہ مارے نہیں جاتے۔ اور بھیڑ بکری۔ ہرن وغیرہ (گائے کے نام سے ہمارے دوست چڑ جاویں گے۔ اسواسطے اوسکو چھوڑتے ہیں) ہزاروں لاکھوں کروڑوں روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی خدا (پرمیشور) اون کی تعداد کم نہیں کرتا بلکہ روزانہ ترقی اون کی تعداد میں ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ عدم جواز گوشت خوری کو تسلیم کرنیوالے لوگ قانون قدرت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اسی اصول پر سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۲ میں گوشت خوری جائز رکھی تھی۔

ہماری نظر سے رسالہ گوشت خوری گذرا ہے۔ جبکہ ہم اسی مضمون کو لکھ رہے ہیں تو کچھ

صفحہ ۱۲ سطر ۳ میں تسلیم کرتا ہے کہ منوسمرتی شروع دنیا میں بنائی گئی اور منوسمرتی کے مضمون کو منو نے اپنے باپ برہما سے تعلیم سیکھا تھا" پنڈت لیکھرام نے بھی اپنی کتاب تکذیب مطبوعہ ۱۸۹۰ع کے صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ میں منوسمرتی کی تصدیق کی ہے کہ منوسمرتی میں چونکہ بہت حصہ راج نیت ہے اسواسطے کرم جی کو تینوں ویدوں سے کام پڑا۔ گویا منوجی نے تینوں ویدوں کے انتخاب سے منوسمرتی لکھی جیسا کہ منوسمرتی

اوس کے مضمون سے بھی ناظرین کو مطلع کرتے ہیں ماسٹر دیارام ہیڈ ماسٹر پرائمری اسکول سنت پور ضلع گوجرانوالہ نے بھی عدم جواز گوشت خوری کے عجیب دلائل پیش کئے ہیں۔ جنکے جوابات برجستہ بابو محمد حسین صاحب کلرک چھاؤنی نے دئے ہیں۔

اول گوشت خون سے بنتا ہے اور خون ناپاک ہے۔ اسواسطے گوشت ناپاک ہے اگر یہ دلیل مان لی جاوے تو دودھ بھی خون سے بنتا ہے۔ جسکا دہی اور مکھن نکلتا ہے اسواسطے یہ چیزیں بھی ناپاک ہوئیں۔

دوسرے جب کوئی ہندو یا مسلمان عبادت کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو کم از کم ان ایام کے واسطے تو گوشت ترک کیا جاتا ہے۔ اگر یہ حجت بھی تسلیم کی جاوے تو ہندوؤں کی حالت معلوم شد کہ ہندو صرف جب عبادت کے لئے گوشہ نشین ہو تو گوشت خوری صرف اون ایام میں ترک کردے ورنہ وہ کہاتا رہے اور مسلمانوں کے واسطے تو قرآن کریم یا حدیث نبوی کا کوئی مضمون یا حکم ایسا نہیں ہے کہ عبادت یا اعتکاف (گوشہ نشینی) میں گوشت نہ کہاؤ بلکہ حکم ہے کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون ۔ یعنی۔ اے مسلمانوں تم ان تمام پاک چیزوں کو جو ہمنے تمہارے لئے بطور غذا کے مہیا اور موجود کی ہیں کھاؤ اور خدا کا شکر کرو کہیں ایسی ممانعت نہیں ہے یا خراض کسی جادوگر سے لیا گیا ہے۔ ورنہ ہندو تمہیں یجروید ادھیاۓ ۲۵ منتر ۳۵ بطور نمونہ اجازت گوشت خوری کی دیتا ہے۔ سنو وہ جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو دیکھتے ہیں کہ کب ہوم ہوگا اور جو یہ کہتے ہیں کہ پاک اور طیب خوشبودار ہوم کرو اور جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کے ہوم میں خواہش کرتے ہیں اون کا سنکلپ بھی ہم کو سودمند ہے۔ گویا اشک اول ہی ہوم کے اعمال کے لئے گائے کی کمبالی

www.kitabmart.in

ادھیا اول شلوک ۵۰ و منو ادھیا ۲ شلوک ۷ سے ظاہر ہے کہ جو کچھ منوسمرتی مین لکھا ہے وید مین لکھا ہے۔ اب جبکا جی چاہے ہمارے پاس آکر منوسمرتی کی سیر کرلے بس ستیارتھ پرکاش اور تکذیب دونون سے تصدیق منوسمرتی کی ہوگئی تو سماجی دوست انکار کرنے کے مستحق نہین ہو سکتے اگر ادھیلہ گریز کا سماجی دوست نکالتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء مین کاتب کی غلطی ہے

ہدایت ہے دوستو ذرا انصاف سے کام لو۔

تیسرے جانوران خوردنی کو خواہ جھٹکا دیا جائے۔ خواہ ذبح کیا جائے دونون صورتون مین روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے یا دوسری صورت مین کہا جائے کہ ان میں جان نہین رہتی۔ یعنی مُردہ ہو جاتا ہے تو اب جائے غور ہے کہ جب مردہ کو چھونے تک سے نفرت ہے تو اس کو پیٹ میں جگہ کیون دی جاوے۔ اگر یہ مان لیا جاوے تو درخت سبزی وغیرہ بھی کسیوقت انسان ہے۔ ان میں روح رہا کرتا ہے ان کو کاٹنے میں بھی روح اوسی طرح نکل جاتی ہے جسطرح کہ گائے بکری وغیرہ کے ذبح کے وقت نکل جاتی ہے اور جسم مردہ ہو جاتا ہے بلکہ ایک بکری سے تو چند شخص سیر ہو سکتے ہین لیکن گھاس پارٹی کا ہر ایک ممبر کئی کئی مردہ جسم کھا جاتا ہے۔ دوسرا قصور ذبح روح سے بھی زیادہ خوابیدہ ہے اور باقی یکہ لاکھوں جیو ہنیا کرتے ہیں سنو اور سمجھو کہ جانور قابل خوردنی کے تمام جسم کا خون ذبح ہو جانے سے نکل جاتا ہے اور خون مین بہت سے اقسام زہر کے ہوتے ہیں۔ اسواسطے خون کے رہنے سے جسم ناپاک اور مُردہ کہلایا جاتا ہے۔ اور وہ مُضر صحت ہوتا ہے۔ اس لئے مردہ کا کھانا ناجائز ہے یقین نہو تو تجربہ کر کے دیکھ لو۔

چوتھے جانور خوردنی مثلاً بکرا غلبہ شہوت مین اپنے حقیقی رشتہ داروں سے بھی باز نہین آتا جبکہ اس کے کھانے سے ہمارے جسم میں بھی پرورش سے حصہ ملتا ہے تو کیا پھر اسکا اثر نہوتا ہوگا سماجی دوستو بیحیائی کے افعال جب غذا کے تسلیم ہیں تو بکرے کی غذا سبزی ہے اور سبزی سے بکرے کے جسم مین بیحیائی کا اثر پیدا ہوا پس جو لوگ سبزی خوری مین لازم آیا کہ وہ بھی ایسی بیحیائی کے افعال کے مرتکب ہوتے ہین۔ بھلا کہان انسان اشرف المخلوقات

www.kitabmart.in

جواز گوشت خوری درج ہو گیا تھا اور داس کے بعد ترمیم کردی گئی مگر دوسے کاتب کبھی اپنی طرف سے ایک فعل ناجائز کسی کتاب جو دوسرے نے لکھی ہو نہیں لکھ سکتا جس کا ثبوت ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۷ء دیباچہ میں ملتا ہے سو "صرف و نحو کے مطابق صحت کر کے کتاب کو دوبارہ چھپوایا گیا ہے کسی کسی موقعہ پر لفظ جملا ورانشاء میں فرق ہوا ہے جو مناسب تھا۔ کیونکہ اس قسم کے فرق کو

حاشیہ

اور حیوان بکرا محض بنو ہے۔ عقل انسانی اور عقل حیوانی میں بہت فرق ہے۔ مگر غور کون کرے

پانچویں گوشت خور جانور شیر چیتے تیندوے وغیرہ بے رحم ہوتے ہیں اور ان کی دوستی قابل اعتبار تصور نہیں کی جاتی لہذا گوشت خور انسان بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے یہ دلیل بھی غلط ہے۔ کتے۔ بلی۔ باز شکرے۔ گوشت خور جانور ہیں۔ مگر ان کی وفاداری اور محبت قابل اعتبار ہے۔ بلکہ اس کے خلاف بندر کی دوستی جو کہ گوشت خور نہیں ہوتا قابل اعتبار نہیں۔ لہذا انسان گوشت خور ہے۔ علاوہ بریں انسان کا معدہ مثل گوشت خور جانوروں کے ہوتا ہے اور نباتات خور جانوروں کے معدہ میں کئی خانے ہوتے ہیں۔

چھٹویں جو جو بیماریاں انسان کو لاحق ہوتی ہیں۔ وہ اکثر چوپایوں کو بھی ہو جاتی ہیں قصاب ایسے مریض جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اور ان کو کھا کر گوشت خور انسان بھی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سماجی دوست اعتراض کر دیتے اور یہ نہ سوچا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ڈمیرنری اسسٹنٹ (ڈاکٹر مویشیان) نگرانی کرتے ہیں اور بیمار جانور کو وہ ذبح نہیں ہونے دیتے البتہ ترکاریاں کھا کر آریہ صاحبان بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ کیا کوئی گوشت خور سماجی دعوے کر سکتا ہے کہ وہ کبھی بیمار ہوتا ہی نہ ہو۔ بلکہ بقل خور انسان آئے دن طرح طرح کے ناگفتنی امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔

ساتویں بہ نسبت گوشت خور جانوروں کے سبزی خور جانور نہایت تیز رفتار طویل العمر جسیم اور طاقتور ہوتے ہیں۔ چنانچہ زیرہ اور ہرن کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے ابھی حضرت قدرت نے گوشت خور جانوروں میں بھی یہ صفتیں موجود میں نازی کتے ایسے ہوتے ہیں کہ تیز سے تیز ہرن کو پکڑ لیتے ہیں۔ ایسے ہی شیر و چیتے تیز رفتاری میں طاقت میں جا

www.kitabmart.in

بغیر عبارت کی ترتیب مین درستی مشکل تھی۔ مگر مطلب مین کسی جگہ فرق نہین پڑا البتہ اس کو بہت کچھ
واضح کیا گیا ہے اور کسی کسی موقع پر کاتب کی غلطی کو ٹھیک ٹھیک کر دیا ہے" کھوجی دوستو
گوشت کے جواز کی تعلیم مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ء سے کیسے اوڑ گئی جو مطلب مین صاف فرق پڑ گیا اور مضمون دونون
کتابون کے متناقض ہو گئے اور ساقط الاثر ہو گئے ستیارتھ صفحہ ۲۲۵ ہم کہتے ہین کہ سوامی جی
نے اپنے چیلون کو ایک محدود مکان مین بند کر کے دروازہ مکان کا مقفل کر دیا ہے کہ اپنی کتاب منو
ودہی اور رسالہ گوکرنا ندی مین (جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہین) بھی گوشت خوری تسلیم کر لی ہے جن کی
کوئی ترمیم نہین ہوئی۔ دوستو پہلے ویدون میں بلیدان وغیرہ کی تعلیم اور منوسمرتی میں جواز گوشت خوری
کی تعلیم کو دور کر لو تب مسلمانون کے مقابلہ میں کھڑے ہو۔ ورنہ ایسے ہی مخفی راز کھلیں گے۔ اب اپنے
تیسرے جزو کا جواب سنو۔ قرآن کریم خود جواب دیتا ہے لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ
نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ یعنی اپنی اولاد کو بھوک کے خوف سے مت مار ڈالو ہم (خدا) ہی تم کو
اور اون کو رزق دیتے ہیں اور بھی سن لو حکم عام لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کیا ہو اوس کو ناحق
مت مارو انہین باتون کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم عاقل ہو اور یہی سزا ہے النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
حکم الٰہی ہے کہ جان کے بدلے جان اور یہی سن لو قرآن کریم نے بچون کا قتل تو درکنار اون کے مال
تک کی حفاظت کے بارہ میں حکم دیا ہے لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ
یعنی یتیم بچے کے مال کی جب تک وہ جوانی کو نہ پہونچے نزدیک بھی نہ جاؤ مگر اوس طریق سے جو اوس کے
حق مین بہتر ہو سماجی دوستو کہان ہے بچون کے قتل کرنے کی تعلیم قرآن کریم تو حکم دیتا ہے اولاد کو
قتل مت کرو بلکہ کسی جان کو بھی بے فائدہ مت مارو جان کے بدلے جان ہے۔ یتیمون کے مال کی
اون کے بالغ ہونے تک حفاظت کرو۔ دوستو اب ایسی تعلیم ویدین تلاش کرو گے تو ہرگز نہ پاؤ گے
ہان اگر ایسی تعلیم وید مین ہوتی تو دختر کشی کی رسم آریہ ورت میں کبھی قائم نہ ہوتی ستی ہونے کا لوگ نام بھی نہین جا

بقیہ حاشیہ ۞ اور طویل العمری مین کرگس عقاب وہیل مچھلی مگر مچھ وغیرہ
ضرب المثل ہیں۔

اور بھی دیکھو یا تر سے برہمن ۳ کانڈ ۴ پرپاٹھک ۱۹۷ - الوورک آرت (دلی خواہش) کے واسطے جس استری کا رتو دہرم (خون حیض جاتا رہا ہو) بھوگ (صحبت کرنے کے یوگ (لائق) نہیں رہی تس کا ودہ (قربانی) کرنا چاہئے اور پینکنا کے واسطے کنواری کنیا کا ودہ کرنا چاہئے

اعتراض ۸۸ - مسلمان آریوں کی شکایت گورنمنٹ تک لیجاتے ہیں لیکن آریہ شکایت نہیں کرتے۔

جواب - منصفی دنیا سے ساری اوٹھ گئی
اسے بتو ایمانداری اوٹھ گئی

سُنئے سید ناصر علی صاحب کے جواب شہر کرلنے پر خود ہمارے معصر آریہ صاحبان نے جو جابر اور مشہور ہے صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع تک مسلمانوں کی شکایت پہونچانے کے کمیں وہ ملت انجام ہیں. افسران پولیس سے بھی بیجا شکایتیں مسلمانوں کی کیں. مگر ناکامیابی ہر دو امور میں حاصل ہی. تازہ واقعہ سنو کہ شیخ مہدی حسن صاحب ساکن اٹاوہ محلہ کٹرہ شہاب خاں نے ایک درخواست واسطے حصول اجازت قربانی گائے بروز عید الضحٰی اندر مکان محررہ بحضور صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع گذرانی اور سماجی دوستوں نے وہ لیڈنگ پارٹ شکایت کرنے میں لیا. درخواست عذرداری گذرانی صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع موقع پر تشریف لائے تم لوگوں نے مجمع کثیر کرکے صاحب ممدوح سے زبانی شکایتیں کیں روشن دماغ منصف مزاج صاحب بہادر کے ایک ہی سوال نے سب عذرداروں کے پاؤں اوکھیڑ دئے کہ عذردار لوگ اپنے اپنے مکان دکھلائیں اب کرتے تو کیا کسی ہندو صاحب کا مکان شیخ صاحب کے قرب میں نہ تھا. آخر خاموش رہگئے اور صاحب بہادر نے اجازت قربانی کی دیدی ہے. اوس کی بابت بھی سنا ہے کہ لفٹنٹی میں شکایت کی ہے اور مسل اوس کی طلب ہو کر لفٹنٹی میں گئی ہے. اخباروں سے ظاہر ہے کہ دہلی میں آریہ صاحبان کا ڈپوٹیشن مسلمانوں کے خلاف گیا تھا. مسلمان بیچارے تو آریہ بھجن پڑھتے اور گاتے ہوئے عام راستہ پر نکلے. جینی لوگ بھی بھجن گاتے نکلے سناتن دہرم والے بھجن گاتے نکلے لیکن بجز سکوت کے شکایت جانتے ہی نہیں. حالانکہ اس جلوس کے نکلنے میں کئی مسجدیں درمیان میں پڑیں. خود تم نے بھی ۳ نومبر ۱۹۱۰ء بوقت شب کیسے دل شکن الفاظ نبی کریم کی بابت کہے مگر ہم نے اسلامی تعلیم کی پیروی کی اور صبر کیا. دوستو دور کیوں جاتے ہو خود اپنے بانی مذہب رشی دیانند سوامی کی ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۴ مسلمانوں کی نسبت دیکھ لو.

www.kitabmart.in

اعتراض ۳۳ ۔ خواجہ کمال الدین مرزا صاحب کے مریدہیں۔ سنی عالم مرزا صاحب کو اپنے میں شامل نہیں کرتے

جواب ۔ ؎ شکوہ کرتے ہیں زباں سے نہ گلہ کرتے ہیں ؛ تم سلامت رہو ہم تو یہ دعا کرتے ہیں۔

بھلا بتلاؤ کہ یہ کیا اعتراض اور کس فرقۂ اسلام پر ہے۔ جب مابین آریہ سماج اور اہل اسلام

قرآن کریم اور وید مقدس ہے تو جملہ پیرو وید کے آریہ ہیں اور جملہ پیرو قرآن کے مسلمان ہیں۔ پس جو

کوئی اعتراض آپ کریں ہر شخص پیرو قرآن کو استحقاق جواب دینے کا ہے مسلمان لوگ تمہارے گھر کا

میں اب نہ آئیں گے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر کے جواب سے عاجز آکر یہ بھڑکانے کے

الفاظ استعمال کرنے لگے۔ خواجہ صاحب نے سب سے پہلے ویدک کی تردید ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کی

رات کو شروع کی تھی بھلا صاحب وید پرست تو اصول عقاید میں اختلاف کرکے بھی مسلمانوں

کے خلاف ہندو ہی رہیں۔ غور سے سنو اڈیٹر وید پرکاش نمبرہ جلد ا مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء کالم اول

رزولیوشن شایع کرتا ہے "چونکہ گوشت خوری کی لشیدہ اور ویدہی کے موافق اور ناموافق پنجاب اور

دلیشوں میں بڑا فساد ہو رہا ہے اور احتمال ہے کہ اس معاملہ پر سماجک سدھانت کے خلاف کسی طرح

کی بھرانتی پیدا ہو جاوے۔ اس لئے یہ سبھا صاف الفاظ میں ظاہر کرتی ہے کہ گوشت خوری وید کے

خلاف اور آریہ سماجک سدھانت کے خلاف کرنے والے لوگ آریہ سماجک نہیں سمجھے جاسکتے۔"

باوجود اس کے ماس پارٹی سماجی ہے اور سب مسلمانوں کے منہ آتے ہیں۔ مہاشے جی اگر کچھ جرأت ہے

تو عقاید اصول میں مسلمانوں کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاؤ۔

اعتراض ۳۴ ۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ روزہ رکھنے سے قوت ٹھیک ہوتی ہے اگر یہ

تو تمام دوائیاں ترک کرنی چاہئیں۔

جواب ۔ ؎ گلشن علم و ہنر کی ہے ہوا بگڑی ہوئی ؛ دیکھنے میں زاہدوں کی ہے ادا بگڑی ہوئی

یوگن ربال جی جواب اس کا ماسٹر عبدالرحمان صاحب اپنی کتاب ضرورت زمانہ میں دے چکے

ہیں۔ تم بھی سن لو۔ کہ ہر اسلامی طریق اور اصول میں حکمت ہوتی ہے (تمنے غور کرنے کی تکلیف تو

گوارا نہ کی ہو اور اس وجہ سے اسکا فلسفہ معلوم نہ ہو) روزہ رکھنے سے صرف یہی مطلب نہیں کہ انسان

کھانے پینے سے کنارہ کرے بلکہ ناجائز چیزوں کو نہ دیکھے کسی کی غیبت نہ کرے۔ غرضیکہ جسطرح کھانا

نہ کھانے کا روزہ ہوتا ہے۔ اسیطرح ہر ایک عضو کا بھی روزہ ہوتا ہے کہ کسیکو بری نظر سے نہ دیکھے

www.kitabmart.in

کسی کی برائی نہ سُنئے برُے کام پر دست درازی نہ کرے برُے کام کے واسطے قدم نہ بڑھائے بلکہ اپنی ساری طاقتوں اور قواء کو خدا کی فرمانبرداری میں لگائے۔ جب ایک مہینہ تک یہ کیفیت رہے گی تو نیکوکاری کی عادت پڑ جائے گی اور سال تک اس کا اثر رہے گا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ بہت سے روزہ رکھنے والے ہیں کہ ان کو روزہ سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا یعنی اگر تمام ممنوعات شرعیہ سے پرہیز نہ کیا تو پھر محض بھوک اور پیاس کی تکلیف اوٹھاتا ہے۔ روزہ میں انسان ترک لذات دنیوی کرتا ہے اور حکم خدا مانتا ہے تو زنا شراب رشوت وغیرہ گناہوں سے خود بخود دست بردار ہوگا۔ قرآن کریم نے صاف جواب دیا ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ بقرع ۲۲ (مسلمانوں) پہلوں کی طرح تم پر بھی روزہ فرض ہوا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو۔ دوستو مطلب سمجھو اور ضد نہ کرو روزہ کی فلاسفی پرہیزگاری ہے۔ ضرب المثل بھی سنو

Prevention is better than cure

یعنی علاج سے پرہیزگاری بہتر ہے روزہ سے اور فائدہ یہ بھی ہے کہ جب انسان بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو اوسے غریبوں مسکینوں اور فقیروں کی کیفیت بھی معلوم ہوتی ہے پس اون کی تکلیف کو محسوس کرکے اونکی ہمدردی اور بھلائی میں پہلے سے زیادہ سرگرم ہوجاتا ہے۔ اسلامی کسی تعلیم میں دوائیاں ترک نہیں۔ جب انسان بیمار ہوگا علاج کرنا بھی لازم آئے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی سماجی ڈاکٹر نے خواجہ صاحب کے لیکچر کو سُنا اور غلط فہمی سے معلوم کیا کہ اب ہمارا میڈیکل ہال بیکار ہوا تو سوامی یوگندر پال جی کو غلط لوٹ کرادیا۔ ورنہ کیا کوئی طبیب کہہ سکتا ہے کہ روزہ رکھنے سے فائدہ نہیں۔

ہمارے سماجی ڈاکٹروں نے اپنے اُصول تناسخ پر غور نہیں کیا جس سے تمام میڈیکل ہال بیکار ہو جاتے ہیں۔ دیکھو کہ جسقدر بیماریاں انسان کو لاحق ہوتی ہیں وہ سب اوس کے پچھلے کرموں کے سبب سے ہوتی ہیں جیسے انسان پچھلے کرم کرتا ہے۔ ویسی ہی بیماریاں اور تکلیف اوس کو برداشت کرنا پڑتی ہے اور جب تک اعمال کا اثر رہتا ہے اوس وقت تک بیماری بھی رہتی ہے تو پھر علاج کرنا بے فائدہ جو کچھ تکلیف بداعمالی کی ہوگی وہ تو بھوگنی ہی پڑیگی

www.kitabmart.in

دوستو دیکھو وید کی تعلیم سے سینکڑوں ہل اور تمام دوائیاں بیکار اور معطل ثابت ہوئیں۔ ع

جس الزام اون کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

اعتراض۔ روزہ رکھنا فضول ہے دن کو نہ کھائیں رات کو کیوں کھائیں۔

جواب۔ ؎ جاگتے جاگتے پتھرا گئیں آنکھیں ہمدم — صحبت یار نے اک دم مجھے سونے نہ دیا

روزہ کے فوائد نمبر ۱۶ میں گذرے۔ رات کو روزہ رکھنا فرض ہوتا تو تمام روزہ دار شب بیداری سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ بھوکے کو نیند نہیں آتی اگر ہماری بات نہ مانو لالہ کرشن لال کایستھ ساکن بدایوں مترجم رگوید بھاشی کی تو مانو جو رگوید ادھیائے ۱ منڈل ۱ سوکت ۱۲ منتر ۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "اگر یہ کہا جائے کہ رات کو بھی انسان لیمپ چراغ کی روشنی میں سب کام کر سکتا ہے تو ضرور ہم کہیں گے کہ یہ بہت درست ہے مگر جس طرح تمام دن کام کر کے رات کو آرام پاتا ہے اسطرح تمام رات کام کر کے دن میں ہرگز آرام نہیں پا سکتا قانون قدرت کے خلاف عمل کرنے سے چند روز میں بیمار ہو جائے گا" دیکھو رگوید رگ کا تک مطبوعہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۔ اس پر بھی ضد کرو تو دو تین راتیں بھوکے رہکر جاگو۔ پھر نتیجہ دیکھو کہ کیا برا اثر پڑتا ہے پھر ایک مہینے کے جاگنے میں بقول شاعر آنکھیں پتھرا ہی جائیں پھر اگر اپنے اوپر تجربہ نہ کر سکو تو ایک بھوکے شخص کو رات بھر جگاؤ دوسرے شخص کو شکم سیر کر کے آرام سے رات بھر سلاؤ صبح کو دونوں کی صورتیں تم کو خود بتلا دیں گی کہ رات کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

دوستو یہ ہے بانی اسلام کی فلاسفی کہ ذرہ بھر گنجائش اعتراض کی کسی کام میں نہیں اگر رات کا روزہ رکھنا فرض ہوتا تو آریہ صاحبان فلسفہ کے خلاف رات کا جاگنا کہدیتے۔ پھر اس مسئلہ میں کیوں فلسفہ سے کام نہیں لیتے کہ رات آرام کے واسطے ہے اور دن کام کے واسطے۔ قرآن کریم سے جواب هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ۔ یعنی خدا وہ ذات ہے جس نے تمہارے رات پیدا کی تاکہ تم اوس میں آرام پاؤ دیکھا رات کو روزہ واجب نہ ہونے کی حکمت اور سنو۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۔ (قصص ع ۷)۔

(اے محمد) کہو ان لوگوں سے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک دن ہی قائم رکھے تو کوئی دوسرا معبود؟

www.kitabmart.in

جو تمہارے واسطے رات پیدا کرے جس میں تم آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ پیارے مترو یہ ہے قرآنی فلاسفی کہ رات آرام کے واسطے ہے ایسی دلیل وید میں نہ پاؤ گے۔

اعتراض۔ حجر اسود کو کیوں چومتے ہیں۔

جواب۔ یہ قصور تمہاری ہی اندھوں کا ورنہ وہ لوگ ایسا چمکا ہے کہ حصہ نہ پا بلیں نکلا اسکا جواب ضرورت زمانہ میں کیوں نہ دیکھ لیا۔ بسمو اسلامی طریق اور اصول میں حجر اسود کی پرستش نہیں ہوتی اور نہ کوئی مسلمان حجر اسود کو معبود قابل پرستش سمجھتا ہے بلکہ سب لوگ اوس کو پتھر ہی سمجھتے ہیں دراصل باوجہ حجر اسود کو بوسہ دینے کی یہ ہے کہ ہر ملک میں ضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے گذشتہ واقعات کی یادگار قایم کی جاتی ہے تاکہ وہ واقعات صفحہ دنیا سے مٹ نہ جائیں جیسے فتح دہلی کی یادگار میں اونچا منار بنا ہوا ہے۔ جہاں انگریزوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ اسیطرح یہ پتھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمد اور بعثت کی پیشینگوئی کی یادگاری کے طور پر تھا۔ جس کو توریت اور انجیل کی پیشینگوئیاں آنحضرت[ف] پر پوری ہونے کی وجہ سے چومتے ہیں محبت سے بوسہ لینا روزانہ زوجہ اور بچوں کا تجربہ سے ظاہر ہے بادشاہ کے تخت کو چومتے ہیں وید مقدس کو چومتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی خیال شرک کا گذرا ہو تو دیکھو جواب نمبر ۸ اور اعتراض نمبر ۹ میں بھی حجر اسود کا تذکرہ قابل دیکھنے کے ہے

ف زبور ۱۱۸-۱ اور شعیا ۲۸ باب اور متی ۲۱ باب کی بشارت اس موقعہ پر قابل دید ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے "وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہوا یہ خداوند سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب" چونکہ قدیم زمانہ میں تصویری تحریر کا عام رواج تھا۔ محسوسات کے اشکال پر اشارات اور کنایات سے گفتگو کرنا مروج تھا۔ چنانچہ عیسائیوں میں پولا ہلانے کی رسم کو مسیح کا جی اوٹھنا خیال کرتے ہیں۔ یوشع کا دریا سے بارہ پتھر اوٹھانا بارہ حواریوں کا اشارہ بتاتے ہیں اور مینڈھے کی قربانی کرنا حقیقی بیٹے کی قربانی خیال کرتے ہیں خصوصاً ان پڑھ قوم کیلئے یہ تصویری زبان نہایت ضروری تھی اسواسطے قدیم زمانہ سے نبی عرب سے پہلے خاص کر

اعتراض - محمد صاحب نے لا اله الا الله ہماری کتابوں سے لیا ہے جو ہماری
کتابوں میں آدم و محمد سے پہلے لکھا تھا۔

جواب - اے خدا چاہو تو وہ دن چند دن میں آنے والا ہے ہماری آہ کے شعلے تمہارے دل کی انگلنگی کو
دہا شے جی سنو ہم تمہاری خاطر سے تمہارا اعتراض تسلیم کرکے بتلاتے ہیں کہ اب ہم میں اور تم میں
بہت تھوڑا سا فرق رہگیا ہے اگر تمہاری کسی کتاب میں لا اله الا الله ہے تو ضرور ڈھونڈو کہ اسی میں
میں خدا نے اپنے پیارے نبی کا نام بھی تبلایا ہے۔ تلاش تو کرو لاکھوں برس البتہ تو مسلمانوں کا نصف
کلمہ لا اله الا الله ویدوں میں ہونا اب مانا ہے تو کچھ ہی عرصہ میں محمد الرسول الله بھی
تلاش کرنے تو ملجاتا ہے۔ تھوڑے سے تم بھی ہماری خاطر سے (جیسے ہمنے تمہاری خاطر سے
تمہاری کتاب میں لا اله الا الله مانا ہے) کہدو کہ بیشک محمد الرسول الله
بھی ہماری ہی کتابوں سے لیا گیا ہے۔ گو برہمنوں نے خراب اور محرف کرکے مورتی پوجن وعام
پرستی بھردی ہے سماجی تر دو غور تو کرو لا اله الا الله کے تم قائل ہو کر اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہو
جو تمہارے سوامی دیانند جی نے ابتدائے عالم (آو سرشٹی) سے جس کو کروڑہا سال گذر چکے
اپنی نصف سے زاید زندگی ختم کرنے پر تم کو سمجھائے جس کو اوس وقت تک کوئی نہ سمجھا تھا۔
اب محمد الرسول الله بھی وید میں ہمکو تبلاتے ہیں۔ دیکھو دوستو گھبرانا مت سنو۔ "وہ
ہر مقدس رکم کامرتی رعد والا نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر قلعوں کا توڑنے والا جوان عقیل
بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا۔ (۲) تونے اے پتھر رکھنے والے والا گایوں سے مالا مال
گڈھے کو پھاڑا یہ دیوتا دبا لیتے ہوئے تیرے بلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہوکر انہوں نے
تری مددکی (۳) انہوں نے دعا کی بھجنوں کے ساتھ اوس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت کو

مکہ کے کوٹنے پر ایک بن گڑھا پتھر جسے حجر اسود کہتے میں رکھا ہوا تھا اور اوس کو
ہاتھ لگانا اور اوسے چھونا اور اوس سے ہاتھ ملانا حج میں ضروری رسم تھی اور اسی
پتھر کو ید الله یمین الله فی الارض کہتے تھے۔ یہ پتھر رسول عربی کے شہر میں
گویا رسول خدا کی بشارت دیدی زبان پر تھی۔

www.kitabmart.in

حکومت کرتا ہے جس کو ہزاروں بلکہ انہی سے بہی کثرت سے عطیے آتے ہیں (سام وید دوسرا حصہ باب ششم فصل اول برپاٹھک ششم صفحہ ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروٹھا ضلع جو و ریاست گوالیار پریس بروٹھا ضلع علیگڈھ ۱۹۰۶ء بحوالہ از کتاب بشارات محمدیہ - مہاشے جی تم تو مدعی عربی دانی کے ہو ذرا بتلاؤ کہ "تعریف کیا گیا" کی بجائے نام عربی میں محمدؐ ہے یا نہیں اب تو ہمارا اور تمہارا بیان ملکر پورا اسلامی کلمہ ہوگیا - لا اله الا الله محمد رسول الله خدا توفیق خیر دے تو ہم اور تم قرآن کریم سے و نیز عقلی دلائل سے تمام جہان کے مذاہب کو یقیناً پامال کردیں گے (گو موجودہ مسلمان بھی اس کام کو کافی دوالی ہیں) سماجی دوستو تو رنج اوٹھا کر دیکھو اپنی معتبر اور مسلمہ کتابیں دیکھہ جاؤ اور بتلاؤ کہ وہ کون شخص ایسا ہوا - جس میں یہ سب اوصاف و کمالات پوری پورے پائے جاویں ہم تو ثابت کئے دیتے ہیں - کہ اگر (بالفرض محال) سام وید کا یہ مضمون جو پیش گوئی کیا ہے سچا اور منجانب اللہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں یہ سب اوصاف اجتماعی طور پر پائے جاتے ہیں - وصف اول عبارت مذکور میں بیان کیا گیا ہے کہ " وہ ہر مقدس رسم کا مربی " اسی وصف کو کامل طور پر آپ میں دیکھتے ہیں - سب سے اعلےٰ رکن توحید الٰہی ہے (ذات میں صفات میں اور انحصار عبادت میں) اس کے جاری اور قائم کرنے اور شرک کے مٹانے میں جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی اوس کی نظیر پائی نہیں جاتی - دیکھو فتح مکہ کر کے بتوں کو توڑا - (ناراض نہو جانا) اور کعبہ معظمہ کو ان سے خالی کر کے اوسے عبادت الٰہی کے لئے خالص کردیا دوسرا رکن اخلاق فاضلہ ہیں اس میں بہی آپ کی تعلیم کامل تہی صدق و دیانت (مخالف لوگ بھی حضور کو محمدؐ امین کہتے تہے - کیونکہ آپ نے کبہی جھوٹ نہیں بولا) عفت و حیا - جود و سخا علم و تواضع شفقت و رحمت عفو و کرم یتیموں کی پرورش معاملات میں عدل برائیوں سے نفرت بیحیائیوں کی کراہت وغیرہ وغیرہ - جملہ اخلاق فاضلہ اور عادات صالحہ کی تعلیم کامل طور پر بحکم الٰہی کی دیکھو - اخلاق محمدی و قرآنی تعلیم امور مذکور الصدر کی بابت دیکھو رسالہ تقابل ثلاثہ مصنفہ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری - سام وید میں اوس برگزیدہ مقدس کا دوسرا وصف رعب والا بیان ہوا ہے - اس سے صاف مراد یہ ہے کہ وہ ایسا صاحب سیاست و بارعب ہوگا کہ مخالفین اوس سے زیر ہوں گے اور خوف کہائیں گے - دور دور تک رعد کی طرح اوس کی ہیبت ہوگی - یہ وصف بہی

www.kitabmart.in

حضور میں کامل تھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں روم و ایران زیر ہو گئے اور دُور دُور تک حضور کی ہیبت کا ڈنکا بج گیا۔ سام وید کی عبارت میں اوس مقدس برگزیدہ صفت میں تیسرا لفظ اندر ہے جسکے معنی صاحب اقبال میں اور حضور رسول کریم کا صاحب اقبال ہونا اظہر من الشمس ہے کہ بحالت یتیمی ایسا دعوے نبوت کا کرنا اور اپنی کامیابی کے تمام حالات قبل از وقوع صاف بیان کر دینا اور پھر بموجب فرمان حضور کے وہ سب باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہونا صفات اندر[۲۶] کو ظاہر کر رہی ہیں۔ چوتھی صفت اوس برگزیدہ خدا کی "قلعوں کا توڑنے والا" بیان کی گئی ہے۔ یہ صفت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری پوری حاصل ہے کیونکہ آپ نے عرب کے ایسے محکم قلعے فتح کئے جو کبھی بھی کسی سے فتح نہ ہو سکے تھے۔ حضور نے قلعہ خیبر ایسا مضبوط اور مستحکم تھا کہ خود مسلمانوں کو اوس کی فتح کا گمان بھی نہ تھا۔ مگر حضور کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سام وید میں اوس برگزیدہ خدا کا جوان ہونا۔ پانچویں صفت میں بیان ہوا ہے حضرت رسول کریم سے زیادہ جوانمرد اور شجاع اور بہادر کوئی نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ حضور ہر جنگ میں سب سے آگے رہتے تھے اور بڑی جوانمردی سے مخالفین کا مقابلہ کرتے تھے۔ سام وید میں اوس برگزیدہ خدا کی چھٹی صفت عقیل بیان کی گئی ہے۔ یہ وصف بھی حضور انور میں پورا پورا تھا کہ عقل میں حضور سب پر سبقت رکھتے تھے بڑے بڑے عاقل لوہا مانتے ہوئے تھے۔ سام وید میں اوس مقدس برگزیدہ کی ساتویں صفت "بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا ہے" آپ اس وصف میں بھی پورے تھے۔ کبھی آپ نے بزدلی اور کسل مندی ظاہر نہیں کی اور کسی کام کے کرنے سے

---

[۲۶] آریہ صاحبان اندر سے اکثر مراد پرمیشور سے لیتے ہیں۔ اگر یہاں بھی پرمیشور ہی کے معنی لیں گے تو یہ اندر جوان عقیل بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا (مخلوق) ہے ضرور مخلوق پرستی ہو جائے گی۔ کیا کوئی سماجی دوست پرمیشور کا جوان اور قوت والا مخلوق ہونا تسلیم کر سکتا ہے۔ اقرار میں مخلوق پرستی اور انکار میں مطلب حاصل ہے کہ مخلوق میں سے کوئی شخص مراد ہے۔ دوستو بتلاؤ وہ کون شخص ہے۔ بتلا سکو گے تو محمد رسول اللہ میں کوئی شک نہیں۔ ہاں دوسرے مقام پر اندر سے پرمیشور ہو سکتے ہیں۔

www.kitabmart.in

عجز و ضعف کا عذر نہ کیا چنانچہ غزوۂ خندق میں جسکا اشارہ سام وید کی اس عبارت میں کیا ہے۔ خندق کھودنے کے وقت ایک جگہ زمین کا پتھر یا ٹکڑا ایسا سخت نمودار ہوا کہ لوگ کام کرنے سے عاجز آ گئے حضور سے ذکر کیا گیا۔ آپ نے بڑی دلیری سے فرمایا اَنَا نَازِلٌ یعنی میں اترتا ہوں۔ آپ نے ایسی ضرب لگائی کہ وہ پتھر یا ٹکڑا ریت کی طرح چور چور کر دیا۔ سام وید کی عبارت میں برگزیدہ مقدس کی آٹھویں صفت میں پتھر رکھنے والا کہا گیا ہے۔ جو حجر اسود کے نصب کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ قریش نے کعبۃ اللہ کو از سر نو تعمیر کرنا چاہا جو بوجہ سیلاب اور طوفان کے منہدم ہو گئی تھی۔ جب عمارت حجر اسود تک پہونچی تو قریش میں تکرار ہوئی کہ حجر اسود کو کون رکھے اس مبارک کام میں فخر حاصل کرنے کے لئے ہر شخص کا دل للچایا اور زبانی تکرار سے نوبت دست و گریبان تک پہونچی اور ہر فریق دوسرے فریق کو جنگ میں طلب کرنے لگا حتی کہ قبیلہ بنی عبد الدار نے مرجانے پر قسم کھائی۔ آخر کار جوش و خروش فرو ہونے پر رفع تنازع کے لئے یہہ قرار پایا کہ کل صبح کو جو شخص سب سے پہلے کعبۃ اللہ میں حاضر ہو وہی حجر اسود کو نصب کرے شب انتظار دراز ہو گئی۔ علی الصباح سب نے دیکھا کہ آفتاب ہدایت و برکت مشرق کامیابی و سبقت سے مسجد حرام میں نظر آیا۔ سب لوگ مارے خوشی کے ھٰذا الامین کے نعرے مارنے لگے۔ ولیم میور صاحب نے بھی اپنی کتاب محمد اینڈ اسلام میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ Lo it is the Faithful one (امین) they cried, we are content

ترجمہ۔ آہا یہہ تو امین صاحب ہیں۔ اب ہم سب راضی ہیں۔ حضرت اقدس نے ایک چادر بچھائی اور حجر اسود کو اس پر رکھکر جوشیلے عربوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک بزرگ شخص اس کو اوٹھائے۔ پس اس پسندیدہ کل تدبیر سے سب نے بخوشی چادر کو پکڑ کر حجر اسود کی بلندی تک اوٹھایا اور پھر خود حضرت رسول اکرم نے اپنے دست خاص سے نصب کیا۔ سب کو شریک کرنے سے یہہ مطلب تھا کہ عرب کے سب لوگ بھائی ہیں۔ اور آخر کار سب ملکر توحید کے

؎ سماجیو یہی وہ پتھر حجر اسود ہے جس کو مسلمان اپنے رسول کی یادگار مذکور العہد میں چومتے ہیں۔ دیکھو اعتراض نمبر ۸۔ اور اس کا ذکر بائبل میں بھی موجود ہے۔ دیکھو

پھیلانے میں بھی حضور کے مددگار ہو جائیں گے۔ بس صفت پتھر رکھنے والا سوائے رسول اکرم کے
دوسرا ہو نہیں سکتا۔ نویں صفت اس برگزیدہ مقدس کی گدی ہے کو بہاڑنا لکھا ہے سو ظاہر ہے کہ خود اپنی
سے بچاؤ کے واسطے حضور نے خندق کھودی جس کو سلب جاننے میں کہ سنہ ۵ ہجری میں واقعہ ہوا اور
ابوسفیان رات ہی رات میں بھاگ گیا دسویں صفت سام وید میں ہے کہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے
پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی" دیوتا سے مراد پاک باطن اور بزرگ
لوگ ہیں (جس سے آریہ صاحبان بھی انکار نہیں کر سکتے) کون نہیں جانتا کہ اصحاب رسول نے
بر خوف و خطر سے آزاد ہو کر حضور کی میدان جنگ میں مدد کی اور میدان جنگ میں دعائیں اور تکبیریں اور خطبے
کی تلخیص کیں ہم بہر ذوق سے کہتے ہیں کہ دنیا بھر کی کتب سیر و تواریخ دیکھ جاؤ اور پھر ان سب صفات کا کسی
اور شخص (بجز رسول کریم کے) پایا جانا کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ یوگند پال جی تمام قبت ہندوستان کے کل
کے پنڈت بلکہ سب لوگ مل کر ہم کو کوئی دوسرا ایسا مقدس شخص ثابت کر کے دکھلائیں ... ویدو دھرمپال جی
ہمارے مہربان ایک سماجی ڈاکٹر اناوہ کے جو نا واقفوں سے سوال کرتے ہیں۔ خاص کوشش کریں دریافت
ان کنی جسکا نام دوسرا نتانواں بھی ہے اور ہندوستان دھرمیوں میں آگے بہت مشہور ہے اور کہہ دالو
اور وہ یہ ہے کہ لا الہ ہری پاس الا اللہ پرم پدم بیکنٹھ پراپت ہوئے تو جپے نام محمد مطلب لا الہ
الا اللہ کہنے سے پرم پدم ملتے ہیں یعنی تمام دکھ و تقدر دور ہو جاتے ہیں اور محمد کے نام کا وظیفہ کرنے سے

فٹ نوٹ

نوٹ نمبر ۲ جس پتھر کو راج گیروں نے ناقص و ناچیز سمجھا آخر وہی کونے کا سرا ہوا۔
(ابتدا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے۔ سب لوگ ناچیز سمجھتے تھے۔ آخر
وہی مہر رکھنے والے خاتم النبیین ہوئے یعنی محل نبوت کے کونے کے سرے کے آپ ہی
پتھر ہیں جس طرح کونے کے پتھر کے بغیر محل ناقص معلوم ہوتا ہے اسی طرح سے بغیر حضور کے
محل نبوت ناقص تھا منصف لوگو غور کرو) زبور ۱۱۸/۲۲ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا
سرا ہوا حضرت رسول نے بھی فرمایا انا تلک اللبنۃ یعنی وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں
سماجی دوستو یہ ہے پتھر (حجر اسود) جس کو رکھ کر حضور نے تعمیر نبوت کو پورا کیا اور پچھلے نبیوں کی
پیشنگوئیاں پوری ہوئیں۔ یہ چومنا پتھر کی محبت نہیں بلکہ پتھر رکھنے والے کی محبت اور یادگار ہے

www.kitabmart.in

جسم بیکنٹھ ہو جاتا ہے یعنی بہشت بریں نصیب ہوتا ہے دیکھو اخبار نور مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء اور سنو
اگر تم کو کچھ شک ہے اور اپنے گرنتھوں میں محمد رسول اللہ صاف اور واضح طور پر موجود ہونا معلوم
کرنا چاہو تو اخبار نور قادیان دیکھو نمبر ۱۲ جلد ۱ مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے
ہیں۔ پیارے سماجی دوستو مانا کہ آپ کو ہمارے ساتھ خدا واسطے کی دشمنی ہے مگر خدا کے لئے اپنی کتب
مقدسہ کے اشلوکوں پر تو کچھ عمل کرو دیکھو آپ کے گرنتھوں میں کسطرح اس ہادی برحق یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہما اور تعریف لکھی ہے دیکھو انھوں نے اس عبارت برہما من الامر الرسول محمد رہ کی پڑھنے مطلب
اشور جی مہاراج اپنے بندوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ میں وہ سرو شکتیمان یعنی قادر مطلق خدا ہوں
جو محمد مصطفٰے (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدہ اور پوتر انسان کا پیدا کرنے والا ہوں" کلکی پران گرنتھ
جو ایک مہارشی اور پوتر انسان کی تصنیف ہے وہ اپنی گرنتھ میں نہایت زوردار الفاظ میں ہندو جاتی کو
یہ بشارت دیتا ہے کہ اے میری قوم ایک وقت ایسا ادبار کا آئے گا کہ جب تم گیان کی چوٹی سے گر کر تحت الثریٰ
میں جا پہنچو گے تو اسوقت ایک مہارشی کا ظہور ہوگا جو معرفت نامہ کا بھنڈار اور امرت جل کی گنگا
اپنے ساتھ لائے گا جس امرت کو پی کر مردے زندہ ہوں گے اس مہارشی کے والد کا نام وشنو یش
ہوگا سنسکرت میں وشنو کے معنی اللہ کے اور یس کے معنی بندہ کے یعنے ان کے والد کا نام عبد اللہ
ہوگا اور ان کی ماتا کا نام سومتی جسکے معنی معتبرہ یعنی آمنہ ہوگا اور پھر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف
گرود بھوشک ازپران میں فرماتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی مکتی یعنی نجات دلانے کے لئے
آئے گا۔ اس مہارشی کا نام سمت (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہوگا حوالہ از اخبار نور مورخہ ۱۵ اکتوبر
سنہ ۱۹۱۰ء اب تو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تمہاری کتابوں میں ثابت ہوا پھر کیوں نہیں مانتے
سنو محمد رسول اللہ امی رسول تھے وہ کوئی کتاب پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے۔ نہ ہی وید مقدس ہندوستان
کی حدود سے نکلکر کہیں باہر گئے۔ خود ہندوستان میں ہی لا الہ الا اللہ ویدوں میں ہونا سنہ ۱۹۳۳ بکرمی کے
قبل وید پرستوں کو معلوم نہ تھا۔ دوستو تم تو نہ مانو گے لیکن ہم منصف لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ خود جن لوگوں
کو نصف صدی سے قبل زمانہ تک یعنی استاد باشندی فرقہ سنہ ۱۹۳۳ء بکرمی بقول پنڈت لیکھرام مطبوعہ مفید عام
سنہ ۱۹۰۳ء) اپنی کتابوں میں لا الہ الا اللہ کا ہونا معلوم نہ ہو وہ کیا دعوے کر سکتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے بھی
قبل یہ فقرہ ہماری کتابوں سے قرآن مجید میں لیا گیا۔ سماجی مترو اگر تم سچے ہو تو وید مقدس اکی سنسکرت کے

www.kitabmart.in

وہ الفاظ دکھلاؤ جس کا عربی میں ترجمہ لا الٰہ الا اللہ ہووے لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تم ہرگز نہ دکھلا
سکو گے۔

اعتراض ۔ ہماری توحید کامل ہے کیونکہ اس میں کسی انسان کا نام نہیں۔

جواب ۔ رخنہ گر ہے بت ہوں یوں اسلام میں   دخل ہے کس کو خدا کے کام میں

یہ اعتراض سال بھر سے زیادہ ہوا لالہ رام دیال ساکن اٹاوہ محلہ پل کمباران نے بھی ہم سے کیا تھا
اون کے جواب الجواب کے ہم تا ہنوز منتظر ہیں۔ سنو مسلمان لوگ حضرت محمد رسول اللہ کو تو اوہن
کی کسی صفت میں شریک نہیں کرتے (مثل سماجی دوستوں کے کہ خدا کی صفات ازلی و ابدی میں
روح اور مادہ کو شریک کرتے ہیں اور جیسے عیسائی صاحبان بھی روح القدس اور حضرت مسیح کو ازلی ہی
مان کر توحید کو بدنام کرتے ہیں) بلکہ مسلمان مانتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ (دوستو سمجھو) سوائے خدا کے کوئی
معبود نہیں ہے۔ وہ ہر صفت میں واحد و یکتا ہے اوس کی صفت میں کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتے
ہیں ہم کہ محمد اوس (خدا) کے بندے اور رسول ہیں۔ دیکھو یہ ہے اسلامی توحید کہ خدا کی صفت
بالکل علیحدہ کرکے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو صرف ایک بندۂ خدا اور اللہ کا رسول مانا ہے اور بھی سنو
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یعنی محمد تو سوائے اس کے اور کچھ
بھی نہیں کہ وہ ایک رسول (مرسل من اللہ) ہیں ان سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گذرے ہیں
اور سنو اللہ تعالے فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ
واحد ج (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدے کہ میں بھی تو تم جیسا انسان ہوں (کہیں شریک الوہیت
نہ کر بیٹھنا فرق یہ ہے کہ) میرے پاس وحی ربانی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی اکیلا) ایک معبود ہے۔ کہو جی
دوستو اسلامی توحید میں کیسی کیا دخل۔ دوستو تعجب ہے کہ وید کا منتر منتر اگنی وایو انگرہ وغیرہ ملہمان وید۔
(بقول پنڈت دیانند جی) کے نام سے بھرا پڑا ہے۔ انسان تو درکنار گھوڑے گائیں چاند سورج تک
لکھے ہوئے ہیں ہر منتر کے شروع میں منتر بنانے والے (رگو سماجی کچھ اور تاویل کرتے ہیں) رشی کے نام درج
ہیں بطور نمونہ رگوید کا پہلا منتر دیکھ لو۔ جس پر نام مدہو رشی کا درج ہے۔ پس اعتراض آپ کا وید پر ہوا پہلا
یہہ تو بتلاؤ کہ انسان کا نام کتاب یا تعلیم میں ہونے سے کس عقلی دلیل سے توحید کامل نہیں رہتی ہم مسلمانوں کو تو

www.kitabmart.in

یہ اعتراض ویدوں پر ہے اور بلا تردد ہمیشہ انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گا کہ قرآنی تعلیم انسان کو مخلوق اور اللہ واحد کو خالق کل (معہ روح مادہ) بتلانے والی ہے۔ غور سے ہمارے اعتراض کا جواب ہی ہی کہ تو دنیا کہ پرمیشور وحدہٗ لاشریک اپنی تمام صفات میں ہے یا نہیں۔ درصورت اقرار روح اور مادہ صفات الوہیت ابدی اور ازلی سے علیحدہ ہو گئے اور تناسخ باطل ہوا۔ روح مادہ۔ حادث مخلوق ہوئے درصورت انکار خدا کی صفت ابدی اور ازلی میں روح مادہ کی شرکت ہو کر پرمیشور ناقص بصفت ازلیت وابدیت ہو کر شرک ہوا۔ یہی تعلیم ویدکی ہے جو کسی طرح کامل نہیں کہی جا سکتی۔ کہو دوستو شرک کون ہوا اور ناقص تعلیم کسکی ہوئی۔ ؎ شعلہ بھڑک کے نکلا مرے دل کے داغ سے — آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اعتراض [۱۱]۔ ہماری تعلیم قدیم ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم تیرہ سو برس سے ہے۔

جواب۔ ؎ گلشن علم و ہنر کی ہے ہوا بگڑی ہوئی — دیکھنے میں زاہدوں کی ہے ادا بگڑی ہوئی

کیوں بھولے بھالے بچوں کے سے اعتراض کرتے ہو تم اپنی تعلیم قدیم سے کیا مراد لیتے ہو اگر ویدک تعلیم ہے جو عناصر پرستی سے بھری پڑی ہے اب ایسی تعلیم ہی لے ستاآئی اور اعتراض نمبر ۱ ہی بھول گئے پارسی لوگ اپنی کتاب کو اس قدر مدت دراز کی بتلاتے ہیں کہ علم ہندسہ کو ختم کر دیا ہے اگر تمسے وہ بھی یہی اعتراض کر بیٹھیں تو ان کی کتاب کو الہامی اور قدیم ماننا آریہ سماج پر لازم ہو جائے گا اور مسلمان تو دونوں دعووں کو بلا دلیل رد کر دیں گے۔ ریچا چاند سورج زمین پہاڑ بھی بقول تمہارے حق مرجح رہینگے اور جو تمہاری تعلیم دیانندی ہے تو اس کا وجود ۱۹۳۲ سنہ بکرمی سے پہلے مطلق نہ تھا جس کی بنیاد قائم ہوئے صرف ۳۴ برس گذرے ہیں۔ دیکھو کلیات لیکھرام مطبوعہ مفید عام ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۰ عالم فاضل محقق بننے والے سوامی یوگندر پال جی بتلاؤ کہ ۳۴ سال کی تعلیم کو قدیم بتلانے والے شخص جھوٹے کہے جانے کے مستوجب ہوں گے یا نہیں۔ دوستو تمہاری روح قدیم مادہ قدیم دنیا قدیم اور اب ویدک تعلیم بھی قدیم ہو گئی گو مطلب تمہارا قدیم ہونے سے ابتدائے عالم سے ہونا مراد ہے۔ اس کی تردید میں ہم بتلاتے ہیں کہ وید ہرگز ابتدائے عالم میں نازل نہیں ہوئے۔

(۱) یجر ادھیائے ۱۹ منتر ۱۹ اس سنسار میں ہم دو طرح کے جنموں کو سنتے ہیں۔ (غور کرو)

(۲) یجر ادھیائے ۵ منتر ۱۰ اے انسانوں جیسے عالموں سے سنے ہوئے پران اور اپال وغیرہ

(۳) یجر ادھیائے ۷ منتر ۱۲ سب پرانے لوگ اور گذشتہ زمانے کے جوگی۔ (دیکھو یہ موجودہ

www.kitabmart.in

زمانہ میں گذشتہ زمانہ کا حوالہ غور تو کرو۔

(۴) یجراد ہیائے ۱۲ منترہ ۵۴ جو اس زمانہ میں زمین کے بیچ پران پڑھ چکے ہیں اور جو وید کا تذکرہ کرنے والے یعنی باپ دادے آپدیش کرنے والے ہوں۔

(۵) یجراد ہیائے ۱۲ منتر ۱۱۱ عالموں میں بہت ہی مشہور اور لائق صفت کے پورے طور پر علم اور الہی عادتوں سے معمور ست جگ وغیرہ میں ہو چکے ہیں۔ (ست جگ کے بعد کا تصنیف کا زمانہ ثابت ہوتا ہے جیسکہ علم ترقی پر تھا۔)

(۶) یجراد ہیائے ۱۲ منترہ ۹۵۔ آپ لوگ جو ظاہر ہوئے اور جن کو سننے میں جو نزدیک ہیں جو دور دراز ملکوں سے حاصل ہو سکتے ہیں ان سب بوٹیوں کو لا کر جیسے حکیم لوگ مناسب جانتے ہیں۔ ویسے ہی اس کنواری لڑکی کو اچھی طرح سے دیجئے (یہ منتر اب ایسے وقت کا ظاہر ہوتا ہے جب لوگ نزدیک و دور ملکوں تک سے تھے علاج وغیرہ ہوتے تھے حکیم و مریض سب طرح لوگ تھے۔)

(۷) یجراد ہیائے ۱۳ منتر ۲۷۔ اے علم والے شخص پہلے زمانہ کے لوگوں نے نظیر بحث یا فتح (یہ منتر ابتدائے عالم میں نہیں ہو سکتا)

(۸) یجراد ہیائے ۳۳ منتر ۴۔ اے عاقل ایسے ویسے (لوردیہ) پہلے زمانہ کے لوگوں سے علم حاصل کئے ہوئے۔

(۹) یجراد ہیائے ۷ منتر ۲۹۔۱ اے انسان جو اس سورج سے پرے اور لطیف کرن ہے جسکو پہلے عالم لوگ آنکھ سے دیکھ چکے ہیں۔ (بھلا منتر ابتدائے عالم کا کیسے ہو سکتا ہے جس میں پچھلے لوگوں کا ذکر موجود ہے)

(۱۰) یجراد ہیائے ۸ منتر ۱۵۔ پرمیشور کے گیان ہی مشہور ویدوں کی واقفیت سے نجم پہلے رشی لوگ پہنچتے ہیں۔ (اس منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ رشی لوگوں کے زمانہ کے بعد تصنیف وید کی ہوئی جو ابتدائے عالم میں نہیں ہو سکتا۔

بطور نمونے کے جو دس حوالے ہمنے پیش کئے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اور دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس بہت سے ایسے حوالے موجود ہیں جن سے بخوبی ثابت ہے کہ وید مقدس کی تصنیف اب سے وقت

میں ہوئی۔ جبکہ عالم جاہل امیر غریب گائیں۔ گھوڑے درخت مریض طبیب ہر قسم کے لوگ موجود تھے
پس کسی طرح سے ویدوں کا نزول ابتدائے عالم میں نہیں ہو سکتا جو خود وید منتر ظاہر کر رہے ہیں۔ نیز
اسلام تیرہ سو سال سے نہیں ہے بلکہ ابتدائے عالم سے ہے اور حضرت آدم صفی اللہ مسلمان تھے۔ قرآن کریم
سے جواب کے طالب ہو تو سنو مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۔
(پ ۱۱ یونس ع ۲) پہلے پہل سب لوگ ایک ہی امت تھے اختلاف انہوں نے پیچھے کیا۔ دیکھو
اب بات جب ہے کہ تم بھی کوئی وید منتر ایسا پیش کرو جس سے ثابت ہو کہ ویدوں کا نزول ابتدائے عالم
میں ہوا۔ ہاں اگر کسی دوسری کتاب سے ثبوت دوگے تو ویدوں کو ان امور سے خالی مان لینا [illegible]
کہوت ہے۔

اعتراض ۱۲۔ قربانی رحم کے خلاف ہے کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیے۔

جواب ۔
مجھے یہ حیرت ہے او ستمگر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

ہاں شیخ جی اب تو بکری اونٹ وغیرہ کی بھی ہمدردی کرنے لگے مفصل جواب تو نمبر ۳ میں بھی گذر چکا ہے
اور ایک مستقل پورا رسالہ بھی جواز قربانی پر موجود ہے دیکھو قدامت قربانی از کتب آسمانی مؤلفہ مولوی
اله دین صاحب ہم بھی تمہاری خاطرداری کرتے ہیں آریہ ورت میں تو ذبح گئی اور بسنی انسان کی قربانی جاری

ؔ اکثر سماجی دوست اپنے منتر دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ منتر ادن پچھلی دنیا کے متعلق ہیں جو موجودہ
سرشٹی (دنیا) سے پہلے گذر گئی۔ اسی طرح سے ہر گذری ہوئی دنیا کی بابت دوسرے عالم کی
ابتدا میں نزول وید ہوتا ہے۔ حالانکہ پرمیشور عالم الغیب تسلیم ہے پھر جب سوال کرو کہ سب سے
پہلے دنیا سے (یعنی جب کوئی بھی دنیا نہ گذری ہو) تو وید منتر کیسے متعلق ہو سکتا ہے تو جواب دیتے
ہیں کہ ہم ایسی ابتدا نہیں مانتے بلکہ ہم دنیا کو ایسے مانتے ہیں۔ جیسے دن کے آگے رات اور
رات کے آگے دن۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا بھی مثل پرمیشور کے
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ گویا روح مادہ کے ساتھ ہی دنیا بھی انادی (ازلی ابدی) ہوگی
اور پرمیشور کی کوئی ضرورت ہی نہ رہی آپ سے آپ سب کچھ ہو رہا ہے مفصل بحث دیکھو حدوث دنیا مصنفہ
مولانا ثناء اللہ صاحب ۱۲

www.kitabmart.in

رہی اور بھی دیکھو برنیر صاحب کی تواریخ جلد دوم صفحہ ۸۰ و صفحہ ۱۶۵ اور رامائین کے بال کانڈ میں انسانی قربانی کا ذکر موجود ہے یہ سب وحشیانہ حرکتیں اور حرام منوئیں وید کی تعلیم کا نتیجہ ہیں جس پر سماجی دوست چالاکی سے پردہ ڈال رہے ہیں اور بھی دیکھو وید پرکاش نمبر ۵ جلد ۱ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء دہرم سبھا جلیسر ضلع ایٹہ ریزولیوشن نمبر ۳ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ چاروں وید خصوصاً یجروید میں جہاں جگ وغیرہ کرموں کا بیان ہے تذکرہ گوشت و بلدان کا درج ہے " دوستو ویدوں میں تذکرہ بلدان کو موجود ہے پھر تم کیا اعتراض کر سکتے ہو مہابھارت کے پرب ۱۳ میں کہا ہے ایک راجہ جسکا نام رنت دیو تھا اوسنے جگ کیا اوس میں گائے کی قربانی ہوئی یجروید ادھیائے ۲۵ فقرہ ۳۵ دیکھو۔ گھوڑے کے گوشت کے ہوم میں خواہش کرتے ہیں اونکا سنکلپ ہی ہم کو سودمند ہے " گویا اشٹک اول میں ہوم کے اعمال کیلئے گائے کی کھال چاہئے اور دیکھو آپستمبہ گرہسوتر پرش اگنہوتر بشسٹ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۴۲ برہمن کالے ہرن کی کھال پہنے (بڑی رحم دلی ہے) چھتری ہرن کی ویش گائے یا بکری کی اور بھیڑ کی کھال ہر کوئی پہن سکتا ہے " سوامی دیانند جی نے بھی صبح و شام گوشت وغیرہ سے ہون کرنا کہا ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء مقام بنارس صفحہ ۴۵ صفحہ ۱۷۰ میں یگیہ کیواسطے جو جانداروں کا قتل کرتا ہے وہ جائز ہے صفحہ ۳۰۲ میں جہاں جہاں گومید وغیرہ دیکھے ہیں ہاں وہاں پشوؤں میں نر ونکا مارنا لکھا ہے اور ایک بیل سے ہزارہا گائے حاملہ ہوتی ہیں " مہاشے جی یہ کیوں نہ کہا کہ مسلمانوں نے قربانی کی تعلیم ہماری کتابوں سے لے لی ہے۔ جیو رکشا کے حامیو ذرا غور کیجئے

(۱) ہون کرنے میں سینکڑوں پتنگے چیونٹیاں جلکر خاکستر ہو جاتے ہیں مگر تم کو کچھ ہمدردی نہیں۔

(۲) سماجی دوست رات کو چراغ جلاتے ہیں جس سے خصوصاً موسم برسات میں ہزاروں لاکھوں پتنگوں کی جانیں جاتی ہیں کچھ پرواہ نہیں۔

(۴) سر میں (خصوصاً استریوں کے) ہزاروں جوئیں پڑجاتی ہیں اونکی ہنسا ہوتی ہے۔ دوستو اگر کہو گے کہ ہم لوگ اون کو مارتے نہیں زندہ چھوڑ دیتے ہیں تب بھی اونکی غذا سے اونکو محروم کرنا بیرحمی ہے۔

(۵) غلہ فروخت کرنے والے صاحبان غور کریں کہ جب غلہ جمع کرتے ہیں تو اوس میں بیشمار جیو (گھن) پیدا ہو جاتے ہیں۔ غلہ فروخت کرنے میں جیو ہنسا ہوتی ہے۔

(۶) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۵ سطر ۳ مطبوعہ ۱۹۰۶ء دیکھو کہ درخت نباتات وغیرہ میں بھی ان ‌ میں

www.kitabmart.in

روحیں ہیں۔ پس جیو رکھشا کے حامیو تم کی نرم نرم ڈالیاں زور توڑ کر دانتوں کرنے میں تمہارا رحم کہاں چلا جاتا ہے۔ ترکاری ساگ پات کھانے میں تم لوگ کیوں بے رحم ہو جاتے ہو۔

(۷) پانی کے ہر قطرے میں ہزاروں کیڑے ہوتے ہیں تو پانی پینے میں کروڑہا جیو ہتھیا کرتے ہو

(۸) چارپائیوں میں کھٹمل پڑ جاتے ہیں اونکو مارتے ہو اگر مثل نمبر ہم کے کہوگے تو وہی جواب نمبر چار میں دیکھ لو۔

(۹) گئو ماتا کے جب کیڑے پڑ جاتے ہیں اون کو دوا کے ذریعے سے مارتے ہو تب رحم دلی کہاں چلی جاتی ہے اگر کیڑوں کو خیال کر چھوڑ دیتے ہو تو اون کی ہلاکت کے تم ہی باعث ہوئے اگر دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں کرتے تب گئو ماتا کی ہتھیا پڑتی ہے۔

(۱۰) تناسخ پرست لوگ بتلائیں کہ کتا بلی شیر وغیرہ گوشت خور جانور پرمیشور نے کن کی روحوں سے پیدا کئے ہیں۔

(۱۱) انسان کے سر اور پیٹ میں جب ایک مرض کی وجہ سے کیڑے پڑ جاتے ہیں تو سماجی ڈاکٹر اوس انسان کا علاج کس طرح کریں گے۔ واضح رہے کہ بغیر اون کیڑوں کے فنا کئے ہوئے ہرگز صحت نہیں ہوگی۔ پس رحم دل لوگو سوچو کہ یا تو انسان کی ہلاکت ہوگی یا کیڑوں کی۔

(۱۲) سماجی دوست بوٹ اور فل بوٹ پہنکر تیز رفتاری سے ہزاروں حشرات الارض کی جیو ہتھیا کرنے میں رحم دلی کہاں کھو بیٹھتے ہیں۔

(۱۳) سماجی دوستو گھوڑے کو گاڑی میں چلانے سے اور تیز دوڑانے سے اور اوس کو ہنٹر مارنے سے تمہاری رحم دلی کو کچھ اثر نہیں پہونچتا ہے۔

(۱۴) گئو ماتا کے بچے کو جبراً دور کرکے اوس کے حق کے دودھ کو خود دوہتے ہو جب تمہارا رحم کہاں چلا جاتا ہے۔

(۱۵) اگر تم جنگل میں ہو اور کوئی موذی درندہ جانور تم پر حملہ کرے اور تمہارے پاس اوس جانور کی ہلاکت اور اپنے بچاؤ کے ہتھیار کافی ہوں۔ اوس حالت میں سچ بتاؤ کہ کیا کروگے اوس وقت بھی اگر رحم دلی کو کام میں لائے تو اپنی حرام موت کے تم خود باعث ہوئے۔ ورنہ اوس درندہ کو تو ضرور ہلاک کرکے ہتھیا لوگے۔

www.kitabmart.in

(۱۴) بھوکی مکھیوں کو جب تم کھانا کھاتے بیٹھتے ہو تو اُن کو اور اگر غذا سے محروم کر کے بے رحم کیوں ہو جاتے ہو۔ اگر کھانا کھاتے وقت مکھیوں کو دُور نہ کرو تو پھر رحم تمہارے مُنھ کے راستے نکلنے لگے سماجی دوستو یہ ہے تمہارے رحم کا نمونہ حالانکہ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی بحث محض گؤ ماتا کی ہمدردی اور محبت میں کرنے لگتے ہو۔ ورنہ لاکھوں بھیڑ بکریاں ذبح ہوتی ہیں۔ تم کو پرواہ نہیں ہوتی منوسلیقی میں دیکھ لو ورنہ ایک دو درخواستیں غیر مسلم لوگ (جو اپنے کو ہندو بتلاتے ہیں۔ بلکہ سماجی دوست بھی ایسے لوگوں کو جب حقوق حاصل کرنے کے واسطے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ہنود میں شمار کر کے تعداد بڑھاتے ہیں) بکرہ کے بلدان کی دیتے ہیں۔ اور تم کو کوئی عذر نہیں۔ بیچارے مسلمان بھی اگر گائے کی قربانی نہ کریں اور بھیڑ بکری وغیرہ کی قربانی کریں تو تم کو کچھ عذر نہ ہو۔ کیوں جی دوستو یہ کیا راز ہے بربنائے تناسخ ماننا پڑتا ہے کہ جانور اپنے پچھلے اعمال بھوگنے کے واسطے جانور بنائے گئے ہیں تو مسلمان لوگوں کے پچھلے نیک اعمال اس قابل تھے کہ وہ بداعمال لوگوں کو (یعنی گائے بکری وغیرہ) ذبح کریں اور ان کی روحیں آزاد کرا دیں اور گوشت کھا دیں۔ سماجی دوستو تمہارے اصول کے مطابق تو گوشت نہ کھا دیں ترکاری وغیرہ نہ کھا دیں پانی نہ پئیں تو ایسے اصول کیسے قابل تسلیم ہو سکتے ہیں۔ رحم دل لوگو جوتا کس کھال کا پہنتے ہو کلوں کی چرخیوں میں چمڑے کے جو سے خرچ کرتے ہو یہ کہاں سے آویں ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر مسلمان جانوروں کا ذبح کرنا ترک کر دیں تو یہی سماجی دوست خود اپنے ہاتھوں سے جانوروں کو کاٹنے پر مجبور ہو جاویں اور رحم کا لفظ اپنی لغت سے نکال ڈالیں۔ رحم دلی کا ایک تازہ نمونہ انسانی قربانی[1] کا اٹاوہ کے ایک طفل کے

---

[1] آج شیخ مہدی حسن صاحب کے یہاں قربانی گائے کی ہو گئی۔ جسکا ذکر ہے نمبر ۳ میں لکھا ہے مجسٹریٹ صاحب ضلع نے کامل حفاظت سے قربانی کرائی اتفاق وقت سے شیخ صاحب ممدوح کی چچی کا دوپہر کو انتقال ہو گیا جو بہت عرصے سے سخت علیل تھیں اسپر غیر مسلم دوستوں نے اور اکثر نادان لوگوں نے مشہور کیا کہ یہ قربانی کرانے کی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے ما ایسے سمجھ دار لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم کو ذاتی واقفیت ہے کہ وہ بی بی مرض لاحق میں مبتلا تھیں بہت عرصے سے امید زیست ترک ہو چکی تھی طبیبوں ڈاکٹروں نے جواب دیدیا تھا تیمار دار مجبور ہو

قتل کا مشہور مقدمہ ہے پھر بھی قربانی کرنے کی وجہ سے بیرحمی کا الزام مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے۔ ادنیٰ
چیز اعلیٰ کے لئے قربان کردی جاتی ہے۔ چنانچہ افسروں کی خاطر سپاہی قربان ہوتے ہیں۔ اور
بادشاہوں کے لئے افسر اور فوجیں قربان ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر انسان اشرف المخلوقات ہے
سب جانوروں سے اعلیٰ اور برتر ہے پھر اس کی خاطر جانور قربان کئے جاویں تو کوئی ہرج اور گناہ نہیں

اعتراض۔ اگر خدا نے کہیں حکم گوشت خوری کا دیا ہو تو ثبوت دو۔

جواب۔ ؎ بے نیازی بندہ پرور حد سے گزری آپکی ٭ ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

جواب تو پہلے گذر چکا ہے پھر تم عربی دانی کے مدعی ہوکر اسلامی تعلیم سے ایسے بے خبر سنو ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ اللہ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے۔

اعتراض۔ انسان کے معنی بھولنے والے کے ہیں۔

جواب۔ ؎ برائی جو کی تونے غیروں کی ہمسے ٭ ہوا حال سب آشکارا تمہارا

مہاشے جی انسان کی طبیعت میں خطا نسیان ضرور ہے لیکن اس عام اصول سے خدا کے برگزیدہ مقدس لوگ جنکو رسول پیغمبر کہتے ہیں۔ مستثنےٰ ہیں بالخصوص ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سنو اللہ تعالےٰ نے خود جواب دیا ہے ما ینطق عن الھویٰ الا وحی یوحیٰ یعنی رسول اللہ اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتے بلکہ جو کچھ ان کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے وہی کہتے ہیں اعتراض کا اشارہ ہم خوب سمجھتے ہیں۔ رسول کریم کے پاس لکھے پڑھے لوگ موجود تھے اور حضور جو کچھ وحی ربانی آتی تھی تحریر کرا دیتے تھے۔ بخلاف وید مقدس کے نزول کے وقت تمہارے اعتقاد کے بموجب بجز ملہمان کے کوئی اور نہ تھا اور ملہمان ان پڑھ تھے

بقیہ حاشیہ

عاجز ہو چکے تھے۔ پھر الباربعض اگر مر گیا تو کوئی دقت نہیں۔ یہ وہم پرستی مسلمانوں کے یہاں جائز نہیں۔ بلکہ قربانی کے اثر سے یہ ہوا کہ ادن بی بی کی مشکل آسان ہوگئی۔ (خدا ادن کو بہشت نصیب کرے) نافہم لوگو ہماری ننانوتہ اٹاوہ کے سماجی ڈاکٹروں سے اس کی تصدیق کر لو۔ اور سنو گئو کی قربانی کے روز ایک سماجی کی بہن بھی مر گئی تھی اب کہو کیا کہہ سکتے ہو بھلا مرنا اور پیدا ہونا ایک قدرت کا کارخانہ ہے جو ہمیشہ ہر حالت میں جاری ہے۔

www.kitabmart.in

کوئی ذریعہ ضبط تحریر کا نہ تھا اور انسان کے معنی بھولنے والے کے تم بتلاتے ہو بس مطمان وید بھی انسان بھولنے والے تھے۔ اسواسطے وید مقدس محفوظ عن التحریف نہیں کہا جا سکتا بقول تمہارے ویدوں میں پرمیشور نے توحید کی تعلیم نازل کی لیکن ہم کہتے ہیں کہ بمقتضاء بشریت مطمان وید نے بھول کر عناصر پرستی کی تعلیم جاری کی۔ دیکھو ایسے اعتراضوں سے فائدہ نہ اوٹھا سکوگے انسان اُنس سے ہے اور نسی بھی نہیں ہے جس کا مادہ اُنس ہے۔

اعتراض ۴۵۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں تمام ضروریات موجود ہیں میں پوچھتا ہوں کہ چاند کے گھٹنے بڑہنے کا ذکر کہاں ہے۔

جواب ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مہاشے جی تمام شہر میں شہرت تو یہ تھی کہ پو گندر پال جی عربی سے واقف قرآنی تعلیم میں وسیع معلومات رکہنے والے ہیں۔ مگر اعتراض یہہ کیا کہ قرآن میں گھٹنے بڑہنے کا ذکر نہیں۔ اجی مہاشے جی یہی قرآن کریم کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ اپنے مخالفوں کو ایسی ہی تاریکی میں رکہتا ہے بلکہ اون سے اوندھے بیہودے اعتراض کرادیتا ہے اور پہر اپنے جان نثار اور شیدائی مسلمانوں کو برجستہ جواب بتلا کر مخالفوں کو شرمندہ کراتا ہے دیکہو قرآن کریم میں سب کچھ ہے اوسکا دعوی بہی ہے تبیاناً لکل شیءٍ یعنی سب چیزوں کا بیان کیا گیا ہے لیکن دکہلائی اوسی کو دیتا ہے جو شفقت اور ٹھنڈے دل سے دیکھے سنو اور غور کرو۔

والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم ۔ ترجمہ۔ چاند کے لئے ہمنے منزلیں بنائی ہیں اونہیں میں پہرتا پہرتا ٹہنی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ پیارے مترو اب تو کہدو کہ سوامی جی نے یہ مقام دیکھہ لیا یا نہ تھا۔ مہاشے جی یہی اعتراض ہمکو دیکر وید منتر سے ایسی تعلیم دکہلادو جس میں پرمیشور نے چاند کے گھٹنے بڑہنے کا ذکر کیا ہو کہیں جواب میں چاند کی پرستش کا منتر پیش نہ کردینا کیونکہ ویدوں میں چاند و سورج کی پرستش بکثرت ملے گی۔

اعتراض ۴۶۔ روح کی تعریف پوچھنے پر کہدیا قل الروح من امر ربی پہر تم کیسے کہتے ہو کہ سب کچھ موجود ہے۔

جواب ؎ تا مرد سخن نہ گفتہ باشد ٭ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

بہتر ہوتا جو یہ اعتراض نہ کرتے قرآن کریم نے چند ہی لفظوں میں جو روح کی تعریف کردی ہے وہ

www.kitabmart.in

کسی کتاب الہامی میں نہیں ہے گویا تمہارا یہ اعتراض خود تمہارے وید مقدس اور بائبل وغیرہ پر منتقل ہو گیا
ہاں اگر ہمت ہو تو وید مقدس سے روح کی تعریف پیش کرو۔ خود عیسائی صاحبان جنکا یہ اعتراض پہلے سے
ہے اپنی بائبل کی ورق گردانی کر کے روح کی تعریف دکھلائیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روح کی ماہیت کا سوال ہوا تھا۔ اللہ تعالٰی نے جواب میں فرمایا قل الروح من امر
ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے کہدو
کہ روح بھی میری پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے ایک غیر مادی ہے (مادی چیزوں کے واسطے
لفظ خلق مستعمل ہے) اور تم مخلوقوں کو علم الہی سے بہت کم حصہ ملا ہے اس جواب کے سنتے ہی جو لوگ
اعتراض کرنے آئے تھے۔ خاموش رہ گئے۔ مہاشے جی بتاؤ کہ روح کی تعریف قرآن کریم میں تمہاری
تمہاری کس کتاب سے لی گئی ہے۔ اللہ اللہ کیسی تعریف روح کی بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی مخلوق حادث
بالذات خدا کے حکم اور قدرت سے ظہور میں آئی ہوئی وجود و بقا میں اللہ تعالٰی کی محتاج ہے۔ وید
مقدس تو اس تعلیم سے بالکل خالی ہیں۔ سوامی دیانند جی کا اعتقاد ہے کہ روحیں مرنے کے بعد ہوا میں
ٹھیری رہتی ہیں اور وایو منڈل کے ذریعے سے روح دوسرے قالب میں جاتی ہے ثبوت تناسخ
(۱۸۱) اور ارواح دوسرے قالب میں اسطرح سے جاتی ہیں کہ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ اور
پن کے مطابق سزا یا جزا پانے والا جیو جسم کو چھوڑ ہوا پانی نباتات وغیرہ وغیرہ اشیاء میں داخل
ہو کر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون (جسم) میں پڑتا ہے بھومکا صفحہ ۱۳۳۔ اور سنو روح ایک
دقیق جسم ہے جو شبنم کی طرح گھاس پات پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے ستیارتھ پرکاش یہ ہے ویدک فلاسفی
کہ روح گویا مادی شے ہے جو پانی نباتات اور خوراک وغیرہ میں ملکر پیٹ کے اندر پہونچتی ہے۔ مگر بتلاؤ
کہ انڈوں کے اندر روح کیسے پہونچتی ہے گولر امرود میں کیڑے پڑتے ہیں ان میں روح کیسے پہونچتی
ہے پھر ہم پوچھتے ہیں کہ یہ روح کی تعریف کہاں سے سوامی جی نے پائی۔ لوگندر پال جی ذرا اس کو وید منتر
سے مطابقت کر کے دکھلا دو ورنہ تسلیم کر لو کہ سوامی دیانند جی کی خود تراشیدہ یہ تعریف ہے۔ بھلا جب
روح شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑ کر (بوجہ خنکی) ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے تو شلجم مولی لوکی وغیرہ
ترکاریاں جنمیں روح موجود ہے کھانے کے قابل نہیں رہ گئی۔ پیارے بھائیو اب تمہارے لئے (اگر آریہ
بائی مذہب کے قول کی پابندی کرو تو) اس جہان میں دانا پانی سب بند ہے۔ ترکاری میں روح

www.kitabmart.in

درخت میں روح پانی کے قطروں میں روح تو بیرحم دل لوگ بیچارے زندہ کیسے رہیں۔

اعتراض مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں تبدیلی کچھ نہیں ہوئی۔ مگر وید میں تبدیلی ہوئی۔

جواب۔ ع دیکھ لو دیکھی نہو جسنے بہار تربیت   کسقدر بے جوش ہے اب آبشار تربیت

مسلمان کیا کہتے ہیں خدا ہی یہ فرماتا ہے وانا له لحافظون دلیل سنو حضرت رسول کریم کی
حیات میں قرآن کریم کے بہت لوگ حافظ ہو چکے تھے۔ اور خود حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو
لکھوا دیا کرتے تھے دیکھ لو اسوقت سے ہنوز لفظ بلفظ حرف حرف حافظوں کی زبان پر ہے۔ ستیارتھ پرکاش
سملاس ۱۴ میں سوامی جی بھی قرآن شریف کو محفوظ عن التحریف تسلیم کر چکے ہیں دنیا بھر کے محقق لوگ قرآن کو
کے غیر محرف ہونے کے قائل ہو چکے ہیں۔ اب وید مقدس کی نسبت سنو اور غور کرو کہ کسی معتبر ذریعے
اب تک یہ ظاہر و ثابت نہیں ہوا خود ہلان وید کی نسبت بھی اختلاف ہے نہ یہ معلوم ہوا کہ وید کتنے عرصے
الہامی مانی جاتی ہیں اور اول اول الہامی قبول کرنے والے کہاں کے باشندے تھے اور ان کی
اصلی زبان کیا تھی نزول وید سے قبول تک کتنا فاصلہ رہا وہ قبول کرنے والے اشخاص تعلیم یافتہ تھے
یا جاہل تھے۔ انہوں نے کس دلیل سے الہامی تسلیم کیا یہ وہ امور ہیں جو آریہ سماج نے اب تک حل نہیں کئے
اور نہ کر سکے دیکھو ضیاء الاسلام نمبر ۶ جلد ۱ صفحہ ۲۶۔ اب بتلاؤ کہ ہم کیسے مان لیں کہ وید مقدس الہامی
سینہ بسینہ محفوظ عن التحریف ہیں۔ غیر محفوظ ہونے کی دلیل سن لو۔ سوامی دیانند جی سناتن دھرم مورتی
پوجنے والوں کی بابت کہتے ہیں کہ یہ پوپ دغاباز فریب سے ٹھگ کر اپنے مطلب نکالنے والے ہیں صفحہ ۹۰
ستیارتھ پرکاش پر وہ سب جھوٹے ہیں۔ صفحہ ۸۱ میں یہ بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے
ہی کیوں نہ مر گئے۔ کیونکہ وہ ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا صفحہ ۲۴۰
سوامی جی کو پانچ ہزار برسوں سے آریہ ورت میں ہر قسم کی خرابی کا ہونا تسلیم ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۵
صفحہ ۲۷۲ و صفحہ ۲۴۳ اب منصف مزاج سماجی دوست ذرا ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہم کو بتائیں
کہ مذہب آریہ سماج سنہ ۱۹۳۲ بکرمی میں جاری ہوا اور وید مقدس وقت نزول سے سنہ ۱۹۳۲ بکرمی تک انہیں
لوگوں کے ہاتھ میں رہا اور ان کی خدمت انہیں لوگوں کے سپرد تھی اور سوامی جی کو بھی وید انہیں
لوگوں سے ملی تھی۔ جنکو سوامی جی پوپ دغاباز فریبی بتلاتے ہیں تو کیا کوئی شخص عقل سلیم رکھنے والا ایسی
کتاب کو غیر محرف تسلیم کر سکے گا۔ جو ایسے وقت کی بیان کی گئی ہو کہ جب لکھنے کی کوئی ذریعہ نہوں اور

www.kitabmart.in

ضخامت کی کتاب ہو کہ اوسکا حفظ کرنا حد امکان سے باہر ہو اور ایسی زبان میں نازل بیان کیا جاوے جس سے ملہمان ناواقف ہوں اور پھر وہ ایسے اشخاص کے قبضہ میں بھی ہو جنکو خود ہی دغاباز پوپ نے مبتلا ہو دوستو خدا کے واسطے کچھ تو انصاف کرو اور کہو کہ کیا ایسی کتاب محفوظ عن التحریف کے جانے کے قابل ہو سکتی ہے۔ ہاں صاحب ایک اور آسان فیصلہ بھی ہے کہ دنیا بھر میں جسقدر طبعیں وید مقدس اور قرآن کریم کی ہوں سب کو تلف کر دیا جاوے اور کوئی ایک نسخہ بھی باقی نہ رہے تو کوئی بڑے سے بڑا عالم فاضل پنڈت وید مقدس کو نہیں لا سکتا لیکن قرآن کریم کو ایک دوازدہ سالہ بچہ (عتیق احمد خاں ولد عنایت علیخاں ہمارے محلہ کے حافظ ہیں) پھر لکھا سکتا ہے یہ ہے قرآن کریم کا محفوظ ہونا اور وید مقدس کا غیر محفوظ ہونا۔ کہو دوستو کیا سمجھے۔

اعتراض ۱۸ وَمَا ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منہا او مثلہا سے ظاہر ہے کہ قرآن کی آیتیں توڑی گئیں۔

جواب - واہ صاحب -

کتاب عشق کے الٹے ورق اول سے آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اول سے آخر تک

اجی مہاراج قرآن کریم کی آیتیں جاروں کی پکھیں نہیں جو ٹوٹ جائیں۔ اگر لفظ آیہ کے معنی سمجھ لیتے تو عبارت بھی سمجھ میں آجاتی۔ بس آیہ کے معنی نشان کے ہیں۔ پھر مطلب صاف ہے کہ جب کسی نشان کو لوگ بھول جاتے ہیں یا ترک کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اوس کی مثل یا اوس سے بہتر اور لا سکتا ہے۔ جیسے توریت کی تعلیم معدوم ہونے پر حضرت مسیح کے ذریعہ سے انجیل بھیجی جب لوگوں نے اوس کو بھی بدل اور محرف کر دیا اور اوس کو یک قلم بھلا دیا تو اپنے برگزیدہ و مقدس رسول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پہلی کتابوں سے بہتر اور اکمل کتاب قرآن مجید بھیجی جس کی حفاظت بھی اپنے ہی ذمہ لے لی۔ جیسا کہ نمبر ۱ میں ذکر ہو چکا۔ اصل عبارت جپر اعتراض ہے پوری یہ ہے مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ یعنی اے پیغمبر ہم کوئی نشان منسوخ کر دیں یا لوگ اوسے بھول جائیں تو دوسرا نشان اوس سے بہتر یا ویسا ہی نازل کر دیتے ہیں۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لو گنڈر پال جی کہاں آیتیں توڑی گئیں۔ اگر تمہارا مطلب ناقص سے ہو تو قرآن کریم میں کوئی فقرہ ایک دوسرے کے متناقض نہیں ہے۔ ہاں وید دو تین

www.kitabmart.in

ایسی عبارت موجود ہیں بطور نمونہ سنو۔

ایک عبارت

(۱) ہے لوگو جس بے حد علم والے سربا شکتیمان بھگوان کے بغیر جگیہ کبھی سدہ نہیں ہو سکتا جو قابل دیکھنے کے ہے وہ بھگوان سب آدمیوں کی عقل اور کرموں کے سنجوگ کو پراپت ہوتا اور جانتا ہے

رگوید ادھیائے اول سوکت ۱۸ منتر ۷ (یہاں صفت پرمیشور کی عالم الغیب بیان ہوئی ہے)

(۲) یجروید باب ۳۱ منتر ۳ میں لکھا ہے کہ پرمیشر کے چار حصے ہیں ایک حصے سے تمام دنیا کا کام چل رہا ہے اور تین حصے اکاش پر ہیں۔

(۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں پرماتما سب سے بڑے یعنی محیط کل ہے کل جگت کا پیدا کرنے والا جسم سے رہتا ہے اوس میں کسی قسم کا زخم وغیرہ نہیں سکتا وہ نس ناڑی کے بندھن سے مبرا ہے پوتر ہے اس میں کسی قسم کی خرابی نہیں آسکتی کسی قسم کی بھول یا خطا پرماتما میں نہیں ہے۔

(۴) رگوید ادھیائے اول سوکت ۵۲ منتر ۶

ترجمہ از وید پرکاش نمبر ۲۰ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۹۴ء

ہے پرمیشور جو یہ آپ کا بنایا ہوا بارش کا سبب اعلے اور عمدہ عمدہ چیزوں کو پراپت کرنے والا اپنی جگہ میں قائم رہنے والا آفتاب ہے۔ وہ ہم لوگوں کے لئے آکاش میں رہنے والے میگھ کو زمین

اسکے برخلاف متناقض عبارت

(۱) اے بیاہے ہوئے مرد عورت تم دونوں رات کہاں ٹھیرے تھے اور دن تمنے کہاں بسر کیا تھا تمنے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا۔ تمہارا وطن کہاں ہے

رگوید اشٹک ۷۔ ادھیائے ۸ ورگ ۱۸ منتر ۲

(دیکھو یہاں پر پرمیشور اون بیاہے ہوئے مرد عورت کے نام سے ناواقف اون کے کھانے کے مقام سے ناواقف۔ اون کے رات کے بسر کرنے کے مقام کو ناواقف ہے)

(۲) یجروید باب ۳۱ منتر ۴ میں لکھا ہے کہ تین حصوں والا پرمیشور تمام دنیا سے جدا ہے اسکا ایک حصہ جگت میں بار بار پیدا اور فنا کے چکر میں پھنسا ہوا ہے

(۳) میرا سر سرداری ہے منہ زور ہے۔ سر کے بال اور ڈاڑھی مونچھیں چراغ کی مانند روشن ہیں بادشاہی میری جان ہے۔ آبحیات کی طرح میری آنکھیں خوب روشن ہیں میرے کان دور سے سننے والے ہیں (یہ سر ڈاڑھی مونچھیں پرمیشور کے کیسی)

(۴) رگوید ادھیائے اول سوکت ۱۰ منتر ۲

ترجمہ از وید پرکاش نمبر ۳ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۹۵ء

جیسے تمام دنیوی آرام اور اشیاء پیدا کرنے کا سبب اور بارش کرنے والا آفتاب اپنی روشنی کو اونچی اونچی پہاڑوں کی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی تک

گرادیتا ہے (اس منتر مین آفتاب کو اپنی جگہ قایم رہنے والا غیر متحرک بتلایا ہے۔

آہستہ بڑہتا ہوا اپنے محور مین گھومتا ہوا اور نیز اور لوگون کو گھماتا ہے (اس منتر مین سورج کو خود گھومنے والا متحرک اور اور لوگون کو گھمانے والا صاف طور پر لکھا ہے جو صریح متناقض ہے

ہندوؤن کے چھ شاستر ہین جس کو سماجی بھی تسلیم کرتے ہین چھون مین پیدایش دنیا کے بارے مین سخت اختلاف ہے ایک کی بات کو ایک کاٹتا ہے دیکھو تحفۃ الہند مصنفہ مولانا عبید اللہ صاحب

اعتراض۔ جب محمد صاحب مکہ سے مدینہ گئے تو ڈیڑھ برس تک یروشلم کی طرف منھ کرکے نماز پڑھاتے رہے تا یہودی مسلمان ہو جائین اور دین اسلام بڑھ جاے جب یہ نہ ہوا تو وہان سے جھٹ منھ موڑ لیا یہ ہے خدائی شریعت۔

جواب۔ کبھی بھولکر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہین ناگوار ہوتا سوامی جی تم نے کجروی کیون اختیار کی اور یہ مطلب کیون نہ سمجھا کہ یہ دونون متبرک مقامات اسلام کے نشان ہین بیت المقدس (یروشلم) سے اسلام شروع ہوکر مکہ معظمہ مین اکمل ہوگیا اور یہ دونون متبرک مقدس مقامات تا قیامت انشاء اللہ مسلمانون کے قبضہ رہین گے اب غور کرو اللہ تعالے کا مقرب بندہ نبی ہوگا جو اسکے حکم بھی فوراً مان لے اللہ فرماتا ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ اے پیغمبر یہ تحویل قبلہ برحق تمہارے پروردگار کے حکم سے ہے تم اس مین شبہہ نکرنا مہاراج خدا کے حکم سے حضرت رسول کریم نے منھ طرف کعبہ کے کیا کہ اپنی ذاتی غرض اور اپنی تجویز سے تم نے یہ اعتراض عیسائیون سے لیکر پیش کیا ہے اور سورۂ بقر کا یہ مقام تم نے مطلق نہین دیکھا یا تم کو غالباً نظر نہ پڑا کعبہ کیطرف بحکم خدا یہ بھی کہ مسلمانون مین بعض منافق لوگ ایسے تھے کہ جو بظاہر ایمان لائے ہوئے تھے مگر ایمان بالقلب نہین لاے تھے اُن کی حالت بھی آزمایش تحویل کعبہ سے کھل گئی اور معلوم ہوگیا کہ واقعی ان کے دل مین نور ایمان جلوہ گر نہین ہے غور سے فرمان الہی سنو وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا

www.kitabmart.in

لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ
لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ اے پیغمبر جس قبلہ (یروشلم) پر تم
ہوئے اوس کو اس غرض سے قرار دیا تھا کہ جب قبلہ بدلا جاویگا تو جو لوگ رسول کی پیروی کرینگے اونکو
ہم ان لوگون سے الگ معلوم کرلین جو سرتابی کرکے اولٹے پاؤن پھر جائین (یعنی اونکی
نافرمانی سب پر خود بخود ظاہر ہوجاوے) اور قبلہ کا بدلا جانا سب ہی پر شاق گذرا اگر اللہ کی ہدایت
پائے ہوئے لوگون پر شاق نگذرا مہاراج دیکھو صاف اور سیدھے معنی یہ ہین اس مین
کہان ہے وہ پالسی جس پر اعتراض تھا بلکہ اس آیہ کریمہ سے اعتراض کی جڑ کٹتی ہے
کیونکہ اللہ تعالے نے تحویل قبلہ مومن اور منافق کی پہچان کے واسطے کرایا جس سے نبی کریم
کی پیروی دل سے کرنیوالے مسلمان تابع حکم الٰہی کے رہے اور منافق لوگ علیحدہ ہوگئے
یعنی اُس وقت جو لوگ کہ پیروی رسول کی کرتے تھے اُن مین سے بھی مخلص بندے چُن لئے
گئے اگر کسی بناوٹی پالسی کیوجہ سے یہ کام ہوتا تو ناممکن تھا کہ رسول کریم باوجود کم جماعت
قبلہ بدلتے کہ موجودہ کم جماعت مین بھی لوگ مشکوک ہوجائین تھے اور قبلہ بدلنے سے کچھ فائدہ نہوگا پس معلوم ہوا کہ
یروشلم کی طرف نماز پڑھنے مین یہودیون کو مسلمان کرنے کی پالسی نہتھی مہاشہ جی تم نے
متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنی کیون لئے اور اپنے گرو کا قول کیون فراموش کردیا
بڑے ہی ضدی اور متمرد عقل کے دشمن ہین وہ لوگ جو متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنی
کرتے ہین ایسے لوگون کی عقل اندھیرے مین بھیکراپل ہوجاتی ہے دیباچہ ستیارتھ پرکاش ص ۶
تمہارے اعتراض کا جواب اللہ تعالے نے برنگ پیشگوئی اپنے برگزیدہ رسول کو خود بتلادیا
تھا کہ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ جن لوگونکی
عقل ماری گئی ہے وہ تو کہین ہی گے کہ مسلمان جس قبلہ پر (یروشلم) پہلے تھے اُسکے
اُن کے دوسری (مکہ معظمہ کی) طرف مڑجانے کی وجہ کیا ہے (جواب سنو) اے پیغمبر
انکو جواب دینا کہ مغرب اور مشرق تو اللہ ہی کا ہے (یہ کوئی مدار کامیابی نہین) بلکہ تقوے
اللہ کا اصل ذریعہ کامیابی ہے جس کو اپنی مصلحت سے چاہتا ہے صراط مستقیم کیطرف

www.kitabmart.in

ہدایت پانے مین تم ناخوش نہ ہونا بتلاؤ کہ وہ پالسی کہان ہے جو تم نے بیان کی تم تو عربی
دانی کے مدعی ہو ان آیات قرآنی کو کبھو نگر نہ دیکھ لیا جس سے تمہارے سوامی جی کی ہدایت
ہی پوری ہوجاتی کہ آگے پیچھے کو نہ دیکھنے والے عدباطن مین ہو مکاشفہ ۲۳ دیکھو اوس قادر مطلق
علیم وخبیر کی حکمت کہ تم سے اعتراض کرادیا جو مدعی عربی دانی کے تھے اور ہم مسلمانون کو
بذریعہ پیشگوئی اعتراض کا جواب بھی بتادیا یہ قرآنی اعجاز ہے اب ہم بانئے آریہ سماج کی
بابتہ اس موقعہ پر لکھنے پر مجبور ہین کیسی کیسی پالسی وقت اور موقعہ دیکھ دیکھ کر بدلتے رہے
پہلی پالسی یہ تھی کہ کسی کو یہ نہ بتلایا کہ سوامی جی کس شہر کے باشندے اور کس
باپ کے بیٹے تھے اخبار انگریزی مین اپنے باپ کا نام اور خاندان کے مسکن کا پتہ بتانے کی
بابتہ عذر کیا ہے دیکھو انگریزی تھیوسوفیسٹ ۱۸۷۹ء و ۱۸۸۰ء دوسری پالسی یہ تھی کہ ایک
برہمچاری کے فرقہ مین داخل ہو کر اوس سے اپنا نام شدھ چیتن رکھوایا اور اپنے کپڑے
اوس سے تبدیل کرائے دیکھو ترجمہ تھیوسوفیسٹ مترجمہ دلپت راے صفحہ ۲۱ تیسری پالسی
یہ ہوئی کہ برہمانند وغیرہ ست پرشون (وہی سناتن دھرم والے جنکو خود ہی پھر پالسی
بدلکر پوپ دغاباز مکار جھوٹا ستیارتھ پرکاش مین لکھدیا) کے کہنے سے پورے یقین کے
ساتھ اپنے آپکو برہم یعنی ایشور سمجھنے لگے (دیکھو گویا اوسوقت یہ الوہیت
کے ازلی وابدی صفت کے روح مادہ پرمیشور کے علاوہ چوتھے اقنوم تھے) سوانح
عمری مذکور الصدر صفحہ ۳۶ پر چوتھی پالسی یہ تھی کہ پرمانند سرستی ادویت وادی شنکرا
چاریہ مت کے چیلے بنے اور اونھون نے اونکا نام دیانند سرسوتی رکھا۔
(علاوہ سکونت و ولدیت کے اصلی نام بھی معلوم نہ تھا کیونکہ دیانند سرسوتی
تو اون کے اوستاد کا رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے) پانچوین پالسی صفحہ ۳۷ پر یہ لکھی ہے
کہ ہند مین مشہور و معروف مقامات و متبرک تیرتھون کے جاترا کے واسطے اور
اون کے درشن (مورتی پوجن کا کھنڈن کرنے والو غور کرو تمہارے سوامی جی
عرصہ تک مورت پرست رہے ہین اور تیرتھون کو متبرک بتاتے ہین) کیلئے روانہ
ہوا سمت ۱۹۱۱ کو پہلی دفعہ کنبھ کے میلے مین شریک ہوا وہان سے رشی کیش کو

www.kitabmart.in

چلا گیا پھر بدری نارائن پہونچا چھٹوین پالیسی کیسی اچھی صفحہ ۵۸ پر لکھی ہے کہ چندا
گدہو مین مجھے ایسا برا عیب لگ گیا یعنی مجھہ مین بھنگ کے استعمال کرنے کی عادت
ہو گی بعض بعض اوقات اوس کے اثر سے مین بالکل بے ہوش ہو جایا کرتا تھا
(یہ پالیسی متھرا والے چوبون کو قابو مین لانے کی واسطے اختیار کی گئی ہوگی جب وہ
لوگ دیانندی نہ ہوئے تو انہین کو برا کہنے لگے دوستو دیکھہ تو معلوم ہوتا ہے
کہ بھنگ کی مدہوشی مین نئے مذہب کی بنیاد ڈال دی ہے) ساتوین پالیسی یہ تھی
کہ کچھہ عرصہ تک سوامی جی نے برجانند کے پاس رہکر بیاکرن پڑھا اور اپنے کو اونکا
چیلا ہونا تسلیم کرتے رہے پھر اونہین کے مذہب کو جھوٹا کہنے لگے آٹھوین پالیسی
یہ تھی کہ ۱۸۷۵ء مین مقام بنارس ستیارتھ پرکاش چھپوا کر صفحہ ۱۴۵ پر گوشت سے
ہوم کرنا لکھا صفحہ ۱۴۹ پر گوشت کی پنڈ کو جائز کیا صفحہ ۱۷۱ و ۳۹۹ پر یگیہ مین جانورونکا
قتل واجب تسلیم کیا صفحہ ۳۰۲ پر گوشت خوری کے لازم ہونے کی وجہ لکھی صفحہ ۴۲ و ۴۴
پر مردون کا شرادھ جائز رکہا اور صفحہ ۴۷ و ۴۸ پر شرادھ کے فائدے لکھے نوین
پالیسی مسلمانون کو طرفدار بنانے کی غرض سے پلاؤ کہانے کی ہدایت لکھی ستکاردہی
جب مسلمان دیانندی نہ ہوئے تو انکار گوشتخوری سے کر دیا دسوین پالیسی مسلمانونکو
طرفدار بنانے کی غرض سے یہ تھی کہ مکتی (نجات) دائمی کے قائل ہوئے کہ نجات سے
بازگشت نہین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹ دوستو بطور نمونہ کے دیکھہ لین اپنے
گرو کی پالیسی کہ تیرتھ کو گئے گوشت خوری جائز رکھی شرادھ کو تسلیم کیا خود بر مشہور
اپنے نام و پتہ چھپاتے رہے بھنگ پی کر مدہوش ہوتے رہے شدھ جین
اور دیانند سرسوتی نام دھرائے جب دیکھا کہ لوگ اس پر طرفدار نہ ہوئے تو
جھٹ آبائی عقیدہ سے پھر کر نیا مذہب قائم کر کے شہرت حاصل کی اور
رسم نیوگ قائم کر کے لوگون کو چکر پر لگایا سماجیو سنو سوامی جی نے کیا
اچھا معیار جانچنے کا رکھا ہے کہ ایک دوسرے کی متضاد باتین
پاگلون کے بکواس کے مانند مین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۵۱ اور اون دنون

www.kitabmart.in

باتون مین سے ایک بات سچی اور دوسری جھوٹ ہونے سے دونون
باتین جھوٹی ہین ستیارتھ صہ ۴۸۵

اعتراض ۲۰ - غیر قومون سے لڑنا قرآنی تعلیم ہے۔

جواب - پوشیدہ جب ہو راز کہ منہ مین زبان ہو * بات بھی کرین تو بغیر از
نقصان نہو - سماجی دوست یہ اعتراض جدید نہین ہے بلکہ اسکو بانی سماج نے
بھی اسلام پر کیا تھا باب ۱۴ یہ اعتراض ہوا جوابات سے تمام کتابین بھری پڑی
ہین وہی اعتراض ہم نیا لکھ کے سماجیون سے تالیان بجوائین ہان اسلام نے
مخالفون سے جہاد ضرور کیا ہے لیکن کبھی از خود چھیڑ نہین نکالی تواریخ اٹھا کر
دیکھو تو جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق جنگ خیبر فتح مکہ وغیرہ جس قدر
لڑائیان حضرت رسول کریم کو مخالفون سے لڑنا پڑین کسی جنگ مین از خود حضور نے لشکر
کشی نہین کی بلکہ کل لڑائیان استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز مین
لڑنا پڑین جسکو ہر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے کیا کوئی شخص کوئی ایسا مذہب
نظیر مین پیش کر سکتا ہے جس مین جہاد کی تعلیم و ترغیب عند الضرورت بھی
نہو اور جس نے جہاد نکیا ہو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ جیسا جہاد اور ضرورت جہاد
اسلام نے پیش کیا ہے اوسکی مثال تمام دنیا مین رحمدلی نہین مل سکتی اور چونکہ
ایک ایسی قوم اسلامی جہاد پر معترض ہے خود جس کی الہامی کتابین خونریزی کی تعلیم
سے بھری پڑی ہین اسواسطے ہم قرآنی جہاد اور ویدک جہاد کا مقابلہ کرتے ہین امید ہے
کہ منصف مزاج لوگ موقعہ اور وقت اور ضرورت جہاد کا لحاظ کر کے دونون تعلیمون
مین سے ایک پسند کر لینگے

(۱) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ
مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ
وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ

www.kitabmart.in

فيه فان قاتلوكم فاقتلوهم كذلك جزاء الكافرين
فان انتهوا فان الله غفور رحيم و قاتلوهم حتى
لا تكون فتنة و يكون الدين لله فان انتهوا فلا عدوان
الا على الظالمين ـ

(٢) يا ايها النبي حرض المؤمنين على القتال فان يكن
منكم مائة يغلبوا مائتين وان يكن منكم الف يغلبوا
الفين باذن الله والله مع الصابرين ـ

(٣) اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على
نصرهم لقدير ـ

(٤) الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان
يقولوا ربنا الله ولولا دفع الله الناس بعضهم
ببعض ـ

(٥) وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله
انه هو السميع العليم وان استنصروكم في
الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم وبينهم ميثاق
والله بما تعملون بصير ـ

(٦) الا الذين يصلون الى قوم بينكم وبينهم
ميثاق او جاءوكم حصرت صدورهم ان يقاتلوكم
او يقاتلوا قومهم ولو شاء الله لسلطهم عليكم فلقاتلوكم فان
اعتزلوكم فلم يقاتلوكم والقوا اليكم السلم فما جعل الله لكم عليهم
سبيلا ستجدون آخرين يريدون ان يأمنوكم ويأمنوا قومهم كلما ردوا
الى الفتنة اركسوا فيها فان لم يعتزلوكم ويلقوا اليكم السلم ويكفوا ايديهم
فخذوهم واقتلوهم حيث ثقفتموهم واولئكم جعلنا لكم عليهم سلطانا

www.kitabmart.in

مُّبِيْنًا (۷) اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

(۸) لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(۹) كَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

(۱۰) لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

(۱۱) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

(۱۲) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

(۱۳) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

(۱۴) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

(۱۵) اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا۔

(۱۶) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۷ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

(۱۷) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔

مقابل کرلیا ہے نیز یہ بات غور سے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسی مقام پر بلا ضرورت لڑنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے جہاں اجازت دی گئی ہی وہاں سخت ضرورت تھی مگر اس پر بعضے متعصب [illegible] لوگ

www.kitabmart.in

مسلمانوں کے ساتھ سختی کریں جیا طریقہ صلح کا قرآن کریم نے بتلایا ہے ایسا کوئی الہامی کتاب نہیں بتا سکتی ۔

قرانی جہاد	ویدک جہاد
(۱) مسلمانوں جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں اونسے لڑو اور زیادتی نکرو (اپنے کسی ذاتی غرض پر لڑنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ جبکہ عبادت وغیرہ کو روکے جاؤ تو اوتنا ہی لڑو جتنا وہ تم سے لڑیں) بے شک زیادتی کرنے والے خدا کو پسند نہیں (اس شرط سے) لڑائی کے وقت جہاں اونکو پاؤ مارو اور جہاں (تمہارے گھروں) سے تم کو اونہوں نے نکالا ہے اون کو نکال دو (کیونکہ) فتنہ و فساد قتل و قتال سے بھی برا ہے جس کا تجربہ شاہد ہے) اور مسجد الحرام (مکہ معظمہ) کے قریب جب وہ خود نہ چھیڑیں تم مت لڑنا پس اگر وہ شروع کریں تو بے شک تم بھی مارو اسیطرح کافروں کا بدلہ ہے (یہ ہے حفاظت خود اختیاری جسپر تعزیرات ہند کی منظیات عامہ شاہد ہیں) اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے اون سے	(۱) جو وید اور ویدانکول آیت پرشونکے کئے ہوئے شاستروں کا اپمان کرتا ہے اوس ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیے ستیارتھ پرکاش طبع پنجم تیسرا اسملاس صفحہ ۵۲ (۲) دشٹ پرشوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا چاہے کھلم کھلا قتل کرے دفعات (۳۰۲ یا ۳۰۴ تعزیرات ہند کا چکر تناسخ میں پھنسا کر کسی دوسرے جنم کی سیر کرائینگی) چاہے چھپ کر۔ (۳) ہے سبھا اور فوج کے مالک آپ جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے جو ہمارے ساتھ عداوت کرے ہماری غیبت کرے جو ہمارے ساتھ فریب کرے اون سب کو جلا کر راکھ کر ڈالے دیانند یجر وید بھاشیہ بھومکار گوید منڈل ا سوکت ۸ منتر ۱ دشمنوں کے جلانے والے ہمیں خوب دولت عطا کیجئے منتر ۲ جنگ اور گھوڑے وغیرہ فوج کے

اون سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور
کل قانون خداوندی ہو جاوے (یعنی
امن قایم ہو جانے تک لڑو) اگر وہ
لڑنے سے باز آجائیں تو پھر ظالموں کے
کسی پر ہاتھ نہ بڑہاؤ (کوئی شخص ایسی
ضرورت کے بھی جہاد کو منع کر سکتا ہے
سماجی دوست بھی مجرم کو سزا دینا اپنا دہرم
بتلاتے ہیں تو پھر مجرموں کی حمایت
کر کے اعتراض کیوں کرتے ہیں کچھ تو
غور کرو کہ چند بیکس مسلمانوں کی تلواریں میں
ضرور قوت الہی کام کرتی تھی جو ایک
جسم غفیر کنار عرب پر بموجب وحی
ربانی غالب آئی)

(۲) اے نبی مسلمانوں کو جہاد
کی رغبت دو (مگر شرط وہی ہی ہے
جو نمبر اول میں مذکور ہوئی) اگر تم
میں سو آدمی لڑنے والے مضبوط
ہونگے تو دو سو پر غلبہ پاؤ گے
اگر ایک ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر
اللہ کے حکم سے غالب آئینگے
اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
(حد سے بڑہنے والوں کے ساتھ
نہیں) ۔

فوج کے سامان سے یقیناً دشمنوں کو
شکست دیں۔ منتر ۳ ہے بے حد قوت
والے ایشور آپ کی مہربانی سے حفاظت
اور طاقت کو حاصل کئے ہوئے ہم لوگ
اپنی فتح کے واسطے دشمنوں کی اننت طاقت
کو ناش کرنیوالے توپ بندوق تلوار
تیر کمان کو لیتے ہیں تاکہ آپکی طاقت
کی مدد اور پورے فوجی سامان سے
دشمنوں کو جنگ میں جیت لیں
(چاہے قصور اپنا ہی ہو) منتر ۴ ہے
جنگ میں حوصلہ دینے والے ایشور
آپکی کرپا سے ہم لوگ ہتیاروں کے
چلانے میں ہوشیار۔ بڑے بڑے
شور بیروں کے ساتھ ہو کر اور فوجی
طاقت کے ساتھ لڑنیوالے دشمنونکو
نربل کریں اور چکرورتی راج کا مالک کریں
منتر ۵۔ جو دنیا کی حفاظت کرنے والا
جو کہ اپنی مدد سے ہم کو فتح دیتا ہے
یہ اوسی کی مہما اور بل ہے منتر ۶
جو بیحد عقل والے آدمی ہیں وہ لڑائی
کے لئے دشمنوں کو جیتنے کے لئے
تیار ہیں۔

(۴) یجروید ادھیا اول منتر ۸ جو ہمکو

www.kitabmart.in

مسلمانوں کی تعلیم کا حامی

مسلمانوں کی ترقی تعلیم میں کوشش کرنا

مسلمانوں کی تعلیم میں جو رکاوٹیں پیدا ہوں اون کو دور کرنا

اسلامی کالجوں اسکولوں اور انجمنوں کی حمایت کرنا

مسلمانوں کو تعلیم کی طرف مائل کرنا البشیر کا سب سے بڑا مقصد ہے

البشیر اٹاوہ سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ

معہ محصول ڈاک معمولی کاغذ پر للعہ سال

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
۷۸۶
هو المستعان
هیبت اسلام
مصنفہ
سید موسی رضا مختار عدالت کلکٹری و نائب ناظم انجمن ہدایت الاسلام
اٹاوہ
البشیر پریس اٹاوہ میں محمد بشیر الدین کے اہتمام سے طبع ہوئی
قیمت ۱ر
بار اول ۵۰۰ جلد

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وجہ تحریر رسالہ ہذا کی یہ ہوئی کہ ہمارے عقب مکان مسمی نظیر علی بھڑ کن
رہتے ہین۔ یہ بیچارے معمولی حرف شناس اور ایک بہوت بہالے آدمی
ہین۔ ایک روز ہمارے پاس آکر کہنے لگے کہ پورانے شہر محلہ جٹ پورہ
مین ایک آریہ بابو صاحب ہین وہ کہتے ہین کہ ہم قرآن کریم کی حضرت
محمد رسول اللہ کی بت پرستی ثابت کرسکتے ہین اسوقت اور بہی چند
صاحب ہمارے پاس بیٹہے ہوئے تہے۔ ہم سب نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگون مین پیدا ہوئے۔ نشو ونما پایا۔ دعوی نبوت
کیا۔ اشاعت اسلام مین کامیاب ہوئے۔ انہین سے کوئی اعتراض اس
قسم کا نہ کرسکا۔ تعجب ہے کہ آج ہندوستان مین بابو صاحب نے قرآن شریف
مین بت پرستی ڈہونڈلی۔ اگر بابو صاحب اس امر کو ثابت کردین تو پھر اسلام
پر ہمارا قائم رہنا بیکار ہوجائے۔ الغرض ۱۱ محرم الحرام کو بوقت شب بابو
دوارکا پرشاد صاحب زمیندار معہ لالہ بھوجراج صاحب ساکن محلہ تانگنج
وایک یا دو شخص اور نام نامعلوم نظیر علی مذکور الصدر کے ہمراہ تشریف

www.kitabmart.in

لائے ۔ اور جب ان سے ایفاء وعدہ کو کہا گیا۔ تو جواب دیا کہ محمد صاحب
کے بت پرستی کی بابت نہیں بلکہ اُن کے والد ماجد حضرت عبد اللہ
کی بابت کہا گیا تھا ۔ اسکے جواب مین ہماری طرف سے دو امور پیش کیے
گئے ۔ اوّل ۔ یہ کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اور نہ کسی معتبر تفسیر سے یہ بات
پایہ ثبوت کو پہنچ سکے گی کہ حضرت رسول مقبول کے والد ماجد بت پرست
تھے ۔ اسکے جواب مین بابو صاحب نے معتبر تفسیرون سے ثابت کرنے کا
دعویٰ کیا تھا ۔ (جو اب تک پورا نہیں ہوا) دوم ۔ یہ کہ اسوقت اگر اس حجت
کے قطع کرنے کی غرض سے بفرض محال مان بھی لین کہ حضرت عبد اللہ نے
کبھی بت پرستی کی ہو تو اس سے حضرت رسول کریم کی ذات بابرکات پر
اسکا کیا اثر پڑ سکتا ہے ۔ جبکہ سوامی دیانند جی کے والد بزرگوار کا ۔
بت پرست ہونا آریہ صاحبان کو خود تسلیم ہے ۔ اس دلیل سے بابو صاحب
نے (لاجواب ہو کر) دوسرا سوال کیا ۔ کہ خدا عالم الغیب ہے یا نہیں ؟
جواب دیا گیا کہ خدا عالم الغیب ہے ۔ پھر سوال کیا کہ جب خدا عالم الغیب
ہے تو قیامت مین خدا کو زمین کی گواہی کی ضرورت کیا ہوگی اور زمین
کس طرح بولے گی ۔ جواب دیا گیا ۔ کہ خدا کو کچھ حاجت اپنے واسطے نہ ہوگی
بلکہ مجرم کو بہمہ وجوہ خود اس کے جرم پر مطلع ہونے اور اسکو ہر طور پر لاجواب
اور خاموش کرنے کی غرض سے زمین گواہی دیگی ۔ بولنے کی بابت جو سوال
کیا گیا اسکا جواب یہ ہے کہ خدا کی قدرت تو غیر محدود ہے ۔ آپ ذرا انسانی صنعت
پر غور فرمائیے ۔ مثال کے لیے گراموفون باجہ موجود ہے ۔ پھر اس قادر مطلق
کے حکم سے زمین کے بولنے مین کیونکر شک کیا جاوے ۔ ہان زمین کا بولنا اسی رنگ
مین ہوگا جسمین خداوند عالم اوسکو بولانا چاہیگا ۔ اسکے جواب مین بابو صاحب
نے فرمایا کہ جواب نہین ہوا ۔ تو کہا گیا کہ آپ اپنے الفاظ سوال کی تحریر کر دیجیے

www.kitabmart.in

پہر اسکا جواب ہم لکھدینگے ۔ غیر مذہب والا منصف مزاج شخص اسکا فیصلہ
کر دیگا ۔ اس کے جواب مین باتفاق رائے لالہ بہوجراج صاحب یہ قرار پایا کہ
بابو صاحب تحریری سوال بہیجین اُن کے جوابات بہی تحریری دئے جاوینگے
اس کے بعد بابو صاحب معہ اپنے ہمراہیان کے تشریف لے گئے ۔ زمین کے
بولنے کی بابت اصل بات یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی گناہگار کو اس کے جرم
کے متعلق پوری اطلاع دینے یا بالفاظ دیگر اتمام حجت کے لئے اس مجرم کی
نظرون مین اس مقام کا نقشہ بہی کہینچدیگا جس مقام پر کسی مجرم نے ارتکاب
جرم کیا اور اسطرح وہ منظر اسکے پیش نظر ہو جانے پر مجرم کا کانشنس خود اسکو
ملزم کریگا یہی زمین کا بولنا اور مجرم کے خلاف شہادت دینا ہے پس یہ بات
قابل اعتراض نہین ۔ لیکن اگر بابو صاحب کی تسلی اس جواب سے نہو اور
وہ پہر بہی یہ ہی سوال کرین کہ زمین کسطرح بولے گی تو دوسرا جواب یہ ہے
کہ مہابہارت مترجمہ منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی مطبوعہ
لاہور کے آدپرب ادہیائے ۱۹ مین لکہا ہے کہ راجہ پرتہو نے سب سے پہلے
روئے زمین کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر کے ہموار کیا ۔ زمین شکریہ
عنایت بیغایت کے لئے عورت کے بہیس مین حاضر ہوئی ۔ راجہ نے کہا جا
اپنے مقام پر پہر جب یاد ہو تب حاضر ہونا زمین رخصت ہوئی اور اپنے
مرکز اصلی پر قائم ہو گئی ۔ پہر دریائے محیط مرد کے لباس مین پابوس ہوا
... بعد سمیرت ایک درویش کا جامہ پہنکر آستان بوس ہوا امید ہے
کہ اس جواب سے زمین کا بولنا بابو صاحب کی سمجہہ مین ایسا آجائیگا کہ بابو
صاحب پہر کبہی اسبات مین کچہہ نہ بولینگے ۔ عرصہ کے بعد پہر وہی نظیر علی
ایک بادامی کاغذ کا پرچہ پینسل سے لکہا ہوا ہمارے پاس لائے ۔ اور کہا کہ بابو
دوارکا پرشاد صاحب نے ان سوالات کے جوابات طلب کئے ہین

www.kitabmart.in

اس پرچہ مین نہ کسی کے دستخط تھے۔ نہ کوئی مخاطب تھا۔ نہ تاریخ تھی نہ متکلم کا نام نہ مخاطب کا پتہ۔ غرضکہ وہ پرچہ بعد بے لینے یادداشت کے ہم نے اسی کیفیت کے ساتھ فوراً واپس کردیا۔ کہ اسکو باقاعدہ تحریر مین بابو صاحب روانہ کردین۔ مگر عرصہ گذرنے پر بھی جب بابو صاحب خاموش ہوگئے تو پھر ہم نے خود تحریر بھیجی جسکی نقل بجنسہ ہم پیش کرتے ہین ؛۔

کرم فرمائی بندہ بابو دوار کا پرشاد صاحب ۔۔ تسلیم۔

بدست نظیر علی مہرکن ایک کاغذ پنسل کا لکھا ہوا میرے پاس پہونچا جسمین آٹھ سوالات کے جوابات آپکا مجھسے طلب کرنا نظیر علی نے ظاہر کیا لیکن اسپر نہ کوئی دستخط تھے اور نہ تاریخ تھی۔ اور نہ یہ امر تھا کہ آپ مجھسے جواب طلب کرتے ہین۔ مین نے اسیوقت اس پرچہ کو اس غرض سے واپس کیا تھا کہ اسکو باقاعدہ لکھکر اگر آپ جوابات چاہین تو واپس کیجئے۔ آپ کے جواب نہ بھیجنے کی صورت مین مین سمجھونگا کہ آپ کو مجھسے کوئی سوال نہین کرنا ہے۔ آپکو یاد ہوگا کہ ۱۱ تاریخ محرم کو بھی آپ نے جب غریب خانہ پر تشریف لائے تھے زبانی وعدہ تحریری سوالات بھیجنے کا کیا تھا۔ زیادہ نیاز۔

جواب کا خواہشمند

موسیٰ رضا مختار و نائب ناظم انجمن ہدایت الاسلام

اٹاوہ

۸ رفروری ۱۱ء

اس خط کی رسید بھی ہمارے پاس آگئی اسکو بھی بجنسہ ہم درج ذیل کرتے ہین ایک لفافہ بخدمت بابو دوار کا پرشاد صاحب زمیندار و رئیس ۔۔۔ ایک قطعہ خط پایا۔ دستخط دوار کا پرشاد تاریخ ۸ رفروری ۱۹۱۱ء

www.kitabmart.in

یہہ خط بابو صاحب کو میرا ملازم بہمراہی نظیر علی دے آیا جسکا جواب ۱۴ فروری
سنہ ۱۹۱۱ء تک جب بابو صاحب نے کچھہ نہ دیا تو پھر دوسرا خط ہم نے لکھا
اسکو بھی بجنسہٖ پیش کرتے ہین ؀

کرم فرمائے بندہ جناب بابو دوارکا پرشاد صاحب - تسلیم

جناب نے میرے خط مورخہ ۸ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کا جواب تاہنوز نہین دیا
اور اس سکوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آٹھون سوالات پر خود جناب کو
کچھ اطمینان نہین ہے - اگر ہے تو مجھہ سے ان کے جوابات طلب کرنے مین آپکو
کھٹکا کس بات کا ہے - گو مین تو خوب سمجھتا ہون - وہ سوالات آپکی رائے
مین کافی نہون تو کوئی اور ہی سوال کیجئے - یا سوالات کرنے سے انکار ہی کیجئے
کہ مین اپنی طرف سے ویدک تعلیم پر اعتراض جناب کے پاس بھیجون آپ نے
زبانی تو بہت کچھہ وعدہ کیا تھا - اگر وہ سچ تھا تو اب فکر کیا ہے - مین دو روز
خط کے جواب کا منتظر رہونگا - اسکے بعد جناب کے سوالات کے جوابات
پبلک مین پیش کر دونگا - اپکو چاہئے کہ آپ میرے خط کا جواب کچھہ نہ کچھہ ضرور
مرحمت فرمائین -

موسی رضا مختار و نائب ناظم انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ

۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

اس خط کو بشیر علی خانصاحب لے گئے - اور بابو صاحب نے فرمایا کہ رسید
کی اب کچھہ ضرورت نہین ہے - ہم شام کو خود جواب اس خط کا بھیجدینگے ہم نے
آج ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۱ء تک انتظار بابو صاحب کے پاس سے جواب کا کیا
لیکن جواب ندارد اسواسطے اب بمجبوری بابو صاحب کے آٹھون سوالات
کے جواب ہم پبلک مین پیش کرتے ہین اور چونکہ بابو صاحب نے ہمارے
بار بار اصرار کرنے پر بھی گریز کیا لہذا اس ٹریکٹ کا نام ہم نے تلبیت اسلا

www.kitabmart.in

تجویز کیا۔ ناظرین خیال فرمادین کہ خدا کا سچا کلام قرآن مجید ہر ضروری امر کا جواب خود اسطرح دیتا ہو کہ کسی دوسری کتاب مدعی بہ الہام سی ہو ہی نہین سکتا۔ اسیواسطے ہم نے بھی چند سوالات بابو صاحب سے دریافت کئے ہین اور اُن کے جوابات صرف وید مقدس سے طلب کئے ہین جسوقت بابو صاحب یا اُن کے کوئی ہمدرد ویدک تعلیم کے شیفتہ ہمارے سوالات کے جوابات عنایت فرمائینگے اسوقت پبلک پر روشن ہو جائیگا کہ کہانتک بابو صاحب کے سوالات مناسب تھے۔ اور یہ امر بھی ظاہر ہو جائیگا کہ واقعی انسانی ضرورتونکو کونسی کتاب پورا کرنیوالی۔ قابل قبول منزل من اللہ کہلائے جانے کے قابل ہے۔ موسی رضا مختار

سوال۔ ۱۔ اللہ میاں مجسم ہین یا غیر مجسم۔ جواب۔ خداوند عالم غیر مجسم ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ کوئی چیز خدا کے مانند نہین ہے۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ اور اللہ کا ہی پورب اور پچھم تو جہان اور جسطرف منہ کرلو اسیطرف اللہ کا رخ ہے اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (البقر) اللہ کے سوا جو دائم زندہ ہے سب مخلوق کو تھامنے والا ہی کوئی اور معبود نہین۔ نہ اسکو اونگھہ دبائے نہ اسکو نیند آئے آسمان و زمین کی سب چیزین اُسیکی ہین۔ کوئی نہین جو بلا اجازت اُس کے پاس کسی چیز کی سفارش کرے۔ وہ سب آگے پیچھے کی خبرین جانتا ہے اور لوگ اس کی معلومات مین سے کچھ بھی نہین جان سکتے۔ مگر اسیقدر جو وہ سکھا دے۔

اسکی حکومت تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئی ہے۔ اور وہی بلند
بڑی عظمت والا ہے۔ بابو صاحب آپ نے قرآنی تعلیم پر کچھہ بھی غور نہیں
کیا۔ قرآن کریم نے جو صفات خداوندی پیش کئے ہیں وہ کسی کتاب
الہامی میں ہرگز پائے نہیں جاتے۔ وید مقدس۔ توریت شریف و
اناجیل پاک موجود ہیں مگر اس بابت سب عاجز ہیں۔ اگر آپکو کچھہ حوصلہ
ہو تو ہم تیار ہیں۔ ایک ایک آیت کا مقابلہ کر کے دیکھئے۔ کہیں ہمارے خطوں
کے جواب کی طرح خاموش نہ رہ جائیگا۔

سوال ۲۔ قیامت کتنے سال کتنے ماہ اور کس تاریخ کو ہوگی۔ جواب
بابو صاحب قرآنی احکام نجومیوں رمالوں اور پنڈتوں کے احکام نہیں
اگر سال ماہ۔ دن۔ تاریخ قیامت کی مقرر کردی جاتی تب بھی آپ کوئی
نہ کوئی اعتراض پیش ہی کر دیتے۔ سنئے بابو صاحب۔ اللہ کی طرف سے بندوں کو
اعلان ہے کہ قیامت کا ہول و خوف ہر وقت رکھو تاکہ اسکی جناب سے
کسی بندہ کو سرتابی کی جرات نہ ہو۔ اس مضمون کو بھی قرآن کریم نے
عدیم المثال طریقہ سے بیان کیا ہے کہ جسمیں تمام کتب آسمانی عاجز ہیں ذرا
غور کیجئے وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا
کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ہُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور
اللہ کو آسمان اور زمین کی مخفی باتیں معلوم ہیں اور قیامت کا واقع
ہونا ایسا ہی جیسے آنکھہ کا جھپکنا بلکہ وہ اس سے بھی جلد تر ہے بیشک اللہ
ہر چیز پر قادر ہے۔ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنْ تَاْتِیَہُمْ بَغْتَۃً وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔
قیامت یکایک آجائیگی اور ان (منکرین و معترضین قیامت) کو خبر بھی
نہ ہوگی (دیکھئے یہ اعتراض آپکا جدید نہیں سنئے قیامت کے اچانک آجانے
کی وجہ) فَہَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنْ تَاْتِیَہُمْ بَغْتَۃً ج فقد

www.kitabmart.in

جَآءَ اَشْرَاطُهَا ج فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ہ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (القمر) تو اب یہ لوگ قیامت ہی کے منتظر ہین کہ ایکدم
سے انپر آموجود ہو. سو اُسکی نشانیان تو آہی چکی ہین پہر جب قیامت
اُن کے سامنے آموجود ہوگی تو اسوقت اُن کا سمجہنا کیا مفید
ہوگا. تم اچہی طرح سے جانے رہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے
اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ یہانتک
کہ ایکدم قیامت اُن کے سر پر آموجود ہوگی تو چلا اٹہینگے کہ
ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو قیامت کے بارے مین ہم سے ہوی
(یہہ کہتے جائینگے) اور اپنے گناہوں کے بوجہ اپنی پیٹہون پر لادے ہونگے
دیکہو تو کیا ہی برا بوجہ ہے. جسکو یہ لوگ لادے ہین. پس ہر شخص کو
اپنے معبود کی ہر وقت عبادت کرنا چاہئے. کہ قیامت اب سر پر موجود
ہے كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ہر کام کا ایک وقت معین ہے. اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ. جب اُسکا وقت
آپہنچتا ہے تو ایک گہڑی بہی نہ پیچہے ہٹ سکتی ہے نہ آگے بڑہ سکتی ہے
بابو صاحب قیامت کا سال. ماہ. تاریخ اسیوجہ سے نہین بتائی گئی
کہ ابہی انسان کو سوچنے سمجہنے کا موقعہ ہے اور جب قیامت برپا ہو
جائیگی تو پہر لوگونکی آہ وزاری تو یہ سب بیکار ہو جائیگی. ذرا اپنے
اِس سوال کا جواب اپنے وید مقدس سے نکالکر دکہلاؤ تو مبلغ ستو
روپے نقد بطور تاوان پاؤ اور پہر ہم آپکو سچا بہی مان لین گے. بابو
صاحب خاموش نہ رہجانا.

سوال ۳۰. پنجگانہ نماز کے متعلق قرآنی آیت پیش کرو. جواب

www.kitabmart.in

یا ان سب ضروری احکام موجود ہیں۔ سُن لو۔ مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ
الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ
صَلٰوةِ الْعِشَاءِ (سورہ النور) نماز فجر سے پہلے اور جب تم دوپہر
کے وقت میں اپنے کپڑے اتارو اور نماز عشا کے بعد۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (الروم) پس اللہ
کی تسبیح کرو جو وقت تم شام کرتے اور جو وقت تم صبح کرتے ہو۔ اور آسمان
و زمین میں وہی حمد کے لائق ہے۔ اور نیز عصر اور ظہر کے وقت (تسبیح کرو)
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (یوسف) دن کے
دونوں سروں پر (فجر مغرب) اور کچھ رات گذرے (عشا) نماز ادا کرو
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقر)
محافظت کرو اوپر نمازوں کے اور نماز بیچ والی یعنی عصر کی اور کھڑے رہو
ہو واسطے اللہ کے با ادب۔ ان تمام آیات قرآن پر ایک غائر نظر ڈالنے
سے پنجگانہ نماز کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا ہے۔ مزید تفصیل احادیث
نبوی میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ اے لوگو میری کے لئے رسول اللہ ایک عمدہ نمونے

ہیں (جواب میں صرف یہی آیت کافی تھی) پس نماز پنجگانہ مطابق
احادیث کے بھی لازمی ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جو بات کا تم کو حکم کریں اسکو مانو اور اسپر عمل کرو اور جو بات سے
منع کریں اس سے باز آجاؤ۔ (وجہ یہ ہے کہ) مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِلَّا وَحْيٌ
يُّوْحٰى۔ محمد رسول اللہ صلعم جو کچھ تمہیں الٰہیات کی تعلیم دیتے ہیں وہ

www.kitabmart.in

وحی الٰہی ہے۔ پس حضرت رسول کریم کا قول و فعل مطابق وحی ربانی
کے ہے۔ سوال ۴۔ ختنہ کا ہونا قرآن سے ثابت کرو۔ جواب۔ ہر قول
و فعل حضرت رسول اللہ کا جب مطابق وحی ربانی کے ہوا جیسا کہ جز
میں ہم لکھ آئے ہیں۔ سنئے قرآن کریم میں ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ
وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (پ ۲ ع ۱۱ البقرۃ) کہ اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنیوالوں
اور پاک و صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ وَثِیَابَكَ
فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر) اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھو (سنئے
بابو صاحب ذرا غور سے) اور ہر قسم کی پلیدی کو دور کرو چونکہ حشفہ کی
جلد میں قطرات پیشاب جمع ہو کر کپڑوں کو ناپاک کرتے۔ اور جلد کے نیچے
میل کچیل جمع ہو کر بعض امراض کا باعث ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے
ہر قسم کی پلیدی کو دور کرنے کا حکم دیا کہ مطابق آیہ کریمہ کے حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر فرمائی اور ختنہ کا حکم اور طریقہ
سمجھایا جس سے احادیث بھری پڑی ہیں۔ مسلمان لوگ جو حدیث مطابق
قرآن کریم کے ہوتی ہے اسکو ہی واجب التعمیل تسلیم کرتے ہیں۔ قرآن
میں اکثر احکام مجمل ہوتے ہیں۔ تفصیل بذریعہ احادیث ہوتی ہے۔
سوال ۵۔ روح جوہر ہے یا عرض۔ مفرد ہے یا مرکب۔ حادث ہے یا
غیر حادث۔ قرآن سے ثابت کرو۔ جواب۔ بابو صاحب۔ جو تعریف
قرآن کریم نے دو لفظوں میں روح کی کی ہے۔ اسکے مقابل توریت انجیل
زبور۔ وید مقدس اور تمام الہامی کتابوں کے ورق گردانی کر جائیے مگر
یہ تعریف کہیں نہ ملیگی۔ سنئے حضرت رسول اکرم سے روح کے بابت لوگوں نے
سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ
مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اے رسول ان لوگوں سے کہدو کہ روح ہی

www.kitabmart.in

میرے رب کی ایک حکم مین سے ہے۔ (یعنی حادث مخلوق چیز ہے)
اور اعتراض کرنیوالون کو علم الٰہی سے بہت کم حصہ ملا ہے اس آیت سے بھی نتیجہ
نکلا کہ روح جوہر قائم بالذات ہے عرض نہین ہے۔ بابو صاحب اور روح کے
بابت کسی اور الہامی کتاب مین جو نظر سے گذری ہو تو پیش کیجیے۔

سوال ۔ ۶۰ ۔ باوجود صدہا علمار کے ایک امّی پر الہام کیون ہوا

جواب ۔ بابوجی اگر کسی عالم فاضل عرب پر قرآن کریم نازل ہوتا تو
قرآن کریم کی بابت لوگون کو یہ حجت قائم کرنے کا موقعہ ملتا کہ اس شخص نے
خود اپنی طبیعت سے لکھ لیا ہے۔ اسلیے اللہ تعالیٰ نے ایک پاک فطرت
امّی رسول پر ایسی کتاب نازل فرمائی کہ دنیا بھر کے اہل علم اس کے سامنے
شرمندہ ہوگئے۔ اور اس پاکباز مقدس و مطہر امی کو ایسی کتاب عطا
فرمائی کہ اس کے مقابلہ مین اگلی سب کتابین بیکار قرار پائین۔ اگر بابو
صاحب کو اس بیان مین شک ہے تو وہ چارون ویدون کے چارون
رشیون کا مقابلہ عرب کے امّی نبی سے کر کے دیکھ لین۔ اس امی نبی کے
دشمن باوجود علم و فضل کے مرتے مر گئے مگر قرآن کریم سے ایک آیت
بھی نہ بنا سکے بابوجی کچھ غور تو کیا ہوتا۔ کہ وہ صدہا علما کس خیال
اور کس مذہب پر تھے۔ اور آنحضرت کیا استحقاق ملہم ہونے کا تھا ہم کہتے ہین
کہ بجز رسول اکرم کے کوئی دوسرا شخص ایسی پاک و صاف طبیعت کا نہ
تھا۔ اور اللہ تعالیٰ انہین مین سے نمونہ کے واسطے برگزیدہ شخص کو چن
لیتا ہے جس سے لوگ اسکی اطاعت و فرمانبرداری و عبادت خدائے
واحد کی کرین۔ قرآن شریف سے جواب کے شائق ہو تو سنیے۔ فَاَرْسَلْنَا
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ۔ انہین مین سے رسول
انہین بھیجا۔ انہون نے سمجھایا کہ خدا کی عبادت کرو۔ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا

www.kitabmart.in

بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۔ کیا ہی برا
معاوضہ ہے جس کے بدلہ مین ان لوگون نے اپنی جانون کو خرید لیا
کہ خدا اپنے بندون مین سے جس پر چاہے اپنے فضل سے وحی بھیجے ۔ بر راہ
سرکشی خدا کی اتاری ہوئی کتاب سے لگے انکار کرنے ۔ اِنَّ الْفَضْلَ
بِیَدِ اللّٰهِ ج یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
... فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (آل عمران) بڑائی اللہ کے ہاتھ
مین ہے ۔ جسکو چاہے دے ۔ اور اللہ بڑی گنجائش والا اور سب کچھ جانتا
ہے ۔ جسکو چاہے اپنی رحمت کے لیے خاص کرے ۔ اور اللہ کا فضل بڑا
ہے (بابو غور کیجے ۔ اللہ متقی لوگون سے محبت رکھتا ہے (دیکھیے وہ امی
رسول متقی ہے اسوجہ سے ملہم ہوئے تہے) هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ
بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ
قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (آل عمران) اللہ کے ہان لوگون کے
الگ الگ درجے مین اور لوگ جو کچھ بہی کرتے مین اللہ اسکو دیکھ رہا
ہے ۔ اللہ نے مسلمانون پر بڑا ہی فضل کیا کہ ان مین انہین مین کا
ایک رسول بہیجا ۔ (بابو جی ذرا مطلب پر غور کرو کہ اللہ تعالی نے
لوگون کے سب کام دیکھتا ہے اور امی رسول ہی وحی ربانی کے مستحق
پائے گئے) جو انکو خدا کی آیتین پڑہ پڑہکر سناتا ہے اور انکو کفر و شرک
کی گندگی سے پاک کرتا اور کتاب الہی (قرآن) اور دانائی کی باتونکی
تعلیم دیتا ہے ۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ کہلی گمراہی مین تہے ہو سنئے

www.kitabmart.in

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی وہ لوگ جو ہمارے اس رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس (کی شہادت) کو اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انکو اچھے کام کرنے کو کہتا (نصیحت کرتا) چونکہ صدہا بیماریوں سے محفوظ رکھتا اور ناپاکی کو دور رکھتا ہے نمبر ۳ کا جواب بھی اس آیت سے ہوتا ہے) اور برے کام کرنے سے انکو منع کرتا ہے اور پاک چیزیں انکو آنکے لئے حلال اور ناپاک چیزوں کو انپر حرام کرتا ہے اور (احکام سخت کے) بوجھ جو آنکے سر پر لدے ہوئے تھے اور پھندے جو انپر پڑے ہوئے تھے ان سبکو انپر سے دور کرتا ہے تو جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے اور آنکی حمایت کی اور اسکو مدد دی اور جو نور (ہدایت یعنی قرآن) ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے اسپر ایمان لانے والے کامیاب لوگ ہیں۔ بابوجی یہ وجہ ہے کہ اس امی رسول کی اوپر خدا نے الہام بھیجا۔ ہندی مثل ہے کہ۔ ہر کو بھجے وہ ہر کا ہوئے ؞

سوال ۷۔ توریت میں کونسی کمی تھی جو زبور نے پوری کی اور زبور میں کونسی کمی تھی جو قرآن نے پوری کی۔ باوجود اس سلسلہ کے کیا ثبوت ہے کہ قرآن میں کمی نہو **جواب**۔ بابوجی آپ نے ابھی اعتراض کرنے کا جدید ٹھیکہ لیا ہے۔ یہ عیسائیوں کا اعتراض تھا۔ اور ہم سے بھی لالہ جھنڈو مل عیسائی نے کیا تھا جسکا جواب

www.kitabmart.in

ہم نے انکو بھی دیا تھا۔ اور وہ بھی آپ کی طرح خاموش رہ گئے ہیں
اب آپ بھی سنئے۔ توریت۔ زبور۔ اناجیل مروجہ وغیرہ یہانتک کہ
خود وید مقدس بھی اٹھا لیجئے۔ اور جو جو امور قرآن کریم نے ضروری
پیش کئے ہیں انکو ان کتابوں سے نکالکر دکھائیے جب وہ امور ان
مین نہ ملینگے تب ضرورت قرآن کو خود تسلیم کر لوگے۔ ۱۔ دعوی الہام
مذکورالصدر کتابون مین سے ایک نے بھی ظاہر نہین کیا۔ کہ وہ الہامی
ہے۔ اور قرآن کریم کا یہ دعوی خاص ہے۔ ۲۔ ہستی صانع عالم کی بابت
کوئی دلیل ان کتابون مین سے کسی کتاب نے نہین پیش کی۔ اور قرآن
کریم نے معقول دلائل بہت پیش کئے ہین۔ آپ یا جو کوئی صاحب
چاہین تو مقابلہ کر لیجئے۔ ہم تیار ہین۔ ۳۔ توحید کو ایسے پاک وصاف
طریقہ پر بیان کیا ہے جو کسی کتاب سے نہو سکا۔ ۴۔ دلائل توحید مین یہ کل
سب کتابین خاموش ہین۔ ۵۔ قیامت اور طریق نجات کے باعث
توریت بالکل خاموش ہے۔ اگر دعویٰ ہو تو آئیے۔ انجیل پر غرہ ہو تو
دیکھہ جائیے۔ جو کچھہ ذکر اس بابت ہے وہ ایسا ہے کہ نہوتا تو بہتر تھا۔
یہی عقیدہ کہ مسیح تمام گنہگارون کے لئے کفارہ ہوئے۔ ایسی حالت
مین مذہب عیسوی بالکل بیکار ہے۔ ۶۔ توریت۔ زبور۔ اناجیل۔ اور
وید مقدس کو خوب دیکھہ جائیے۔ کسی کتاب مین کوئی ایسی آیت نہ
ملیگی جسمین ظاہر کیا گیا ہو کہ شریعت کامل ہو چکی۔ اور قرآنی شریعت کی
بابت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اللہ نے فرما دیا۔ اور شریعت اسلام کو
کامل کر دیا۔ ۷۔ توریت شریف مین سے بہت سے صحیفے غائب ہین
ہزارہا مقام محرف و مبتدل ہین۔ جنکو محقق عیسائی صاحبان نے
بالآخر قبول و منظور کر لیا۔ اناجیل اربعہ مین تحریف واقع ہوئی ہے بہت

سی انجیلیں تیار ہو گئیں جنصاحب کو غرہ ہو وہ تحریف بائبل میں
بحث کر کے دیکھ لیں۔ خود وید مقدس ایسے وقت کا بیان کیا جاتا
ہے کہ جب لکھنے پڑھنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا نہ خواندہ لوگ تھے وقت نزول
سے کوئی تحریر نہ تھی (اتحاد و یانندی پنتھ) تک ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں
رہا جنکے اعتبار سے سوامی دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں صاف
صاف انکار کر دیا۔ جب پچھلی کتابیں جنکو الہامی کہا جاتا ہے الہی
حالتیں صحیح نہیں ہوا تو عقلاً بھی ایک ایسی عالمگیر کامل
کتاب کا ضرور ہوا جو تمام صداقتوں کی جان ہو اور وہ کتاب
انسانی دستبرد سے ہر طرح محفوظ چلی آتی رہی ہو اور جن لوگوں کے ہاتھ
میں وہ کتاب ہو انہیں لکھنے پڑھنے کے ذریعے معقول جن لوگوں نے
اسے ازبر کر لیا ہو اور خدا خود جسکا محافظ۔ الحمد للہ کہ وہ کتاب
قرآن کریم ہی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جسے لوگوں نے ازبر کر لیا اور
خدا خود جسکا محافظ ہو۔ چنانچہ فرمایا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یہی
وہ کتاب ہے جسکا ایک لفظ بدلنے سے تمام جہان کو خبر ہو سکتی ہے
پس وہ کتاب خاتم الکتب اور عالمگیر کتاب ہو وہ قرآن کریم ہی ہے
۸۔ توریت۔ زبور۔ اناجیل کی تعلیم عام نہ تھی بلکہ مسیح فرقہ بنی اسرائیل
کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آئے تھے۔ تو کیا ایسی کتاب کی آخر
زمانہ میں ضرورت نہ تھی جسکی تعلیم عالمگیر ہو۔ اور تمام جہان اسکے
واسطے ہو۔ ایسی کتاب کامل قرآن کریم ہے۔ ۹۔ توریت شریف میں
پیشگوئیاں ایک رسول آخرالزمان کے واسطے بہت ہیں اور اناجیل
اربعہ میں بھی حضرت مسیح نے خبریں دیں۔ زبور میں بھی ایسی خبریں
موجود ہیں۔ پھر ایسی پیشگوئیوں کا پورا ہونا لازمی تھا یا نہیں پس

www.kitabmart.in

پس انہین پیشگوئیون کے مطابق یہ امی رسول کلام اللہ (قرآن) لیکر آیا۔ آپ مجھے اسبابت تحریر یہ کہیں تو قرآن کریم اور رسول آخر الزمان کے متعلق بائبل کی پیشگوئیان لکھکر بھیجدون۔ ۱۰۔ معتقدین تورات (یہود) حضرت مسیح علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) کاذب سمجھتے تھے اور معتقدین اناجیل (عیسائی) ابن اللہ مانتے تھے اور الوہیت مین شریک کرتے تھے۔ ۱۱۔ پیدائش حضرت مسیح کیوجہ سے یہودی حضرت مریم صدیقہ وطاہرہ پر طعنہ زن ہوتے تھے۔ اسکا فیصلہ بھی قرآن کریم نے کر دیا کہ وہ صدیقہ، پاک وطاہر تھین۔ اور پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثل پیدائش حضرت آدم صفی اللہ کے ہوئی۔ اور عیسائیون پر قرآن کریم کا یہ خاص احسان ہے۔ ۱۲۔ تورات شریف مین لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا وہ ملعون ہوا چنانچہ یہودیون نے جب مسیح علیہ السلام کو انکے زعم فاسد مین صلیب دیدیا تو عیسائیون نے بھی مجبور ہو کر انکو ملعون (نعوذ باللہ) بوجہ گناہ سب لوگون کے کفارہ مین تسلیم کر لیا۔ اس امر عظیم کو قرآن کریم نے وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ سے فیصل کیا ۱۳۔ پہلے لوگ تورات واناجیل و وید پرستون کا عقیدہ تھا کہ متبنیٰ بیٹا مثل صلبی بیٹے کے ہوتا ہے (جسکی بابت تورات خاموش وید مقدس ساکت اناجیل لاپتہ ہے۔ دعوہ ہو تو کوئی آیت منہ پیش کیجئے) قرآن کریم نے فیصلہ کر دیا کہ نہین وہ جنکی نطفہ سے ہون اونہین کے لڑکے ہونگے انکو انکے اصلی ماں باپون کے نام سے پکارو۔ ۱۴۔ قرآن کریم نے رہبانیت کو نابود کر دیا ۱۵۔ قرآن کریم نے تعداد ازدواج کو گھٹا کر مناسب پیمانہ پر کر دیا جنکی تعداد پہلے ہزارون تک تھی۔ قرآن کریم نے گھٹا کر ایک کیا بحالت ضرورت اور بشرط اعتدال و انصاف۔ چار تک تعداد معین کی

www.kitabmart.in

(بابو صاحب غور کرکے جانا)۔ ۱۶۔ توریت مقدس اور وید مقدس کے
احکام جنگ بہت ہی سخت ہیں۔ (تقابل ویدک اور قرآنی جہاد کا
دیکھئے۔ اسلامی کمال پر اعتراضات یوگندر پال آپ کو ہو سکے تو جواب
اسکا دیجئے)۔ ابچوں کا۔ عورتوں کا۔ عام لوگوں کا قتل (خواہ وہ لڑیں یا نہ
لڑیں) جائز تھا۔ انجیل کا حکم بہت ہی نرم تھا۔ کہ جو تیرے ایک گال پر
طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی سامنے کر دیجئے۔ (کوئی صاحب عمل پیرا
حکم کے ماننے پر تیار ہیں؟) قرآن کریم نے بلا ضرورت لڑنا جائز نہیں رکھا
ضرورت کے وقت بھی اسیقدر جسقدر کہ مخالف لوگ لڑیں۔ زیادتی
نہو۔ جو لڑنا نہ چاہیں انسے نہ لڑیں۔ دوستوں کے دوستوں کو بھی لڑنا
بند کیا۔ ۱۷۔ وید مقدس۔ توریت و انجیل و زبور سب کتابیں
وراثت کی بابت خاموش ہیں۔ قرآن کریم نے اس امر کو صاف کر دیا
۱۸ پچھلی کتابیں معہ وید مقدس کے اسبابت بالکل خاموش ہیں
کہ کونسی عورتیں حرام ہیں اور کونسی حلال ہیں۔ ۱۹۔ توریت میں شراب
کی ممانعت تھی۔ پولوس نے شراب بمقدار مناسب جائز کیا۔ قرآن
کریم نے اسکی جڑ کاٹ دی اور قطعی حرام کر دیا۔ ۲۰۔ پچھلی کتابوں کی تعلیم
بہت جلد محو ہو جانیوالی تھی۔ جن زبانوں میں نازل ہوتا تھا وہ معدوم
ہو جاتی تھیں۔ لہذا ایک ایسی زبردست کتاب کی ضرورت تھی کہ جسکی
تعلیم برقی اثر رکھنے والی اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہو۔ وہ قرآن کریم ہے کہ
جسکا خدا خود محافظ ہے۔ و انا لہ لحافظون۔ عدم ضرورت قرآن کریم والو
کچھ عقل سے کام لو تو تقابل ثلاثہ مصنفہ ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب
امرتسری دیکھو جسمیں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ نسبت قیامت
توحید۔ ضبط و احکام اسیران جنگ۔ احکام جنگ قوانین

www.kitabmart.in

دیوانی و فوجداری ۔ رشتہ داری کے احکام ۔ عام اخلاق ۔ احکام شریعت ۔ صفات خداوندی ۔ دلائل توحید ۔ دعوئ توحید وغیرہ کیا گیا ہے جسکو پڑھکر خود بخود ضرورت قرآن کریم کی ؟ ۲۱ ۔ قرآن کریم کے نزول کے قبل عورتین بے پردہ باہر نکلتی تھین ۔ اور اب بھی مخالفان رسم پردہ محض زبانی مخالفت کرتے ہین ۔ مگر انکی عورتین جب باہر نکلتی ہین تو اپنے چہرون کو بجز آنکھ کے بالکل چھپا لیتی ہین ۔ کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی عورتونکو بے حجاب نکلنے دیتی نہین ہین ۔ اگر کسی نامحرم کی نظر انکی عورتون پر پڑ جاوے تو جانی دشمن ہو جاتے ہین ۔ چنانچہ قرآن کریم نے رسم پردہ جاری کیا جو نہایت ضروری تھی ۔ ۲۲ ۔ پچھلی کتابین ملہم کے لفظون مین الہام ہوئی تھین (جنمین) امکان انسانی تصرف کا تھا ۔ اسیوجہ سے کسی کتاب نے بے مثل ہونیکا دعویٰ نہین کیا ۔ لیکن قرآن کریم کے جملہ الفاظ وحی ربانی ہین جنمین انسانی تصرف کا امکان نہین اور یہ دعوئ قرآنی آجتک بلا تردید چلا آتا ہے ۔ بطور نمونہ کے چند امور ضرورت قرآن کے لکھدئے ہین ۔ ہان جی بابو صاحب یہ سوال کہ توریت مین کونسی کمی تھی جو زبور نے پوری کی ۔ مسلمانون سے کیا تعلق رکھتا ہے یہ سوال کسی یہودی یا عیسائی سے کرنا چاہئے تھا ۔ اگر وہ کچھ جواب نہ دے سکین تو ہم سے سنئے ۔ زبور و انجیل کی کتابین تحت وہ تابع شریعت موسیٰ (توریت) تھین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود توریت کے احکام کے

ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ہمارے ایک سماجی دوست ڈاکٹر نے اپنی عورتونکو چارون طرف کپڑا تان کر بڑی احتیاط سے گھوڑا گاڑی مین سوار کرایا اور گاڑیکی کھڑکیان چارون طرف سے بند کر دین ۔ آخر یہ کیا تھا یہی رسم پردہ کی پیروی تھی

www.kitabmart.in

پابند تہے۔ اور جس شریعت کی بابت استثنا اب ۱۸ آیت ۱۵۔۱۷
مین موسیٰ علیہ السّلام نے (اے بنی اسرائیل خدا وند تمہارے درمیان
تمہارے بہائیون مین سے میرے مانند ایک نبی بہیجے گا۔ اور اپنا کلام اسکے
منہ مین ڈالیگا۔ (وہ مثیل موسیٰ حضرت رسول اکرم مین) یوحنا ۱۶
باب ۱۳ مین ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچہہ نہ کہیگی۔ لیکن جو کچہہ وہ سنیگی
وہی کہیگی۔ وَمَا ینطق عن الھوا الا وحی یوحیٰ۔ قرآنین ہے۔)
اور انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۳۔ نے بشارت فرمائی تہی وہی قرآن کریم
ہے۔ اب دوسرے جزو کا جواب سنئے۔ قرآن کریم مین کچہہ کمی بیشی ہوئی
اور نہ ہو سکتی ہے محقق مسٹر گبن صاحب مؤرخ و انرسیل ولیم میور صاحب
و مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب نے قرآن شریف کو محفوظ عن التحریف
تسلیم کر لیا ہے۔ نزول کے وقت ہی وہ ضبط تحریر مین آچکا تہا لوگ
اُسکو حفظ کر چکے تہے۔ تمام جہان مین پہیل چکا تہا۔ حفاظ ہر جگہ ہر وقت
مین موجود رہے ہین۔ پہر بہلا کیسکی کیا مجال کہ ایک لفظ بہی قرآن کریم
کا رد و بدل کر سکے۔ خدا نے فرمایا وانا لہ لحافظون۔ ہم خود قرآن
کریم کے محافظ ہین۔ یہ سب وجوہات ایسے ہین کہ قرآن کریم پر آج کوئی
شخص اتہام تحریف کا نہین لگا سکتا۔ سوال ۸۰۔ قرآن شریف کو
آیت قرآنی سے الہامی ثابت کرو (ب) بس اللہ اور رسول کے ساتہہ
ایمان لاؤ اس آیت سے کا شریک ہین وہا آتا ہے منزل پہلی سپارہ
چوتہا۔ صورۃ (اصل مین ایسا ہی لکہا تہا۔) ۴۔ آیت ۱۵۹۔ جواب
بابوجی سنئے۔ اس امر خاص مین قرآن کریم لاثانی ہے دیکہئے بطور نمونہ
اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ
لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ لوگ قرآن مین غور نہین

www.kitabmart.in

کرتے (کہ کہین سرمو فرق نہین) اور اگر قرآن خدا کے سوا کسی اور کے
پاس سے آیا ہوتا تو ضرور اسمین بہت سے اختلاف پائے جاتے۔ اور سنئے!
وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا۔ یہ کتاب آسمانی ہے جسکو ہم
نے اتارا ہے برکت والی ہے۔ اور جو کتابین اس سے پہلے موجود ہین انکی
تصدیق بھی کرتی ہے۔ اور ہم نے اسکو اسغرض سے اتارا ہے تاکہ تم اہل مکہ کو
اور اور لوگونکو عذاب خدا سے ڈراؤ۔ اور سنئے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ اور
جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر (قرآن) اتارا ہے۔ اگر تم کو اسمین شک ہو (اور
یہ سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہین بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے) اور اپنے اس
دعوے مین سچے ہو تو اسی کی سی ایک سورۃ (تم بھی بنا لاؤ) اور اللہ کے
سوا جو تمہارے حمایتی ہون انکو بھی بلاؤ اگر تم سچے ہو۔ بابو جی آگے چلکر
دعویٰ سنو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
پس اگر اتنی بات بھی نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو دوزخ کی آگ سے
ڈرو۔ بابو جی قرآن کریم کا یہ دعویٰ بڑے بڑے زبردست خواندہ عالم
فاضل (بقول تمہارے) زبان دان عرب کے لوگونکے مقابلہ پر ایک اُمّی
(ان پڑھ) رسول کی زبان پر جاری ہوا تھا اور انہین کی زبان (عربی)
تھی۔ انہین مین کے ایک شخص کی زبان سے دعویٰ نکلا تھا۔ اور پھر وہ
دعویٰ اس زبردست پیشگوئی سے کہ ہرگز ایسی ایک صورت نہ بنا سکو گے
چاہے تمام جہان کی مدد سوائے اللہ کے جمع کر لو۔ اللہ اکبر۔ یہ دعویٰ قرآن
کریم کا اسقدر مدت مدید سے بلا تردید چلا آرہا ہے اور کوئی عرب والا مقابلہ

www.kitabmart.in

پر زبان نہ کہول سکا۔ کچھ تو غور کیا ہوتا۔ کہ آخر یہ بات کیا ہی۔ اور یہی سنئے
وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ
الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ (یہ دعویٰ
مع دلیل کے کسی اور کتاب پر دکہا سکو گے) وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ قرآن اس قسم کی کتاب
نہین ہی کہ خدا کے سوا کوئی اپنی طرف سے اسکو بنا لائے۔ بلکہ جو کتابین اس
سے پہلے موجود ہین۔ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے اسکی تصدیق
ہے۔ اور تفصیل ہی۔ (اور) اسکے کتاب آسمانی ہونے مین کچھہ شک
بہی نہین۔ کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہین کہ اسکو خود پیغمبر نے بنا لیا
ہے (با یوجہی یہی وجہ ہی کہ رسول کریم اُمّی ہوئے) تو ای پیغمبر ان سے کہو کہ اگر تم
اپنے دعوے مین سچے ہو (اور جیسا تم کہتے ہو) تو (تم بہی اہل زبان ہو) ایسی
ہی ایک سورہ تم بہی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا جس جسکو تم سے بلاتے بن پڑے
(اپنی مدد کیلئے) بلا لو۔ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ
اللّٰهِ وَاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ پس اگر (یہ مددگار) تمہارا کہا نہ کر سکین تو
جانے رہو کہ (قرآن) خدا ہی کے علم سے اترا ہی اور یہ کہ اسکے سوا کوئی معبود
نہین۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا۔ ان لوگون سے کہو کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہو کر اس بات پر
آمادہ ہون کہ اس قرآن کی طرح کا (اور کلام) بنا لائین۔ تاہم اس جیسا
نہین لا سکتے۔ اگرچہ انہین ایک کی پشتی پر ایک کیون نہو۔ وَاِنَّهٗ
لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ بلاشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہی

www.kitabmart.in

اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَہٗ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖ
اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۔ کہتے ہیں کہ اس (محمد صلعم) نے قرآن از خود
بنا لیا ہے (یہ محض انکی باتیں ہیں) بلکہ یہ لوگ ایمان نہیں لانا چاہتے
سو اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اسطرح کا کلام ایسا ہی بنا کر لے آئیں
تسلی نہوئی ہو تو اور سنئے ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ
ہم نے اس قرآن کو عربی میں اسلئے اُتارا ہے تاکہ (اے اہل زبان) تم بخوبی
سمجھ سکو ۔ یہ چند آیات بطور نمونہ ہم نے لکھی ہیں ۔ جب کوئی شخص وید
مقدس ۔ یا توریت ۔ یا اناجیل کے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو دیکھا جائیگا ۔ اب کہ
آپکے لکھے ہوئے حوالہ کے ہمکو قرآن میں یہ مضمون نہیں ملا ۔ لیکن جن الفاظ
پر آپکو بے سوچے سمجھے اعتراض ہوا وہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
ہیں ۔ اسمیں بھلا لاشریک میں کیا دھبہ ہے ۔ اسلامی عقیدہ ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ ۔ یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر صفت میں واحد ہے
اور اسکی کسی صفت میں کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلعم
خدا کے بھیجے ہوئے (رسول) اور اسکے بندے ہیں ۔ خدا فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ
مِّثْلُکُمْ ۔ (اے رسول) اِن لوگوں سے کہدو کہ میں تو تمہاری طرح ایک بشر
ہوں (کہیں شریک الوہیت سمجھ لے لوگوں کے نہ کرنا) اور سنئے ۔
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ۔ اے لوگو محمد
تو صرف ایک رسول (مرسل من اللہ) صلعم ہیں اِن کے پہلے اور بہی رسول گذر
چکے ہیں ۔ دیکھئے بابو صاحب کیسا پاک وصاف عقیدہ ہے کہ خدا کو معبود لائق
پرستش اور اسکے رسول کو عبد (بندہ) مانتے ہیں اسمیں شرک کا کہیں نام
تک نہیں اسکو خالص توحید کہتے ہیں ۔ آپ نے بھی اعتراض میں یہ لکھا

www.kitabmart.in

کہ اس سے بڑا شرک میں دہبہ کیا ہوا۔ آئیے۔ دہبہ دار تو جبھی ہم آپکو بتائیں
جس سے آپ بے خبر ہین۔ سنئے وید کے منتر کے شروع میں نام انسان کا
لکھا ہے۔ پرمیشور کے فرائض کو تینتیس ۳۳ دیوتا ادا کرتے ہین اسی مضمون کو
ایک انگریزی رسالہ ۱۸۹۶ء کرسچین سوسائٹی موسومہ ویدو گوڈ نے لکھا ہین
صفحہ ۸ پر لکھا ہے۔ Idias of god in the vads

The gods are generally spoken of as being "three-eleven" in number "ye gods, who are eleven in the sky, who are eleven on earth & who in your glory are eleven dwellers in the (atmospheric), waters, do ye welcome this our offering". "Agni bring hither according to the wont and gladden the three and thirty gods with their wives."

بابو جی دیکھئے ۳۳ دیوتاؤں کے فرائض کیسے بیان ہو گئے ہین۔ انکی بیویون
تک کا ذکر موجود ہے۔ جنکو اگنی کے ذریعہ سے بلایا گیا ہے گئے لا انتہا ایک مین کچھ
دہبہ لگا یا نہین۔ کتاب مذکور کے صفحہ مذکور پر لکھا ہے۔

The 27th hymns of the last Ashtaka of the Rig-vada concludes as follows.

Veneration to the great gods, veneration to the young, veneration to the old; we worship (all) the gods, as well as we are able; May I not omit the praise of the other divinities

www.kitabmart.in

بابوجی غور کیجئے۔ رگوید کے اخیر اشٹک منتر ۲۶ مین بڑے دیوتاؤن
چھوٹے دیوتاؤن - جوان دیوتاؤن - بوڑھے دیوتا بھی کہاں کہین ہو کر
کہین کیسی کا بھول نہ جائین۔ کہئے کچھ دھبہ لاشریک مین لگا یا نہیں۔
اور سنئے ہے اگنی تم روشن ہوئیگی کی محافظ ہو۔ بہت چمکنے والے اور
یگ کی جگہ مین بڑہنے والے ہو (ہم اوپار سنا کرتے ہین۔ رگوید سنہتا اشٹ
پہلا ادہیائے الوداک سکت ۱ منتر ۸۔ کہئے کچھ داغ دھبہ لگا یا نہین
ایضا منتر ۹۔ اے اگنی ایسی پاک کر کہ ہم تجہ تک باسانی پہونچ سکین
کہئے لاشریک پر دہبہ آیا یا نہیں۔ بابو صاحب ذرا تو غور و انصاف
کیا ہوتا۔ روح مادہ ازلی اور ابدی اور پرمیشور بہی ازلی اور ابدی
گویا پرمیشور کی صفت ازلیت وابدیت مین روح مادہ شریک ہیں بہی۔
لاشریک مین کچھ دہبہ نہین۔ اب تو تناسخ کے ثبوت مین دنیا کی ابتدا
اور انتہا بہی نہین ملتی گویا وہ بہی ازلی اور ابدی ہے اور خدا بیکار) مگر
لاشریک مین کچھ داغ دہبہ نہین۔ اور قرآن کریم نے الوہیت مین کسیکو
شریک نہین کیا۔ یہ صفت خاص ہے۔ خدا کو معبود انسان کو عبد علحدہ
ظاہر کردیا کہ شرک کا گمان تک نہ ہونے پائے بس قرآن کا یہ حکم کہ خدا کی
اطاعت کرو اور اسکے رسول (محمدؐ) کے احکام مانو اسمین دراصل کوئی
دہبہ نہین — بابو صاحب آپکے سوالات کے جوابات تو ہو چکے جب آپ
یا آپکے کسی ہمدرد کو جواب الجواب لکہنے کی ہمت ہوگی تو دیکہا جائیگا ہم نے
ہر سوال کا جواب آپکی خواہش کے مطابق صرف قرآن کریم سے دئے ہین
اب ذرا آپ بہی ہمارے سوالات کے جوابات بحوالہ وید مع اصل عبارت
سنسکرت و اردو ترجمہ لفظی مرحمت فرمائے جس سے پتہ بھی دامی دی
یہ معلوم ہو جائے کہ اپنا گہر شیشہ کا بنا کر دوسرے کے مکان پر پتھر نہ پہینکنا اچہا ہے

www.kitabmart.in

۱۔ مہاپرلے کتنے سال کتنے ماہ کس تاریخ کو ہوگی۔ جواب بحوالہ اصل وید منتر معہ ترجمہ نقلی ہو۔

۲۔ روزانہ سندھیا (عبادت) کے احکام وید مقدس کے کیا ہین۔

۳۔ جنیئو پہننے کا حکم وید سے ثابت کیجئے اور اسکی فلاسفی کیا ہے۔

۴۔ سر و نیز چوٹی رکھنے کی بابت وید کا کوئی حکم پیش کیجئے۔

۵۔ روح جوہر ہے یا عرض۔ مرکب ہے یا مفرد۔ حادث ہے یا غیر حادث جواب مین وید منتر معہ ترجمہ نقلی پیش کیجئے۔

۶۔ کیا وجہ ہے کہ خدا نے چار رشیوں کو ملہم کیا ایک رشی کیون نہ کافی سمجھا گیا (ب) ثابت کیجئے کہ وید چار ملہمون پر نازل کئے گئے۔ ہر دو امور مین وید منتر معہ نقلی ترجمہ درکار ہے۔

۷۔ ہر ہر وید کے ہر ہر ملہم کو وید منتر سے شبلائے۔ یعنی رگوید کے ملہم کو رگوید سے۔ یجروید کے ملہم کو یجروید سے۔ اتھروَن وید کے ملہم کو اتھروَن وید سے۔ سام وید کے ملہم کو سام وید سے ثابت کیجئے۔

۸۔ وید مقدس یکبارگی نازل ہوا۔ یا رفتہ رفتہ ضرورت کے وقت یا بلا ضرورت۔ وید مقدس کے منتر سے جواب مرحمت ہو۔

۹۔ کیا ثبوت ہے کہ وید مقدس مین کچھ کمی بیشی نہ ہوئی ہو جبکہ وہ اد لوگون کے قبضہ مین ۱۹۳۲ سنہ بکرمی دیانندی بنیتہ کے آغاز تک رہا۔ جسکو سوامی جی خود غیر معتبر لکھتے ہین۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش۔

۱۰۔ کیا وجہ ہے کہ پرمیشور صرف ایک مرتبہ ابتدائے عالم مین الہام بھیجے بند بند کر

۱۱۔ وید مقدس کے کسی منتر سے ثابت کیجئے کہ وید مقدس کا نزول کس طرح دنیا پر ہوا

۱۲۔ وید منتر سے وید مقدس کے الہامی ہونیکا ثبوت دیجئے

www.kitabmart.in

(نوٹ) باقی اور سوالات بھی بابو صاحب کے جوابات دینے پر
پیش کیے جائینگے۔ جواب میں تہذیب و شائستگی کا لحاظ رکھنا چاہیے ؛

موسیٰ رضا مختار کلکٹری اٹاوہ
نائب ناظم انجمن ہدایت الاسلام
اٹاوہ
۲۷ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء